

عَلَامَةُ الْوَحْيِ  
وَالْحَقُّ  
وَالْحَقُّ  
وَالْحَقُّ

فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ جَعَلَ عَلَيَّ الْوَحْيَ وَإِنِّي أَنذِرُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ بِالْمَاءِ فَيَمَسُّكُمْ فِي ذَلِكَ يَوْمٍ الْغَمُّ

وَمُبَشِّرًا بِرِسْوَالٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

جَبْرِئِيلُ

حَلَّلِ الْأَنْبِيَاءَ حُضُورًا قُدُسَ خُصْرَتِ مَسْجِدِ عَمُوٍّ مَهْدٍ مَتَّعَهُ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

سَوَاحِجُ عَمْرِي  
6  
1537

المعروف به

چمکار احمدی

مُصَنَّفَت

نَشِی حَسَنَ خَالِصًا عَلَمِ رُوحِ مُصَنِّفِ چمکار احمدی و غیره

شاکر کورده  
محمّد بن اللطیف کجائی از روضه کتب انوار الشاه اوداغان



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## خداوندِ کریم و رحیم کی حمد و ثناء اور اس کے حضور میں دعا و التجا

|  |  |
|--|--|
| بے سمجھ خداوندِ تائیں جو صفاتِ انسانیں<br>قدرتِ عالی قادرِ والی وجہ شمار نہ آوے<br>کل داپلی شانِ اوجالی والی روزِ جزا<br>سدھے راہ چلا اسانوں اے قادرِ رحمانی<br>جہانِ غضب سراں پر جا کے مل لئی گمراہی<br>میرے علم پر عصیاں عاجز و خجڑوں کرے دعائیں | خالقِ مالک ہر اک شہ و رازقِ سچ مباحیں<br>رحمِ رحیمی کرمِ کریمی سب دے کم چلاوے<br>اوہ معبودِ حقیقی دائمِ سدا سہارا ساکا<br>جس راہ چل کے لئے بزرگاں دے پکڑے پکڑے<br>اونہاں دے راہِ نیاویں کر کے کرمِ الہی<br>بخشِ خطائیں یا زبائیں جنت بخشیں جائیں |
|--|--|

## مدح و درشتانِ سرورِ دو جہان جنابِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

|   |  |
|---|--|
| پاک محمد النور اطہر ملک سرور الہی<br>کئے اندر پیدا ہوئے جس دن پاک پیغمبر<br>چوہ کنکرے اس مندر و جھڑو دھرتی پر آئے<br>سرور ہوئے تہ آتش خانے اندر ملک ایرانے<br>عبداللہ سی باپ نبی داتے آمنہ مائی<br>عمر ہوئی جید چالی سالانہ ہی حضورِ وصالی<br>جاں حضرت نے پہنچ کر خدا حکمِ الہیوں پایا<br>اللہ بت پرستی ہے بجائیو ناکارہی | مرسلِ نبی حضرت عربی کیتی دورِ بیاہی<br>ایرانی شاہ کسے سندے تھر تھر کئے مندر<br>بہت نشانِ تمام جگت وجہِ قادر نے دکھلائے<br>اوند ہے منہ کے گت ساسے اندر ہر تہانے<br>نوری جب یہ مرسل نیا دنا آب الہی<br>ہماں حضرت نے شہرِ کفر و کفر کی تہ تیغ کیا<br>وجہِ جگت از حدیدی و نکالان حضرت کو اسیا<br>اک خداوی کرد عبادت جو ہے قادرِ مادی |
|---|--|

ایہ پھر سوائے ابرہہ کی نہیں اوداوندے  
بت پرستی روکن کارن حکمِ الہی آسنا  
سن قرآن ایمان لے آوے بت توڑ سنا  
سن کے فرمانِ منصف کو کارن بل میں چکایا  
آنحضرت دے وجہِ تکلیفیں لمبے وقت دہاتے  
دین محمدی کل عرب وجہِ قادر نے پھیلایا  
اللہ اکبر نے نہرے ہون گئے جو غیرے  
بدینور اسلامی تھیں چکیاں نورِ شہائیں  
آپا حق گیا نس باطل وجہِ قدر ان جو آسنا  
ایسا رب نے پاک نبی داتا اعلیٰ شان بنایا  
یعنی باجوں مہرِ مہدی نبی نہ کوئی اسی  
جانشین جیوں پہلے بنیاں آہے صاف طریقے

مہدو عالم رب قادر آگے ہر دم کریں دعائیں  
پاک نبی کے خلفا و اول و تابع دار بنائیں

پھر کئی نیکو کہے ویلے آون کم تساندے  
ایہ قرآن مکمل نسخہ ہے مینوں سکھایا  
دین دنی وجہِ عزت پادے جو سن بن جہاؤ  
پر غزوراں با رہے شعوراں حضرت نول چھٹلایا  
پر آخر پھر فتح نبی نول جیسی رب لیکانے  
تے پھر اکثر بادشاہاں نول تابع دار بنایا  
دین اسلام کے برکت پانی دور ہوئے اندھیرے  
شرک کفر و بائ کا دیاں راتاں دور نہایاں  
اوہ وعدہ من اللہ مولا پورا کر دکھلایا  
توہیں خاتمِ کل نبیاں داتاِ قدرت کن سنایا  
جو اسی اوہ پاک نبی داتاِ عالم دار کجاسی  
تیوں تیری اُمت اندر ہوں خاص حسینے

## در مدح چہار یار کبارِ مبعوث دیگر اوتربا و مجتہبانِ اسلام و تعریف و توصیف امامینِ مع حضرت امام مہدی علیہ السلام

|   |   |
|---|---|
| آپے پاک رسول اللہ نے یارِ چہار اکابر<br>بعدِ قدسِ پاک عقیدہ چھایا شاہِ علی نول<br>عثمان کاتبِ وحی الہی کچھ قرآن سنایا<br>حضرت حمزہ پاک نبی دا چا چا پاک ارادت<br>سی حضرت عباس نبی دا چا چا پاک ایمانی<br>حضرت حسن حسین نبی دے آپے پاک نوادے | ابو بکر صدیق عثمان علی ہوا<br>نال صداقت ابو بکر نے منیاں پھر نبی نول<br>حضرت عمر اسلام کفر و کفر کے فرق دکھلایا<br>جس نے جنگِ احد و بدر پانی دینی پاک شہادت<br>حضرت پر ایمان لیا کے ہمدار راہِ عرفانی<br>پاک شہادت پاک کے چل گئے جھکے آئے حیا |
|---|---|

یعنی آئندہ تاقیامت مہرِ مہدی کے بغیر کوئی نبی نہ ہوگا منہ







تال پھر میری امت وچوں جیہا غلام ہوسی  
 چھائی ہوئی کتاب اک تہدی پنج اس کھینکا  
 آنحضرت ﷺ سے دینوں سہانہ دی لادوں  
 اوہ مسیح موعود بھی ہو سی تہدی اتے مجد  
 دست پیکر شمشیر متلم دی اسحا جنگ پیاسی  
 قادر اس دی کوشش سے وجہ ای برکت پائی  
 تحریراں تے تقریراں وجہ حق قرآن بتاسی  
 اوہ سلطان اقلیم جگت حق دی علم جیلاسی  
 نقوی زبد عبادت اس دی قادر یکے لاسی  
 پوری پوری پیرزی میری اس دی شان پڑھاسی  
 نور محمدی اس احمدی جال جاوہ چکاسی  
 ادب پنج کریمی جگت جہ وقت مناسب یاسی  
 گرین گلیسن پنج رمضان چندے سورج تائیں

حضرت مسیح موعود کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تمام ادیان باطلہ کو تبلیغ نہیں کی گئی۔ کیونکہ ان ایام میں سفر کے ذریعے ایسے نہ تھے جن سے تمام دنیا کے لوگوں کو تبلیغ کرنے کیلئے موقع مل سکتا۔ کیونکہ اس وقت زمانہ کا سوانح مافوق اور اوراد و دیگر چیزوں کا یہ معلوم تھا۔ لہذا صریح اشارہ نکلتا ہے کہ اس آیت کا پورا پورا اثر حضرت مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔ اس لئے کہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی کی بھی آمد کی جناب حضرت رسول مقبول کا اللہ علیہ السلام نے خبر نہیں دی۔ اور اگر مسیح موعود سے کوئی ایسا کام ظہور پڑ نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر کیونکر جناب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے۔ اور تمہیں کہا کہ کیا کبید فرماتے رہے۔ اور پھر وہاں کان کے ذکر کے ساتھ علیہ السلام بار بار ان کا ذکر کرتے۔ کیونکہ ان میں ایسا بڑا فتور برپا ہوگا۔ کہ ایمان دار آدمیوں کیوں تذکرہ کرتے رہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں ایسا بڑا فتور برپا ہوگا۔ کہ ایمان دار آدمیوں کو سخت تعلق اور بے قرار دی ہوگی۔ اور دین کی حالت زار دیکھ کر ان کی حالت یابوسی تک پہنچ جاوے گی۔ اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان داروں کی تسلی کے لئے بار بار تمہیں کہا کہ مسیح موعود کے آنے کی خبر دی۔ لہذا اللہ ضروری ہے کہ اسلام کی تبلیغ کل دوسرے زمین پر مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہو۔ اور یہ مستین قیاس بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اب دنیا کا کوئی کوز ایسا نہیں ہے۔ کہ انسان کا دیاں تک گذر نہ ہو سکتا ہو۔ اب ہر جگہ انسان پہنچ سکتا ہے۔ اور جس قدر آسان ذرائع اس وقت موجود ہیں۔ اس سے پچاس برس پہلے کب موجود تھے۔ تیرہ سو برس کا تو ذکر کیا ہے۔ لہذا بھی قرآنی حرف حضرت مسیح موعود کی آمد ظاہر کرتی ہے۔ گو اس میں شک نہیں۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ سے ہوگا۔ وہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سمجھا جائے گا۔ کیونکہ ہمیشہ تابعداروں کی کارروائی

تیرہویں جن اٹھویں سورج گرہ کا ہے  
 جس زمانے وچ رمضان اب شاہ زمانہ  
 سوین کہن آگیا تہدی جیویں رسول بنایا  
 پھیلوانے نال بنانے تہدی نور جیلاسن  
 جھوٹے فتوے اس نسل دا کچھ بھی نہ گنہ سن  
 منصف دانے لوگ سیانے چل تہدی لاسن  
 جو جون بے دل تھے گندے نہ ایمان لیا سن  
 شاذ و نادر جے کچھ یوں نچ و باچیل جاسن  
 عام حج نہ حج کر سکن رستے روکے جاسن  
 براوہ ہادی حضرت تہدی تبلیغانت کرسی  
 پیچیدگی تبلیغ احمدی اندلکان شہراں  
 اوہ تبلیغ میری ہی ہو سی رحمت منصف خدواری  
 جو مومن اسلامی نسلیں اوہ زمانہ پاوے  
 مکیو علمہ رشکر گران جنہاں زمانہ پائیا

بقیہ حاشیہ: ان کی اپنی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ متبرک کی کبھی جاتی ہے جسے تیسرے کسے کے نزاع کا کنبیاں خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں نہیں آئیں۔ ان کے خلفائے ہاتھ میں آئیں۔ لیکن تمام امت محمدیہ میں بالاتفاق کسی خاتم المرسلین و الاخرین کے ہاتھ پر ہی مفتوح کبھی نہیں۔ اور یہ سکتہ بھی یاد رکھو کہ آیت ہے کہ آیت و آخرت میں ہر کسبہ و حقو ابھڑے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی احمدی بروری شان میں تشریف لادیں گے۔ منہ

سہ عن محمد بن علی قال ان لہدینا اثین لہدنا کونا منذ خلق السموات والارض لیکشف القمرا لا ذل لیلۃ من رمضان ویکشف الشمس فی النصف منہ۔ توجہ لعلی محمد بن علی باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر تہدی کیلئے دو نشان میں جو یکے کے بعد دوسرے ہوں گے۔ یعنی رمضان کے تہذیب میں چاند کی گرہن کی مقررہ تاریخوں میں کوئی تاریخ کو گرہن ہوگا۔ اور اسی ماہ کے سورج گرہن کے مقررہ دنوں میں سے درمیانے دن کو سورج گرہن ہوگا چنانچہ یہ عظیم نشان شان آسمانی بھی ۱۳۸۷ ہجری مطابق ۱۹۶۸ء کو واقع ہو چکا۔ یعنی چاند گرہن ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء کو واقع ہوا۔ جو چاند گرہن کی مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ اپریل سے پہلی تاریخ ہے۔ اور سورج گرہن ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء رمضان کو واقع ہوا۔ جو سورج گرہن کے دنوں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹ اپریل سے درمیانے دن ہے۔

(دیکھو حج الکرامہ ص ۲۷۲ و سورج و انوار ص ۱۸۸)

ایہ تہدی کی آمد دانا خاص نشان پیارے  
 غلام ہر مومن من کھلوسن جو صاحب عسرفانی  
 ملاں کہن ہے کل بھوئی اسان نظر نہیں آتیا  
 حلوے منائے کھانے کارن فتوے کفر گاسن  
 ناحق فتوے دیوان والے بے مقصد مر جاسن  
 نال سلی بیعت کر کے دل دے مقصد پاسن  
 طاغوتوں امراض زبوںوں توپ توپ مر جاسن  
 اوہ درجات شہادت یاسن جنت دیر لاسن  
 اس فرسل دے نہ منن نہیں بے مقصد مٹاسن  
 منصف خلقت بیت کرسی غضب الہوں لاسی  
 خشکی اتے تر نی نچ سائے اندر بران بھراں  
 اکھلت لکھ دینکھ والی آیت ہو سی پوری  
 اوہ السلام علیکم میرا تہدی نوں پہنچاوے  
 تے پیغام و السلام محمدی تہدی نوں پہنچایا

ایہ تہدی کی آمد دانا خاص نشان پیارے غلام ہر مومن من کھلوسن جو صاحب عسرفانی ملاں کہن ہے کل بھوئی اسان نظر نہیں آتیا حلوے منائے کھانے کارن فتوے کفر گاسن ناحق فتوے دیوان والے بے مقصد مر جاسن نال سلی بیعت کر کے دل دے مقصد پاسن طاغوتوں امراض زبوںوں توپ توپ مر جاسن اوہ درجات شہادت یاسن جنت دیر لاسن اس فرسل دے نہ منن نہیں بے مقصد مٹاسن منصف خلقت بیت کرسی غضب الہوں لاسی خشکی اتے تر نی نچ سائے اندر بران بھراں اکھلت لکھ دینکھ والی آیت ہو سی پوری اوہ السلام علیکم میرا تہدی نوں پہنچاوے تے پیغام و السلام محمدی تہدی نوں پہنچایا



حضرت محمد ﷺ نے اپنے اہل بیت علیہ السلام کی دنیا پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خطبے ہدایات از قرآنی آیات پہلے تمام انبیاء کی وفات انبیاء تمام صحابہ کرام کے اجتماع کی خاموشی سے تصدیق و تسلیمات

جس دن پاک محمدؐ کو لئے کم تمام ضروری عمر تری گیسٹھ سال نبی دی ہو گئی اہی پوری یاراں جان تزاراں تائیں سی مشکلی مجوری فوراً شہر مدینے اندر گھر گھر چھڑیاں باتاں! رحلت والی بات عمر تھیں سنگ چری نہ جاے جو محبوب الہی تائیں فوت ہو گیا بتلاسی ایہہ اعلان لیا سن لوکاں فوراً دیر شہر سے ابو بکر ایہ دیکھ کے حالت فوراً جرات کر کے

تاں اللہ نے سد بلائے اپنی وجہ حضورؐ! ہن دنیا تھیں ملت پانی پاک محمدؐ نورؐ! بر کوئی مخلص ٹال سکے تفت دیری نکلوری پاک محمدؐ کر گئے رحلت منظر نور صفاتاں پھر جوشوں تلوار پکڑ کے کراعلان سناوے اس تلواروں سر پہنے لوں جد جہنم پاسی ہن اوہ دردے گل کر دے ہو چن اندر ڈرے نرت لگے قرآن سناون منبر اوتے چڑھ کے

## وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

خزایا اے عمر بہادر میرے پیارے بھائی میں تم آؤں کھول سنا یا جو ارشاد الہی! موت ہمیشہ امر الہیوں سب بنیاں ل آئی پس جبکہ آج پاک محمدؐ کو جب حکم الہی! تسناں محبت نبویؐ کا دن ہے تلوار اٹھائی! تاں تلوار عمر فوراً وترج نیا سے پائی ہن تک حضرت عیسیٰؑ زندہ کندہ سے عیسیٰ! ابو بکرؓ نے خطبہ پڑھ کے کیتی خوب صفائی حضرت عیسیٰؑ کے کل صحاباں عذر نہ کیتا کافی

نبی محمدؐ آج اسان تھیں کر گئے ٹھیک جدائی ایہہ ارشاد الہی سن کے غور کرو سب بھائی اس تھیں پہلے کل بنیاں بیشک رحلت پائی رحلت پائی تاں اس حکم کو بھوکھیرے بھائی پر ہن صابر شاکر ہو کے متوج حکم الہی دفن کیتے وترج حجرے عائشہؓ آنحضرتؐ مولاؐ جابٹھا ہے آسماناں اوتے پھر کر کسی شاہی پہلے کل بنیاں رحلت موت مال فرمائی نہ کوئی حضرت عیسیٰؑ بابت خاص بات بتلائی

## آنحضرتؐ جنار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خطبے ہدایات از قرآنی آیات پہلے تمام انبیاء کی وفات انبیاء تمام صحابہ کرام کے اجتماع کی خاموشی سے تصدیق و تسلیمات

بعد نبیؐ نے ابو بکرؓ نوں بخشی رحلت دین چکایا ملک نہ بائیا ربی ہوئی عنایت اک کذاب سید نامی جھوٹا نبی کہتا آیا اوہ کذاب سلماں نے جانوں مار گواٹیا ابو بکرؓ نے اس دنیا تھیں جاں سی رحلت پائی جاں سی عمر خلافت پائی خوب پھری چستانؐ موت رکھاے ابو بکرؓ تھیں جو جو کم اوہوے ایرانی تے شامی حکم جو جو سرکش آہے عدل عمرؓ نے وہاں پایاں ظلم نہ ہونا پائے شاہنشاہی کارروائی شرع مطابق رکھتی رب دی بھیجی موت عمرؓ ول جاں لئی لے دہائی سی جب لگ منظور الہی واہ واہ کیتی شاہی چو تختار ب خلیفہ کیتا خاص عسک شاہ مہران مفدا تے مخالف لوکاں اکثر جھٹھے بنائے مفسد لوکاں چو نہ طرناں عقین ایسی کیتی تنگی شاہ علی نے کفار داں کی کیتی بہت تنگ شاہی سناے شاہ علی دے ہونا نہ سی کم سکھلا شہر نہر داں مشخ جو کر کے کوفے حضرت آئے اک دشمن نے بھجیوں آگے کاری وار چلایا حضرت حسن حسینؑ نے حوالہ واقف جنگ عالمی

شاہنشاہ اسلامی ہو کے صادق ہو یا ثابت دیرہ رعایا ابو بکرؓ دی نہ کوئی کرے شکایت! اوس ادھر اسلامی لشکر ابو بکرؓ حبیہ طحانیا بال ملک سب اس مووی دا شیعے لے چر آیا عمرؓ خطاب خلیفہ کیتا فضائل آپ الہی ہر دم رکھے خوف الہی اندر کاراں شاہی اوہ سب کیتے عمرؓ خلیفہ فاضل الہیوں لوے حضرت عمرؓ نے ربدے فضائل نالعدا رہائے عمرؓ خلیفہ پاک سلیقہ واہ واہ راج کماوے دینی تے دنیاوی کار داں پائی بہت ترقی نڈول خلافت حضرت عثمانؓ امر الہیوں پائی اوڑک ترج تلاوت قرآن پاک شہادت پائی جس نے کیتے بنی دشمن حیراں تے سرگرداں شاہ علیؓ نے فاضل الہیوں توڑ جھٹھے دیکھاے ذوالفقار تلوار علیؓ دی اکثر رہندی تنگی ان سپہیوں شاہ دے دشمن کہہ گھات لگائی پر اک ن اک گھاتی ظالم کیتا دار کوڑا نے کوفے دی اک مسجد اندر سرحد پوچھ آہے اللہ اللہ شاہ مرداں تائیں موت شہید بنایا جو کج ظلم نہ کیتا نا لے شہر حرامی



اک صدی زچہ ظلم عالم ہو گئے ٹوٹے ٹوٹے  
عسکری دین اسلام دا حافظ سی خود اللہ احد  
دین اندر خود غرضی عالم جو جہ غلبیاں کرنے  
سبح آگے جہاں پشیم چھوٹے رہن جھوٹے

پر کمال شہرانی عامل بلبل وچہ نہ ڈولے  
سبب بانہ سر بر جس نے پیچھے پاک مجتہد  
اوہناں شرعی چوران تائیں آن مجتہد پھر شے  
ہو لاجار بزرگاں اوتے کفر و فتویٰ جڑے

## قدیم الایام عالمیوں کی قربانیاں اور نئے سینکڑن کھٹیرے سختیاں

منکر لوگیاں مہیاں اوپر جو جو ظلم کماے  
کوئی بنی نہ دینی مجتہد وچہ ڈن منکر سنگا  
قرآنوں جاں ثابت ہووے حال منکر اندا  
بعض مولوی جھوٹے جھگڑاں ڈنڈا کڈو دکھاو  
اکثر بھابیاں ڈنڈے شاہیاں ناحق ظلم کما یا  
خواجہ ادیس قری فی لے ناحق جرم جہا یا  
حضرت یازید لبطامی دلوں کدھ تراہیا  
سیلمان و ترائی حضرت گھٹیں چا کڈھوایا  
سی منقور قصور نہ کیستا اوہ سولی چڑھایا  
حضرت شہزادہ رنجیاں بھیں بے پیراں بندھوایا  
عبدالرحمن حضرت جامی مولویاں جھٹلایا  
امام غزالی ابو محمد پھر بدنام کرایا  
عبد القادر شاہ جیلانی گیلانوں کڈھوایا  
حضرت شیخ احمد سرسندی خاص مجتہد آغا  
مولویاں نے واپسی اسدی پہلی پٹی ششانی  
شاہ ولی اللہ اشم محلے سرریب واسایا  
مولویاں نے بڑا بدعتی اسدا نام رکھایا

ادیس وچہ چکار محمدی اکثر لکھوٹناے  
خود غرضان نے عرض و دہائی ناحق کرنے دہنگا  
دلے گندے دانگ درے مارن ظلموں پچا  
چار کتا باں تے اکٹڈا اعتراف تھیں بتلاو  
حضرت شاہ علی پر جہناں فتویٰ کفر لگا یا  
اکہن اس نے رب بھلایا تے خود رب کھایا  
ست بار اوہ مرطوط آیا پر رہنے نہ پایا  
تے مسری زندان دینا میں بھی زندیق بتایا  
بعد اوی جنید ولی نوں پھیر کافر پھیرایا  
عبد کریم علا سرجی دالمجہ نام رکھایا  
رافضیاں نے نال ملایا ناحق جھوٹ بنایا  
کرکشت کہہ ادوٹک فتویٰ کفر دلی اٹے لایا  
آبعت ابولیسرا پایا سائنس سوکھٹا آیا  
پر علما وائیں نہ دتا اس نوں سکھ داسا یا  
گوالبیاد وچہ قید کر لکے وافر خوشی سنائی  
خاص محدث دلی وے وچہ اندھے ڈوڈیا یا  
تے پھر مرزا جان جاناں نوں آپ شہید بنایا

۱۹۲۳ء دیکھو رسالہ دیلہ آف دیلہ پور ۱۹۲۳ء صفحہ نمبر ۲۲۲ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت

محمد الدین بن عربی تائیں کافر جا بھٹکرایا  
ابو حنیفہ حق خلیفہ علماء ازاں جھٹلایا  
امام احمد بن حنبل تائیں ڈاڈا وکھہ پوچھایا  
وقت فجر نے مگر پھلکد کھٹیں خوف نہ کھانے  
جھوٹا بھی پھر ایسا کھڑا کھڑ گیا اک بار نہ  
لکھی جس حدیث بخاری خاص امام بخاری  
بعد امام نسائی اوتے ظلموں تیغ چیلایا  
شاہ شمس کی کھل اتاری بھو سے نال بھرائی

نال ہی اسدے پھر اسیاں اوپر فتویٰ کفر جھایا  
ابو عبد اللہ بن شافعی ڈاڈا شیطان نام دھرایا  
ماہ اٹھائی قیدی کر کے پھر تے ظلم کما یا  
مغرب پر مشکاں بھگدے چاک سخت لگانے  
اکن ادوٹک عمل تمامی تھیں ورج ترازو  
مولویاں کڈھیا شہر دے نئے تنگی بھاری  
یاک امام شہادت پائی اوہناں روہیا ہی  
ظلم کماو ترس نہ کھاون ظلم لوگ نقصانی

## خداوند کریم کا حفاظت قرآن کریم اور اسلام کی بابت خود کو دیکھ فرمانا اور اس وعدے مطابق ہر صدیکے سرچند دین کا تشریف لانا

سی حفظ اسلام دا وعدہ جو رب نے فرمایا  
جو حضرت ورج تیراں سیاں خاص مجتہد آئے  
بعد بارھویں صدی تیرھویں صدیوں ٹھوڑے آئی  
اس صدی دالفص حصہ جاں سی گذر سدا یا  
پیشین گوئیاں حضرت نے جو جو سی سن رابیاں  
یورپ تے امریکہ وائے خوش آئے تشلیتوں  
مسلمان انکار سناو پاک کلام مجیدوں

بھیج مجتہد اس وعدے نوں پورا کر دیکھلایا  
میں انہاں نے اسم مبارک جانیے وچہ دکھلائے  
بہت فتورے ورج دنیا پھیل گئی گمراہی  
شرک کفر تے بدکاری نے جگت ورج غلبہ پایا  
اویہ سچے ورج ہدی تیروین پھین اندر آیاں  
باقی ملکاں روگردانی کیتی رب لطیفوں  
گمراہی دی پھیں کے پھاسی کھلے راہ توحیدوں

۱۰۰۰ سالے مجتہدوں وچہ شہادت تیرہ صدیوں میں طاری دین اسلام تسلیم کئے گئے  
۱۱۰۰ سالے حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
العرفان باکام نیشاپوری ۱۲۰۰ سالے امام غزالی رحمہ اللہ ۱۳۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
جہتی ۱۴۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ ۱۵۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
۱۶۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ ۱۷۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
۱۸۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ ۱۹۰۰ سالے حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ



اکثر لوگ اس چوڑا نال پر پھڑکے کو تے چائے  
 آہو یا دتال بھی مائز پیل گیا چونکہ سرے  
 نال صفائی نے چستائی جلدانت اگیرے  
 کھائے دار غلط سنایا دولت مال دکھایا  
 یادوری کہن محض کشتے ملاں کہن مدینے  
 یادوری حاجب پھر پھر پھین حضرت عیسیٰ بابت  
 مولوی اکہن آسمان اور ہے زندہ سدایا  
 یادوری اکہن داہ و ابھائی سچی بات سنائی  
 بیشک ہو گیا فوت حجت ہو یا دفن مدینے  
 سن ایہ باتاں صد ہا میں ایسا چھوڑا ہائے  
 ملک ہندو توح کل مذاہب خاص مخالف آپے  
 دین لگاسی بھر کفر و توح جد پیر اسلامی  
 یعنی حضرت مرزا مہدی تادرنے بھجوا یا  
 خلاص احمد ان نام رکھایا قادیان توح آیا  
 کیونکہ اس اسلام بچایا پھر میں لکھ دکھانسان  
 ایہ سنوں سلمان فارسی قادیان کیونکر آیا  
 میں علم میں دیر نال میں جلدی قلم حلیا میں

کھان کباتے میں شریاں میں ساہوکارے  
 شہراں تے وچ براں کھراں خوب جائے پیرے  
 مٹھیاں مٹھیاں کرکے بائیں نال پھول پھیرے  
 کئی ہزاراں مونسناں تائیں اپنے نال ملایا  
 دفن ہو یا ہے و توح مدینے دیکھو نال یقینے  
 دسو حال مسیح دا کیسا ہے قرآنوں ثابت  
 مرزا کے تلوار پکڑ کے کرسی خوب صفایا  
 او توت بنو عیسائی دیر نساں کیوں لائی  
 پس ہو کے اسلام بھی مرزدہ ہو گیا دفن زمینے  
 پادریاں نے نال تسلی اپنے نال ملائے  
 مولویاں سنگ بخت کریندیاں سو سولوں سنائے  
 تاں رہے اس پیرے کارن بھیج دیا اک حامی  
 دینی پیرا ڈبدا ڈبدا اس نے آن بچایا  
 کک احمد نام سی قادیان والا پاک نبی فرمایا  
 پہلے عالی حسب نسب والکھ کے حال سناساں  
 پھر کیونکہ و توح ساری دنیاں جلوہ نور کھنڈایا  
 رب نے فضلوں سو اچھری ساری لکھ سنائیں

## جناب حضرت مرزا غلام احمد مرتضیٰ مسیح موعود قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

سلمان اک مرد فارسی حضرت دا اصحابی  
 اوہ سلمان ایرانی بزرگ سی اولاد اسحاق و  
 عدی تیرھویں و اجاں حال پاک نبی فرمایا  
 فرمایا اس دی سنوں حضرت مہدی اسی  
 یعنی اندر مہدی تیرھویں مہدی برکت پائی

جن ہی سنوں احمد آیا رخ انور ماہتابی  
 تے اسحاق سی ابراہیموں مرسل پاک معقولوں  
 اس سلمان دی پشت اتے سی حضرت تہہ ٹکایا  
 جیکرین ثریا جاسی واپس موڑ لے اسی  
 دینی پیرا ڈبدا ڈبدا ابے شک آن بچا سی

پاک محمد نے جو کیتی اسی پیشین گوئی  
 سرور عالم دی ایگل پوری جوتی فضلوں  
 ایہ تیمور بادشاہ آما اندر ملک ایرانے  
 کش نامی اک شہرتے اس کی باری گرد نوازی  
 جاں تیمور نے جس دیوہاکے کش برقبضہ پایا  
 ہادی بیگ بزرگ اک عادی و توح اس گھرانے  
 پھر کیتی تیوری لوکاں سمرقند دول و صفائی  
 ہادی بیگ سدایا ایتھوں پھر سن کتبہ بھائی  
 جا پونچے پنجاب ملک توح متوکل مولائی  
 سی دیر بایں بھی نیرے نوکواں پند سارا  
 پھر خوش قسمت اس زمین و توح گاؤں توت بسایا  
 ہادی بیگ سی عابد زائد تے علمیت والا  
 یعنی بیج علاقے بھاری حضرت مرزا ہادی  
 تاں ہو گئی مشہور ملک توح ہادی دی آبادی  
 اسلام پورے دا نام مخفف رہ گیا قاضی ماجھی  
 بھادیں قادیان لبتی بھائی دور دی تھیں اسی  
 قادیان چہ برلاسی مغلان اعلیٰ عزت یابی  
 کئی پشتاں و توح دلی کیتی مغلان شامشاہی  
 جاں دلی دی شاہی اندر ضعف الاہوں آیا  
 جو شہرتے قصبے چنگ نظر کسی دے آئے  
 زور اور کمزور اس تائیں زور و لگے دباؤن  
 قادیان الیہاں مغلان دل بیج بات جھاری  
 ہے سن پیشین شاہان دے آئی اپنی بے پردہی  
 پنجابی نوئی باغی ظالم ہے ات دل چڑھ اسی  
 کیوں نہ فضل خدا تھیں چاہی خود بہت دکھائی

سن کے غور کر رہن بھائی کیونکر پوری ہوئی  
 خاندان تیوری ہو یا اس سلمان دی سنوں  
 اک چا چار لاس سی اس اندر اس نے  
 سی برلاس کریدا اوتھے خود مختاری شاہی  
 تاں پھر سب برلاسی کتبہ مستشرق آریا  
 اوہ سراسر برلاسی اندر اس نے زمانے  
 ہادی بیگ تے سب کتبے نوں تسلی آن ہو بچائی  
 تے دو وقت تعداد اوہنا دی گئی اندر اسی  
 خوب میں ایہ قادیان الی بھانوں خوش آئی  
 ہادی بیگ نے پڑھو اسم اللہ ایتھے لیا اوتارا  
 تے اسلام پورہ اس پند ہادی نام رکھایا  
 تاں اس شاہ دہلی دی طرفوں رتبہ ملیا اعلیٰ  
 ہو گئے شاہ دہلی دی طرفوں خاص مقرر تھائی  
 قاضی دا اسلام پورہ ہے اکھن سہ پنجابی  
 قاضی ماجھی تھیں پھر قادیان بن گئی لبتی ہادی  
 تاں بھی انفر شاہی ہو گئے قاضی جی دے بھائی  
 نال دیانت اتے امانت ہو یا فضل اکہی  
 قادیان الیہاں مغلان الی سبے شان و دہائی  
 تاں پنجاب ملک توح لوکاں شاہی خوف بھلایا  
 پس سرداراں طاقت داراں اوتھے قلعے بنائے  
 اک دوجے تے چڑھ چڑھ جادوں ربا خوف کہاں  
 ہن دی تھیں شاہی جیسی نال ارادے باری  
 اس قادیانوں خوش آئی موڑنے سکے کاٹی  
 اوہ اسان تحت بناسی ورنہ جنگ مجاسی  
 نلے اپنا آپ بچائیے تے کچھ ملک دہلیئے







جاتا ہے۔ مرزا سلطان احمد نے نائب تحفیلداری سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اگر اسٹیشن کسٹمر ہے۔ قادیان کا نمبر دار بھی ہے۔

نظام الدین کا بھائی جو ۱۹۰۳ء میں فوت ہوا۔ بیل کے محاصرے کے وقت ہاؤس بوس (رسل) کار سالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحفیلدار تھا۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فریقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۲۹۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور اس کو تعلیم نہایت اچھی ملی۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مہدی یا مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ چونکہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا۔ اس لیے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور سندھ و رستاق کے دوسرے حصوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ مرزا عربی۔ فارسی اور اردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا۔ جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی۔ اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کی کتابوں نے مسلمانوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا۔ کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر مباحثے اور مقدمے رہے۔ لیکن اپنی وفات سے جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اس نے ایک ایسا ذریعہ طویل کر لیا۔ کہ وہ لوگ بھی جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزت کرنے لگے۔ اس فرقہ کا صدر مقام قادیان ہے۔ جہاں انجمن احمدیہ نے بڑا سکول کھولا ہے۔ اور ایک پچھاپہ خانہ بھی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس فرقے کے متعلق خبروں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نور الدین ہے جو چند سال ہمارے کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ اس خاندان کے سالم موعظ قادیان پر جو کہ ایک بڑا موعظ ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین موعظ موانعات پر بشرح پانچ فی صدی حقوق تعلقداری حاصل ہیں۔

**جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش اور طفولیت کے حالات**

سن اُتی سو چھٹی آما یا اُتی سو سیتنی  
نال ہوئی ایک لڑکی پیدارادہ کر گئی ولت  
والد دیکھ کے ٹوڑی بچہ بہت خوشی دیا  
غلام قادر سی دوا بیٹا بن اچھوٹا بچا

غلام مرتضیٰ دے گھر پیدا ہوا حضرت محمد ہدی  
بے کوہ و تاج ماں اپنی دے مرزا احمد حضرت  
غلام احمد اس نام رکھایا ایہا دل نون بھایا  
جال کیا نال سب نون بھایا اہم سب دیک اچھا

**آنحضرت جبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور پہلی صدی ہجری کے خلفاء کے مختصر حالات و انعامات بطور اشارات**

شاہنشاہ اسلامی ہو کے صادق ہو یا ثابت  
چہر عایا ابو بکر دی نہ کوئی کرے شکایت  
اوس اور اسلامی لشکر ابو بکر چہر طحائیا  
مال ملک سب اس مودی دا قبضے لے چر آیا  
عمر خطاب خلیفہ کینا فضاہوں آپ الہی  
ہر دم رکھے خوف الہی اندر کاراں شاہی  
اوہ سب کیتے عمر خلیفہ فضل الاہوں پوسے  
حضرت عمر نے ربدے فضائل تالدار بنائے  
عمر خلیفہ پاک سلیقہ واہ واہ راج کماوے  
دینی تے دنیاوی کاراں یانی بہت ترقی  
مذہب خلافت حضرت عثمان امر الاہوں پائی  
اوڑک ریح تلاوت قرآن پاک شہادت پائی  
جس نے کیتے دینی دشمن حیراں تے سرگرداں  
شاہ علی نے فضل الاہوں توڑ جتھے دکھائے  
ذوالفقار تلوار علی دی اکثر رہندی سنگی  
ان سببوں شاہ نے دشمن کہہ کھات لگائی  
براک ن اک گھائی ظالم کیتا دار کو لا  
نے کوئے دی اک سید اندر سر سید پوچھ آہے  
اللہ اللہ شاہ مردان تائیں وقت شہید بنایا  
جو کہ ظلم نہ کیا نالے شہر عمرامی

بعد نبی نے ابو بکر نون بخشی رخا فنت  
دین چکایا ملک نامیا ربی ہوئی عنایت  
اک کذاب سید نامی جھوٹا بنی کبیا سیا  
اوہ کذاب مسلماناں نے جانوں مار گواٹیا  
ابو بکر نے اس دنیا بخش جان سی جلت پائی  
جان سی عمر خلافت پائی خوب پھری چیتائی  
موت رکھائے ابو بکر یہ یقین جو جو کم اوہوے  
ایرانی تے شامی حکم جو جو سرکش آہے  
عدل عمر نے دہاں پایا ظلم نہ ہونایا  
شاہنشاہی کارروائی شرع مطابق رکھتی  
رب دی بھیجی موت عمر دل جان فی لے دہائی  
سی جب لگ منظور الہی واہ واہ کینتی شاہی  
چو تختار بخلیت کینا خاص علی شاہ مہراں  
مفسداتے مخالف لوکاں اکثر جتھے بنائے  
مفسد لوکاں چو نہ طرفاں یقین ایسی کینتی سنگی  
شاہ علی نے کفاراں دی کینتی بہت شہید  
سنا منے شاہ علی دے ہونا نہ سی کم سکھلا  
شہر ہر واد تیر جو کر کے کوئے حضرت آئے  
اک دشمن نے پھونکے کار دی وار چلایا  
حضرت حسن حسین نے عالوں واقف جنگ غامی



اک صدی بچہ ظالم عالم ہو گئے تو نے  
اسی دین اسلام و حافظ سی خود اسد  
زین اندر خود غرضی عالم جو غلیظیاں کرے  
بج آگے جل جہنم جھوٹے رس بھگتے

پر کمال شہرانی عامل ٹہل و چہ مزدو لے  
سبب بانیہ سر جس نے نیچے پاک مجدو  
اوہناں شرعی چوران تائیں آن مجدو پھرتے  
ہو چار بزرگاں اوئے کفروں فتویٰ جڑتے

## قدیم الایام عالم دین کی قربانیاں اور ان کے بیکرین کھٹیفے سختیاں

منکر لوہاں نبیاں اور جو جو ظلم کئے  
کوئی بنی نہ ولی محبت و چھٹن منکر کا  
قرآنوں جاں ثابت ہو دے حال منکران مندا  
بعض مولوی جھوٹے جھگڑن دندا کڈھ کھاو  
اکثر بھابیاں ڈنڈے شہاسیاں نا حق ظلم کیا  
خواجہ ادیس قرقی دے لے نا حق جرم جہا  
حضرت بایزید بسطامی و طہوں کڈھ تراہیا  
سیلمان و رانی حضرت گھٹتیں چاکڑ ہوا  
سی منصور قصور نہ کیستا اوہ سولی چڑھایا  
حضرت شہن رخبرائیں تھیں بے پیراں بندھوایا  
عبدالرحمن حضرت جامی مولویاں جھٹلایا  
امام غزالی ابو محمد پھر بدنام کرایا  
عبد القادر شاہ جیلانی گیلانوں کڈھوایا  
حضرت شیخ احمد سرہندی خاص مجدو آکا  
مولویاں نے دایہری اسدی بہار پٹ نسا  
شاہ ولی اللہ انجم محلے سرور رب داسایا  
مولویاں نے بڑا بدعتی اسد نام رکھایا

ادیس وہ چیکار محمدی اکثر لکھو شنائے  
خود غرضان نے صحن و دہائی نا حق کئے دہکا  
دلے گندے دانگ درے مارن ظلموں پچا  
چار کتاباں تے اک ڈنڈا اعشائیں تھیں بتلاو  
حضرت شاہ علی پر جہناں فتویٰ کفر لگایا  
اکہن اس نے رب بھلایا تے خود رب کہایا  
ست بار اوہ مڑا آیا پر رہنے نہ پایا  
تے مسری ذوالنہان دیتائیں بھی زندیق بتایا  
بعد ازیں جنید ولی لوں پھڑ کا فر پھیرایا  
عبد کریم علامہ سہجی دا محمد نام رکھایا  
رافضیاں نے نال ملایا نا حق جھوٹ بنایا  
کر کشوہ اوڑک فتویٰ کفروں اتے لایا  
آ بعد ازیں بسیر اپایا سائنس سوکھ لکھایا  
پر علما و اکسین نہ توانا اس نوں سکھ داسایا  
گو الیار و چہ قید کر کے داخل خوشی منائی  
خاص محدث دلی دے وہ چہ اللہ نے دوایا  
تے پھر مرزا جان جاناں لوں آپ شہید بنایا

لے دیکھو رسالہ مولوی آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء صفحہ نمبر ۲۳۲ حضرت شیخ کریم علی مدظلہ و سید علی محمد علی مدظلہ

محمد الی بن عربی تائیں کافر جا بھٹھرایا  
ابو حنیفہ حق خلیفہ علما و اس جھٹلایا  
امام احمد بن حنبل تائیں ڈا ہڈا و کبہ پوچھایا  
وقت فجر نے کھر پھٹکدے پھٹس خوف دکھایا  
جکڑا بھی پھر ایسا تھوڑا کھڑ گیا اک بارو  
لکھتی جس حدیث بخاری خاص امام بخاری  
بی امام نسائی اوئے ظلموں تیغ چھلانی  
شاہ شمس کی کھل اتاری بھو سے نال بھرائی

نال ہی اسد سے پھر اسپاں اور فتویٰ کفر چھایا  
ابو عبد اللہ بن شافعی ذوالشیطان ام دھرایا  
ماہ اٹھائی قیدی کر کے پھرت تلم کمایا  
مغرب طر متلاں پھرتے کھجک سخت لگانے  
اکن اوڑک عمل تمامی تھن و ترح نزارو  
مولویاں کڈھوایا شہروں نے تے تنگی بھاری  
یاک امام شہادت پائی اوہناں رو بہا  
ظلم کماون ترس نہ کہماون ظالم لوگ نقصائی

## خداوند کریم کا حفاظت قرآن کریم اور اسلام کی بابت خود وعدہ فرمانا اور اس وعدے مطابق صدیکے سرحدیدین کا تشریف لانا

ہی حفظ اسلام دا وعدہ جو رب نے فرمایا  
جو حضرت و تیراں نبیاں خاص مجدو آئے  
بعد بارھویں صدی تیرھویں صدیوں ٹھوڑے آئی  
اس صدی دا نصف حصہ جاں ہی گزر سدا یا  
بینشین گوئیال حضرت نے جو جو سی نہ رابیاں  
ایورپ تے امریکہ وائے خوش آئے تیلیٹوں  
مسلمان انکار سناوون پاک کلام مجیدوں

بھیج مجدو اس وعدے نوں پورا کر دیکھ ملایا  
میں انہاں نے اسم مبارک جانیے وہ کہلایے  
بہت فتویٰ و ترح دنیا پھیل گئی گمراہی  
شرک کفر تے بدکاری نے جگن ترح غلیبہ پایا  
اڑھ سبھے و ترح صدی تیرھویں پھن اندر آیاں  
باقی ملکاں روگردانی کیتی رب طلیفوں  
گمراہی دی پھس کے پھاسی پھلے راہ توحیدوں

۱۔ ائمہ مجدو دین و جگدشتہ تیرہ صدیوں میں حامی دین اسلام تسلیم کئے گئے ۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلد ۳۔  
۴۔ حضرت احمد بن خالد اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ ۵۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ۶۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ  
الاعوفی ہاکم کشمیر ۷۔ امام غزالی رحمہ اللہ ۸۔ حضرت سید عبد اللہ رحیلال تراخ طوق تالہ ۹۔ حضرت خواجہ عیسیٰ الدین  
چشتی ۱۰۔ حضرت شاہ بن محمد رحیلال تالہ ۱۱۔ حضرت سید محمد بن محمد ۱۲۔ حضرت شیخ احمد سرہندی ۱۳۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ۱۴۔  
۱۵۔ حضرت احمد شاہ دلی محدث دہلوی ۱۶۔ حضرت سید احمد دہلوی ۱۷۔ بعض صدیوں میں مولویان نے مذکورہ بالا اور بڑی بڑی مسجدوں کو



کھان کباب تے چمن شراباں میں سدا نتوا لے  
 شہراں تے وجہ براں کھراں خوب جاتے ٹیرے  
 مٹھیاں مٹھیاں کر کر پائیاں لال پخول پھیرے  
 کئی ہزاراں مومن تائیں اپنے نال ملایا  
 دفن ہو یا ہے وقح مدینے دیکھو نال یقینے  
 دسواں حال سیح دا کیسا ہے قرآنوں ثابت  
 مرٹا آکے تلوار پکڑے کرسی خوب صفایا  
 اور ترت بنو عیسائی دیر نساں کیوں لائی  
 بس ہو کے اسلام بھی مرزہ ہو گیا دفن زمینے  
 پادریاں نے نال لستی اپنے نال ملائے  
 مولویاں سنگ بخت کر پندیاں سو سولوں سنائے  
 تاں رہے اس پڑے کارن بھیج دتا اک حامی  
 دینی بیڑا ڈبڈبا ڈبڈا اُس نے آن بچایا  
 کتا حد نام سی قادیان دلا پاک نبی فرمایا  
 پہلے عالی حسب نسب دالکھ کے حال شناساں  
 پھر کیونکر وقح ساری دنیاں جلوہ نور کھنڈایا  
 رب نے فضلوں سوا کھیری سادھی لکھ سنائیں

## جناب حضرت مرزا غلام احمد مسیح بنوری قادیانی رحمہ اللہ

مسلمان اک مرد فارسی حضرت دا اسیابی  
 ادہ سلمان ایرانی بزرگ سی اولاد استحقاق  
 صدی تیرھویں داجاں حال پاک نبی فرمایا  
 فرمایا اسی اس دی سنلوں حضرت مہدی اسی  
 یعنی احمد مہدی تیرھویں مہدی برکت پائی  
 جس دی سنلوں احمد آیارخ انور مہتابی  
 تے احق سی ہر ایموں مرسل پاک معافوں  
 اس سلمان دی پشت ائے سی حضرت تہہ نکایا  
 جیکر دین ٹریا جاسی داپس مہوڑے اسی  
 دینی بیڑا ڈبڈبا ڈبڈا اے شک آن بچاسی

پاک محمد نے جو کیتی آہی پیشین گوئی  
 سرور عالم دی ایگل پوری ہوئی غنوں  
 ایہ تہویر بادشاہ آما اندر ملک ایرا نے  
 کش نامی اک شہر تے اس کی بھاری گز زوئی  
 جاں تہویر نے جس دے دیا کے کش برقبضہ پایا  
 ہادی بیگ بزرگ اک مادی وقح اس گھرانے  
 پھر کیتی تیوری لوکاں سحرقت دول دھنائی  
 ہادی بیگ سدا ہمایا ایتھوں پھرسن کنبہ بھائی  
 جاہو پچے پنجاب ملک فتح متوکل مولائی  
 سی دیریاں بھی نیڑے نوکوں ہاں پند سارا  
 پھر خوش قسمت اس زین وقح گاؤں ترت بسایا  
 ہادی بیگ سی عابد زابد تے علمیت والا  
 یعنی بیج علاقے بھاری حضرت مرزا ہادی  
 تاں ہو گئی مشہور ملک فتح ہادی زوی آبادی  
 اسلام پورے دانا مخف رہ گیا قاضی ماجھی  
 بھادیں قادیان بستی بھائی دور دی تھیں آہی  
 قادیان چہ برلاسی مغلاں اعلیٰ عزت پائی  
 کئی بشتاں وقح دی کیتی مغلاں شاہنشاہی  
 جاں دی دی شاہی اندر ضعف الاہوں آیا  
 جو جوشہر تے قصبے جگہ نظر کسی دے آئے  
 زور اور کمزور تائیں زوروں لگے دباؤن  
 قادیان الیاں انان مغلاں دل بچ بات چداری  
 ہے سن پیش شاہاں دے آئی اپنی بے پردہی  
 پنجابی کوئی باغی ظالم ہے ات دل چڑھ اسی  
 کیوں نہ فضل خدا تھیں چاہی خوب بہت دکھایا

سن کے غور کرو سن بھائی کیونکر پوری ہوئی  
 خاندان تیوری ہو یا اس سلمان دی سنلوں  
 اک چاچا برلاس سی اس اندر اس ملنے  
 سی برلاس کریدا اوتھے خود مختاری شاہی  
 تاں پھر سب برلاسی کنبہ مستند وقح آئیا  
 ادہ سرور سی برلاساں اندر اس زمانے  
 ہادی بیگ تے سب کنبہ نوں تنگی آن ہو پچائی  
 تے دوشمن تعداد اوہنا دی گئی اندر آہی  
 خوب من ایہ قادیان الی بھانوں خوش آئی  
 ہادی بیگ نے پڑوسم اللہ ایتھے لیا اوتارا  
 تے اسلام پورہ اس پند ہادی نام رکھایا  
 تاں اس شاہ دہلی دی طرفوں رتبہ ملیا اعلیٰ  
 ہو گئے شاہ دہلی دی طرفوں خاص مقرر تائی  
 قاضی دا اسلام پورہ ہے اکھن سب پنجابی  
 قاضی ماجھی تھیں پھر قادیان بن گئی بستی ہادی  
 تاں بھی افسر شاہی ہو گئے قاضی جی دے بھائی  
 نال دیانت اتے امانت ہو یا نفسل اکھی  
 قادیان الیاں مغلاں الی سبے شان دہائی  
 تاں پنجاب ملک فتح لوکاں شاہی خوف بھلایا  
 پس سرور اس طاقت داراں اوتھے قلعے بنائے  
 اکدوے تے چڑھ چڑھ جادوں بدعاؤں کھائی  
 سن دی تھیں شاہی جلی نال ارادے باری  
 اس قادیانوں خوش آئی موڑنے سکے کاٹی  
 ادہ اسان تحت بناسی ورنہ جنگ بچاسی  
 ملے اپنا آپ کچا ہے تے کجہر ملک دبا ہے



ہذا قسم اللہ شہزادوں چکر اک لگا گیا  
 خود مختار ریاست قادیان ہو گئی یہی گئی  
 رام گڑھی تھیں زکمان کھن فوجاں نال ملایاں  
 احمد جی نے پڑ دادرے نے اکثر صلے روکے  
 پھر حضرت نے دادرے دیے گئی ریاست ساری  
 قادیان گرنے وانگ قلعے سے دیوار چوڑے  
 کل قلعہ خالی کر دیا مغل بنائے قیدی  
 اے پر قیدوں مغل تائیں مل گئی خبر پائی  
 وجہ کیوں تھے جہاں کیتا سو سال گزارہ  
 چھوٹے موٹے سارے راجے ماتحتی دے گئے  
 بخشیا پھر زنجیت سنگھ نے ملکوں کافی حصہ  
 نالے گل ارہی قادیان ملکیت ورج آئی  
 اک انگریز کرفین صاحب نذر فاس شریفان  
 قادیان لائے خاندان داجو اس لکھیا حالا

ہسٹریل گرفین صاحب ہراج کی کتاب  
 اور ہسٹریل گرفین صاحب کی کتاب

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمیٰ ہادی بیگ باشندہ  
 سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا۔ اور ضلع گورداسپور میں بود و باش اختیار کی یہ کسی قدر بڑھا  
 لکھا آدمی تھا۔ اور قادیان کے گرد و نواح کے شتر مواعضات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے  
 ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا۔ اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو بدلتے بدلتے قادیان ہو  
 گیا۔ کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی کے عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا۔ اور  
 محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا۔ گل محمد اور اس کا بیٹا عطاء محمد  
 رام گڑھی اور گھنیا مشہور سے جن کے قبضے میں قادیان کے گرد و نواح کا علاقہ تھا ہمیشہ لڑتے رہے  
 اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطاء محمد بیگوال میں سردار مسخ سنگھ اہل وادب کی پناہ میں چلا گیا اور

بارہاں سال تک امن و امان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر زنجیت سنگھ نے غلام گڑھیوں  
 کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا۔ غلام ترن نے کو قادیان واپس بلا لیا اور اس کی بیٹی جاگیر کا ایک  
 بہت بڑا حصہ واپس دیا۔ اس پر غلام ترن نے اپنے بھائیوں سمیت قادیان فوج میں داخل ہوا  
 اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل متدر خدمات انجام دیں۔ واپس سنگھ شہر سنگھ  
 اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام ترن کی ہمیشہ فوجی خدمات پر مامور رہا۔ ۱۸۴۱ء میں جرنیل خواجہ  
 کیساقتہ منڈوی اور کٹوا کی طرف بھیجا گیا۔ اور ۱۸۴۲ء میں ایک سپاہ فوج کا کیدان بنا کر پشاور  
 روانہ کیا گیا۔ مزارہ کے مفدے میں اس نے کار ہائے نمایاں کئے اور جب ۱۸۴۸ء میں بغاوت  
 ہوئی۔ تو یہ اپنی سرکار کا نیک حلال رہا۔ اور اس کی طرف سے لڑا۔ اس موقع پر اس کے بھائی غلام محمد الدین  
 نے بھی اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لے دیوان مولراج کی امداد کے لئے  
 ملتان کی طرف جا رہا تھا۔ تو غلام محمد الدین اور دوسرے جاگیرداران سنگرخان ساہیوال اور  
 صاحب خان ٹوانہ نے پھر مسلمانوں کو بھڑکایا۔ اور مصر صاحب دیال کی فوج کیساتھ باغیوں کو مقابلہ  
 کیا۔ اور ان کو شکست ناش دی۔ ان کو سوائے دریا کے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کو رستہ  
 نہ تھا۔ جہاں چھوٹے سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔ الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر غریب کی  
 گئی ہے۔ مگر سات سو روپیہ کی ایک منشن غلام ترن نے اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیان  
 اور اس کے گرد و نواح کے مواعضات پر ان کے حقوق ماکانہ رہے۔

اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام ترن نے بہت  
 سے آدمی جبرتی کئے۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جب  
 کہ افسر معروف نے ترمو گھاٹ پر نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے  
 تھپتھپ کیا۔ جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں  
 قادیان ضلع گورداسپور کے تمام خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔

غلام ترن نے جو ایک لائین حکیم تھا۔ ۱۸۶۶ء میں فوت ہوا۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا  
 جانشین ہوا۔ غلام قادر مقامی حکام کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ اور اس کے پاس ان افسران  
 کے جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا۔ بہت سے شرفیاء تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک گورداسپور  
 میں دفتر ضلع کا سپرنٹنڈنٹ رہا۔ اس کا اکو تالیف کام سنی میں فوت ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بھتیجے مزار  
 سلطان احمد کو قبضہ بنا لیا۔ جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء سے خاندان کا بزرگ خیال کیا



جاتا ہے۔ مرزا سلطان احمد نے نائب تحصیلداری سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اکڑا اسٹنٹ کشر ہے۔ تلواریں کا ہزار بھی ہے۔

نظام الدین کا بھائی جو سکالہ میں فوت ہوا۔ دہلی کے محاصرے کے وقت ماؤں بوس رہا۔ کار سالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحصیلدار تھا۔ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ اور اس کو خلیفہ نہایت اچھی ملی۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مسیحی یا مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ چونکہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا۔ اس لیے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ مرزا عربی۔ فارسی اور اردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا۔ جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی۔ اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کی کتابوں نے مسلمانوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا۔ کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر سبائے اور مقتدے رہے۔ لیکن اپنی وفات سے جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اس نے ایک ایسا ذریعہ طے کر لیا۔ کہ وہ لوگ بھی جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزت کرنے لگے۔ اس فرقہ کا صدر مقام قادیان ہے۔ جہاں انجمن احمدیہ نے بڑا سکول کھولا ہے۔ اور ایک چھاپ خانہ بھی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس فرقے کے متعلق خبریں اعلان کیا جاتا ہے۔ غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نور الدین ہے جو چند سال ہمارا کوشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ اس خاندان کے سالم موعود قادیان پر جو کہ ایک بڑا موعود ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین ملحقہ مواضع پر بشرح پانچ فی صدی حقوق تعلق داری حاصل ہیں۔

## جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور طفولیت کے حالات

سن اتنی سو چھتھی آما یا اتنی سو سیستھی  
نال ہوئی ایک لڑکی پیدارادہ کر گئی ولت  
والد دیکھ کے ٹوڑی بچہ بہت خوشی وق کیا  
غلام قادر سی وڈا بیٹا بن اچھوٹا بچا

غلام مرتضیٰ دے گھر پیدا ہوا حضرت احمد ہدی  
بے گوہ و تح ماں اپنی دے مرزا احمد حضرت  
غلام احمد اس نام رکھایا ایہا دل نوں بھایا  
جاں کیا تالی سب نوں بھایا اہم مبارک اچھا

تین سال دی عمر ہوئی تاں قدرت کیل کیا  
مر گیا جدوں بخت سنگہ ناں انبیا شریک  
ہن پنجاب راج تمامی انگریزاں نے پایا  
سب جاگیر قادیانوالی ہن ضبطی وجہ آئی  
تاں حضرت دے والد جی واجی اکشر گھریا  
کھل گئے جدوں اللہ خانے پورا زور لگایا  
نا کامی وجہ فکر مدامی جاری رہن دیلاں  
زیادہ دولت خراج کرانی دوشمند و کیلاں  
ستر ہزار روپیہ مرزے گھریاں خرچ لگایا  
حضرت جی نے بے خود لکھیا والد جی دا حال  
وجہ غماں تے بڑی بھگیاں فکر اننگی اننگی بڑی  
گویشن معقول اوہناں نوں سی ملدی سرکازں  
ایہ حالت منت والد جی میٹیوں سبق سکھاتا ہے  
اس عبرت نے نفرت والا دل تے نقش جمایا  
عالم فاضل۔ عال آہے والد صاحب سیانے  
خوف خدا دلوں بھلایا بہت دفعہ فرمایا  
اتنی کوشش دین دی خاطر جے دیر بڑا کھاندا  
پھر و تح قادیان سی اقصیٰ اعلیٰ خوب بنائی  
ایٹھے میری قبر بناناں ناں کرناں کو تاہی  
ایہ بھی برحق سخن زبانوں بہت دفعہ فرمایا  
یعنی اس نوں مال عبادت ہر دم ہے دہیسی  
فرزندان ہی بہتری کارن پورا زور لگایا  
وڈا بیٹا خوب پر بھایا عہدے دار بنایا

ہمارا راج رنجیت سنگھ نوں موت سن لیا آیا  
تدوں حکومت قادیانوالی بچہ خطر یوچہ آئی  
انگریزاں ایر ملک تمامی دلی ناں ملا لیا  
نے اتنی فی صورت دے وچہ عذر نہ سدا کا فی  
اوہ جاگیر لے مرزہ اس مقصد دلی بتایا  
غرضیاں پرچے تے وچہ چرچے تن من ہن نوں  
اکشر دعوے دائر رہند کہ ہر ہون اسپلاں  
اوہ جاگیر مری نہ واپس کیتیاں بہت سببلاں  
پر جاگیر مرن دا دیلا پھر مڑ کے ناں آتیا  
والد جی نوں بہت اندیشہ آما دنیاں دلا  
پر جاگیر مری نہ واپس تے نہ خود مختاری  
پر جنہاں نے راج کھمٹے سمجھن کس شماروں  
جو دنیا سنگ پیار و دہا ہے اکشر دیکھ تھائے  
دنیا طرفوں خیال بٹھایا مولاول جھکا لیا  
نے لائانی علم طلب و تح آہے اوس زباں  
میں لانی دنیاں وچ بھس کے ضایع وقت گویا  
غوث قطب۔ یاد لی کھل ہر کے جنت جاندا  
و تح احاطے اک کوئے دیر خاص جا بٹلائی  
بت اذان جاں کیں سنسناں ہوئی غفل الہی  
غلام احمد ہے جو کم چایا اصلی مقصد یا لیا  
یاد خدا دی وچ پی بن ضایع جا فہمستی  
دو فرزند لعل بلند ان نوں کوشش بھسٹایا  
جس نے وچہ سرکار انگریزی اعلیٰ رتبہ پایا

ملکہ علیہ لکھ احمد والا حال خلق بھیندی  
کی کی علم تے کس کس کوں بھیندی حضرت مہدی



# جناب میرزا غلام احمد صاحب کی پاک تفسیر

احمد علی تیسرے کے بیٹے علی صاحب آج کو  
 نواں نواں ہے اور جی کہ انگریزی سرکاری  
 اس زمانے کے خلیفہ یعنی گزشتہ سروری آئے  
 کسی نگر و نگر لکھنیاں پڑھیا جیسوئی سن پائے  
 لائق فائز علی شایق رزقوں جنہاں فراخی  
 احمد علی تعلیم سے کارن دانہ فکر دوڑایا  
 فضل الہی اسم مبارک آیا مومن بندہ  
 حضرت جی سے والد جی نے اسنوں پاس بلایا  
 فرمایا اے مولوی صاحب نیکیاں کرلو وافر  
 علامہ احمد ہے چچا بچہ شفقت نال پڑاؤ  
 مولوی جی نے نال خوشی دے رب دیشکر بچا  
 خوب صحیح وچہ تھوڑے عرصے فرائض ختم کرایا  
 فضل احمد اک ہور عسکرم والد نے منگوایا  
 فضل احمد سی اک اعلیٰ عالم نامے نرم طبیعت  
 صرف نچو دیاں خوب کتاباں تھیں حضرت پڑھیا  
 بعد انہاں سے گل علی شاہ ہور عسکرم آئے  
 چن کتاباں حکمت دایاں نالونال پڑھایاں  
 ستارہ یا سال اٹھارہ عمر تہوں پھر آئی  
 علم طبابت پھر حضرت نون خود والد پڑھایا

پہلے سے ہر درگاہ انے ناموں غن ہے  
 سب تھیں پیسے نہ کوئی مکتب نہ دار سے جانی  
 پڑھنے والا نہ دسیا نے کس مجلس اور پڑاؤ  
 اور کہا سو کہا اوتھے پونچھے تال جھٹی پڑاؤ  
 اور لائق استاد کہن سے ہند سے سنتا شای  
 تال اک بندہ عالم چنگا دل نون واہ واہ بھایا  
 عربی آئے فارسی پڑھیا قادیان دا باشندہ  
 عزت نال بچہ کے اس نون پھر ارشاد سنایا  
 اس صبح میں بے ادبی سمجھاں جے کتاباں و نوکر  
 تے تنخواہ لکھیں جو چاہو فرماؤ لے جاؤ  
 پھر بسم اللہ پڑھ فرماؤ کے فرائض شروع کرایا  
 تے پھر کتب فارسی پڑھنے حضرت جی نون لایا  
 حضرت نون پڑھاؤں کارن اور استاد پھر لایا  
 اس حضرت نون علم پڑھایا نال محبت شفقت  
 ایساں پڑھیاں کر کے تھیں لکھ سینے صبح دھریاں  
 نون متعلق اس سے و ہوج حضرت نون پڑھو  
 حضرت نے پڑھ چھیک سنایاں ان خوشیاں پایاں  
 استادان نے نال خوشی نے کیتی ختم پڑھائی  
 عسکرم خوش ہو کے والد رب دا شکر بچایا

حضرت اقدس کا حصول تعلیم کے بعد کارنامہ اور والد بزرگوار  
 کے ارشاد کے مطابق سیالکوٹ میں زمرت تشریف لیجانا اور مانگے

# محمّد مصطفیٰ اور تہذیب و تمدن

جان تعلیم و ان سب سے پہلے  
 لائق لوکاں گورنمنٹ ہی سکول  
 تال حضرت نے دوسرا بنا دیا  
 پڑے کتاباں آئے نمازاں پڑھنا شروع کیا  
 مینوں نال شرمکھاں ہندے محمدیوں گھیرے  
 ایہہ قادر نے بھیج دتا ہے گھیرے ہر نال  
 ایہہ دنیاوی کاڈاں واولں ہر دوسرے سے نیارا  
 ہے بہتر کہ کچھ چروکر سکے کہ نہ رداواں  
 فرمایا پھر احمد دیش سن مسیت ہندو زندا  
 میرے اکھے سفر کاڈاں سیالکوٹ آں جاؤ  
 حضرت جی نے عذر نہ کیتا فوراً آٹھ سداٹے  
 دفتر نے نچ پلاوئی اپنی خوب خرچ جھگٹاؤں  
 رخصت دیلے جان دفتر تھیں پڑھنا شروع  
 سیالکوٹ وچ مرز جی دی بہت بونی نشوونوی

ہوئی آئی انگریزاں ہی پختہ تہوں کو  
 جو کوئی بونی نوکر شاہی اور ہاکی بیہودہ  
 قادیان احمد نول نہ کرسی گھڑی کار گذاری  
 زہد عبادت دیوچ گذرن اسدین رگلاں  
 پراحمد نون فکر نہ کوئی وچ رستیاں ڈیرے  
 باہجہ کتاباں آئے نمازاں ہور نہ بچھے گھلاں  
 بعد میرے پھر اس ارگے دیشک ہرگز گزراہ  
 دنیاوی کارن وچ اس نون ایسے طور دگاواں  
 تون اتھے ہرگز نہیں کرنا کچھ دنیا دا وھندرا  
 گورنمنٹ ہی کر دینو کری اعلیٰ رستے پاؤ  
 دفتر صاحب صلح سے ہو گئے منشی جاسر کاسے  
 لے پر وقت نمازاں واسے جاسر پڑھ اڈوں  
 تال لوکاں چہ خط و نصیحت قرآنوں فرماؤں  
 اکثر بندے ہو گئے چپکے سن کے وعظ حضوری

# سیالکوٹ کے پیری احباب کی حضرت مرزا غلام احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں

نڈوں باوری نون نون سی ملک سائے آئے  
 گورنمنٹ دی خج نہ جھن اپنی منشی جتاؤں  
 جو کوئی گل اوہناں ہی ہو کہن من سچ نون  
 اوس زمانے بہت کتاباں پادریں چھپا ایاں  
 ایہہ چالا پادریاں دا آکا اوس س زمانے  
 پھر قلم تریداں لکھیاں لیور تھیں داناواں

تے اوہناں نے غبراب ہے دے طعن ستائے  
 پاک سچ دی خاص کرامت لوکاں سبھاؤں  
 جے کوئی عذر نہ ہے گوں پڑن جج جج نون  
 غیراں نون جھٹلاؤں کارن شایع جلد کرایاں  
 اس جیلے تھیں تنگ ہوئے سب شمشاد سائے  
 اکھیا بھائیو قلم تم تھیں کچھ نہیں تنداواں



ہے ہمارے بڑے بیٹے ابھی ملک خدا نے دیا  
 انہیں اور انہیں ارادہ لکھ کے گل فساد  
 خدا نے مچ خلل پاؤں سنل مسلم جلاؤ  
 نور منٹ نے ہر مذہب نوں بخشی ہے آزادی  
 سیا کوٹ و قح جاں پھر ہوئی حضرت دی شہوی  
 پادریاں داد و صاحب آمار یوزنڈ شیل  
 منصف طبع اسیل مزاجوں بحث کرن جل کیا  
 حضرت نے قرآن کھول کے ترن جواب سنایا  
 جے اکبر انجیل سے اندر بیٹا لکھیا یا سیا  
 اکثر باری ہر پادری اس انس رنگ آون  
 ٹیل صاحب نہ کروا جھگڑا سخن سے جاں سجا  
 ٹیل جہود و ولایت علیا جوش محبت پائیا  
 پچھیا صاحب غلغ نے تنال کم نہ کچھ جھٹلایا  
 جس کمرے وچ حضرت آپے پھر تشریف لے گیا  
 عمر مبارک حضرت جی دی آہی سال اٹھائی

تیس فساد ضرور کر اسو لکھ لکھ کچھ کچھ  
 کر کے کسی دی دل آزادی تے جانے بادی  
 تحریراں تقریراں یوتج نہ بل کے بکساؤ  
 کوئی کھی پر کر نہیں سکدا جبر فساد فساد  
 پادریاں نے خواہش کیتی کرے بحث ضروری  
 خوب لال عالم عاقل ایم اے پاس تے ہنر  
 انجیلوں کچھ نہ کر سچ دا اس نے کھول سنایا  
 نہیں خدا دا بیٹا کوئی اوہ واحد کہلایا  
 ایسا بیٹا سب نبیاں لوں ہے قادر فرمایا  
 پر حضرت قرآن سنا کے سارے شک ٹاؤن  
 بلکہ ادھر پھر حضرت جی دا دوست بن گیا پکا  
 وچ کچھ حضرت جی نوں خود ملنے چل آیا  
 فرمایا کس مرزا جی نوں میں ہاں سنے آیا  
 زیارت کر کے تے مل جل کے یور طرف سدھایا  
 میٹرلم ہن والد جی نے چھٹی کتبہ ہو پجائی

## حضرت اقدس کے والد صاحب کا حضرت جی کو سیا لکوٹے واپس طلب فرمانا اور بعد پوری اتھنا حضور کا قادیان تشریف لانا

چار سال وچ سیا لکوٹ دے حضرت جد و گدار  
 اس تھیں پہلے دوا بیٹا سی نو کو کھسکاری  
 سن والد دے دل و قح گذری احمد نوں داد و  
 ہے شاید وچ چار سال دے میرا بیٹا بیٹا  
 اتان آکے وچ قادیان کرسی گھر کے کم ضروری

جبر پیر و جگر پیر و قح ہر دم ٹھاٹھاں مارے  
 ہن کچھوئی ایہہ نوری صورت نظر وں ہی نیادی  
 مرطیادی کاراں ہے وچ پھر اکٹار لگاواں  
 ہو گیا ہووے سوچ سمجھ وچ دنیا داراں حبیب  
 تے ہٹ جای غفل الہوں ہنجوری تے دوری

ہن بیٹے ول شفقت مار لکھیا باپ پیارے  
 سیا لکوٹ مچ پڑھیا حضرت ہن دیسی پروانہ  
 اکہو بچے وچ قادیان حضرت لکھنوی سانی  
 اکثر دفعہ سفر بھی کرنے وچ کم پیر دے  
 پیروی کرن مقدمات دی جہز الدنہ مرادے  
 جے کوئی دعوئی خارج ہووے ذرہ نہ کھولون  
 نورانی خندہ پیشانی لوگ چک دی دیکھن  
 اچ مقدّمہ جت کے آئے ہون مرزا صاحب  
 جاں سن دے پھر ہو گیا خان دعوئی حضرت نوں  
 فرماؤں جو کرناں آکر کے اسباں دکھایا  
 کیوں قادر دی قدرت دیو جہل غمگین نہاؤں  
 نال تجرے ہن والد نے دلو قح ایہہ گل دستی  
 اس نوں شوق کتاہاں ہر دم یا ہے شوق نازاں  
 کرن دعائیں یارب سائیں محنت لاویں لیکھے

چھد کے نو کوری قادیان آجا میرے نور ظاہرے  
 استغفار منظور کر کے اوتھوں ہوئے روانہ  
 تے جو حکم پیر فرما دے عذر نہ کر دے کانی  
 اے پر وقح عبادت حضرت غفلت کدی نہ کرے  
 چھکڑے تھیں نل حضرت واسدا کر است کہاؤ  
 شاواں فرجاں کرنے خوشیاں قادیان الیون  
 تاں آپس چہ مال قیائے اک دے نوں آکھن  
 ہے چہرہ پر رونق رنگت اوزاتے عیاش  
 تاں پچھن پھر مرزا صاحب خوشی تاں کس گلوں  
 پر آخر نیچہ او ہو ہوا جوت اور نے چاہیا  
 اک جھکڑے تھیں ملی خلائی کیوں دشمنو کجاواں  
 دل احمد و قح دنیاں ملی عرض نہیں اک رتی  
 پڑھے کتاباں اتے نمازاں ایسے پر ہے نازاں  
 بعد میرے ایہہ ہور کسے دیاں تھیاں ل نہ دیکھے

## مہاراجہ کی پور تھلہ کا سترہ تعلیم کا اعلیٰ افسر مقرر کرنے کے لئے حضرت اقدس کو تحریر فرمانا کہ حضرت اقدس کا ملازمت صا انکار سنانا

کیونکہ تھیں مرزا جی نوں خط آٹیا سرکاری  
 لے پڑا افسر ملی جھکڑی ہے حنائی  
 جاں والد نے احمد تائیں ایہہ مضمون سنایا  
 عرض کیتی اسے تہذیب میرے بیشک میرا کارا

ہن ہو گئے ماراں جاری وچ ریاست ساری  
 بھیجیوں غلام احمد نوں ملی رتبہ عالی  
 تاں حضرت نے نال آؤں دے منہ تھیں سخن الایا  
 کم تساندے جیائے نہیں ہوارن ہمارا  
 تال بھی خدمت والدین دی مینوں لگے پیاری  
 عیسیٰ م میں قادیان رہ گئے کرساں کار گندازی



حضرت اقدس کا ایک ضروری تقدیر کی بڑی کسبے شریفیاجا اور  
نماز میں ضرورت کی وجہ سے عدالت غیر ضروری مگر افضل خدا کا بانی نہیں کرنا

اک عذر جائزہ داکا بہت ضروری  
والدی نے حکم سنایا بیٹا احمد جاؤ  
حضرت نے تعمیل حکم کی وجہ ذرہ ویرناں لائی  
اکثر سو وقتہ مات بھی کچھ لوکاں دے آئے  
اک مقدسے وجہ اس حاکم زیادہ درنگانی  
زنت اٹھے پھر حضرت اقدس علی بھی جلدی کرنے  
آؤ دایہی وجہ کتاں جیوں محنت در جالا  
پھر حضرت آؤ اولوں میں کے زنت مول نہ توڑی  
جدوں نمازوں فرصت پائی نہ لیا پھر جا کے  
فرمایا اے مرزا صاحب بات نہیں کچھ بگڑی  
کاغذات مع میں نہیں دیکھی اک بھی بات کوئی  
میر علم پھر حضرت اقدس داپس قادیان لے

تے اس نے متعلق آئے بہت حقوق ضروری  
ہے ایہ پیشی بہت ضروری کوکشتش نہیں جھگڑاؤ  
وجہ احاطے خالص عدالت جانیہ مولائی نہ  
دار و واری وجہ عدالت حاکم پیش کرتے  
ایہ صرف وقت غارتہ ابویا حضرت مسکو وڈرائی  
وجہ نماز کھاتے جس مہنہ کچھ دل کر کے  
غلام احمد جی حاضر ہو دے مرزا قادیان والا  
پیش خدائشی جھگڑائی ابی جس تے دیر سی  
تاں حاکم نے حضرت جی دل دیکھیا نظر اٹھا کے  
رب وکیل تساں داکا ہالی تسانوں ڈگری  
حق نہیں ڈگری ٹی تسانوں جائزہ ناں تلی  
تے حالے سب ڈگری دالے والد نے سن پاتے

جائزہ کے تقدیر کی بابت سفر کی بابت اور حضرت اقدس کی دلی محنت کشتی

جائزہ دایہ بہت زیادہ کرن شریک بھڑے  
مرزا صاحب غلام تھپڑا ہے عاظم کئے  
ات بہتوں حضرت جی نوں پندے سفر گھبرے  
گھوڑے دی پرواہ نہ کرے بیدل سفر گھاون  
سیر جوانی تن آسانی حضرت نوں نہ بھائی  
لی نماز پھر نے حضرت سیر کرن نوں جاون

ایں سببوں ختم نہ ہوں اکثر جھگڑے جھپڑے  
جدوں شریک نہ خدائیں این ایتھی کدی نہ بھگے  
گھوڑا لوگوں کچھ لکے دین دے بھیج اگیرے  
شان لکڑ آتے نزاکت ہرگز نہ خنداون  
بلکہ چھڑا پے اکشتہ ادا عادت آری  
چارچ کوہ دی سبزل کر کے بھڑٹ واپس مٹاؤن

حضرت اقدس کے والد صاحب کی بابت اور آپ کے سامنے شریکات

جاں حضرت دی عمر مبارک ہو گئی برساں جالی  
این جیت ہوئی آ حاضر پیشی دی بیماری  
بیماری بھی سخت نہ آئی تے ماں خطرہ کالی  
بعد نماز عصر تھیں ربے احمد نوں فرمایا  
ایہ بیلا الہام الاہوں حضرت احمد پایا  
بعد شام آج باب تیرے دا وقت موت ہو آیا  
پہلے بھی کئی بچیاں خواہاں سی حضرت نوں آیاں  
اس الہام نے دل حضرت دے ملیں تر ت بنایا  
پیش تے انعام مقررہ جو سرکاروں ہے سی  
حضرت جی نوں امرالاموں کچھ پندے سی آئی

بہت والد نوں چھٹی آگئی سدا حب انی دالی  
شامل حال ہوئی تقدیروں نال ارادے باری  
پرا خدوں خیر خدا نے وجہ الہام سنائی  
انطراق ما الطواق ایہ الہام سنایا  
نال ہی اس الہام دا مطلب تقبیوں سمجھایا  
قسم ہے یوں وقت جو آئی لمسی نہیں ملایا  
جس یان ترن تک مسند و دم منصف دیں گواہیا  
جس نے سر تھیں لئی پردہ اٹھ چلیا مہن سایا  
ادہ سی نال حیات پیر دے مہن نہ قائم رہی  
اس حالت و تر قادر مطلق دے کوئی مسمانی

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۝۲۲

ایک اللہ کافی نہیں ہے اپنے بندہ کے لئے

ہے بندے نوں اللہ کافی احمد نہ گھبرائیں  
ہے رازق رب قادر سائیں بچد آج صاحبیں  
اس الہام تھیں حضرت جی نوں خوب تسلی آئی  
قادیان تے سب گرد نواحی پڑھن جیازہ آئی

ایہ الہام سی دوسرا ہو یا حضرت احمد تائیں  
رکھ بھر دسا اللہ اتے دیکھیں دول نہ جائیں  
تے اس ن ہی وقت شام تے والد حلت بانی  
بعد جانے حسب ہایت لاش گئی دفن آئی

حضرت اقدس کا لالہ ملا مال صاحب قادیان کو انگوٹھی میں تسلی بخش الہام کندہ  
کرانے کیلئے ترس کو روانہ فرمانا اور کہ خدا کا ترس میں جا کر ترس حکم محمد شریف  
کام کو انجام دینا



لالہ صاحب مالہ اہل سبجے قادیان رہا ہوتا تھا  
ہن تک جو ہرگز سے ناشق قادیان پہچانے  
اوہ الہام نسلی : لالہ حضرت نوں خوش آیا  
فرمایا ہے اس الہاموں کی کسی مینوں  
امر تشریف لے جاؤ انگوٹھی بنواؤ  
ایہ نگینہ انگوٹھی دے دے وہ خوب طرح جڑوانا  
حکم سوال کرن سائل کی حضرت نوں بھایا

حضرت جی دایار پڑانتے ہن کہتے اہم زلمہ  
اکثر ملن ملاوہ مل نوں دینے لستہ پادشہ  
لالہ صاحب ملاوہ مل نے لکھتے جتھے پہنچا رسیا  
ہن لالہ جی امرت سر بھی جانا پانسا نونوں  
ایہ الہام نگینے وہ خوب طرح کھڑواؤ  
حکیم تشریف محمد اوتھے ساتھی مال بلانا  
انگوٹھی بنواؤن کارن ہن دیکھن بھجوا یا

دوستوں کا سوال اور لالہ ملاوہ مل لالہ شرمیت جہان کے متعلق کچھ  
عرض حال مندرجہ برائیں اچھے صفحات ۲۲۷ و ۲۲۸ الہام یا ناکار کوئی بڑا اسلما

کچھ حال اس لالہ ملاسن لومیک بھائی  
نام ملاوہ مل ہے اس داکھتری ذات کہا ہے  
ایہ دونوں نے ہنڈولا لے قادیانے باشندے  
خواہاں تے الہام الہاموں جو حضرت نوں آؤن  
جے لکھاں میں گل حوالے دفتر ہون کا لے  
عمر ملاوہ مل دی آہی دینہ سالان یاں باقی  
ایسی آئی تن من دھانی غم نے جان نکائی  
سندا حالا لے کر لالہ حضرت جی دل آئیا  
یاؤسی تے نا امیدی آہی اس تے جھائی  
پچھل گیا دل احمد والا دیکھ کے اس حالا  
رنت خزاں دی دور کرن نوں بھیجیں فضل مباری  
سخت تیش صبح جاں بن بارش خشکے میں جاؤ  
سکے دھینگر سبز بناوے مل پنج نیری رحمت

جس نے جا کے امرت سر تھیں انگوٹھی بنوائی  
دو جاہو ر شرمیت مالے رشتہ دار ملاوے  
حضرت جی نے خاصے سپاہیے ہن تک آہ زلمے  
اوہ اور نہاں دوہہ لالیاں کو لوں حضرت جی لکھواؤ  
پر دوحالے لالیاں مالے کیتے مسلم حوالے  
اتفاقات ہی وقی بمباری لالہ جی دل آئی !  
بہت طبعیاں زنگائے مرض گھٹی نہ رانی  
حضرت نوں سب حال دکھایا رویا تے کر لایا  
تاں حضرت نوں بیت پرانی یاد دے وہ آئی  
عرض کیتی پھرے رب تاور نوں قدرت والا  
فضل تیرے تھیں انگلشن وہ خوب کرے گلکاری  
فضل تیرے تھیں بارش آوے نیری رحمت گائے  
اس رحمت تھیں دور مٹانے اس سبکی ہی رحمت

حضرت جی دی عرض گزارش منظوری پر آئی  
پانی صحت ملاوہ مل نے ہے زندہ ہن تائیں  
ہن امرت سر بھیجا تاہیں انگوٹھی بنواؤن  
پھر اس طور شرمیت بابت خالص مقصدے بابت  
ہے زندہ دریافت کر لو خالص قسم اک دیکھ  
قسم تیرے ہی حضرت جی نے تاں کسوٹی دسی

نہو شرمی الہاموں پائی ہو گیا فضل آہی  
نہو ملاوہ مل کچھاؤ منکر ہو سی تاہیں  
پانی نے بنوانے والا دوش بدین جاں  
جو کچھ سی فرمایا حضرت اوہا ہو گیا ثابت  
اوہ ہرگز انکار نہ کر سی نیکی لکھی  
دنیا دھڑا لادلوں لائے جہن سر تھیں اچھی

حسب ثابت حضرت اقدس لالہ ملاں جی کا امرت سر انگوٹھی بنوا کر لانا  
اور حضرت اقدس کو پہنانا اور پھر حضرت اقدس کا حسب الارشاد مرزا غلام قادر صاحب کا  
خانگی معاملات میں مصروف ہونا بھائی صاحب کی کفایت شعاری  
اور حضرت صاحب کی حلال میں شکر گذاری کرنا

امرت سر تھیں جاں لالہ جی نے انگوٹھی بنوائی  
انگوٹھی جاں بن کے آئی حضرت خوش منائی  
والد صاحب اس نیا تھیں آہے چل سدا ہائے  
جائیداد وہ چہ جہہ دوکاناں خاص بٹلا آہیاں  
بہت مکان - دوکان - اراضی خاص قادیان آہے  
بھائی جی گوردہ سپورے وہ نوکر سی سرکاری  
حضرت نوں بھی بیاری خوش ہوئے من پر ماؤن  
کیرے دی جو پورے ضرورت بھائی دل خط یادون  
تنگ چرخ سنگ کرن گزارہ جتنا بھائی کیتے  
اک لڑی خط بہت ضروری لکھ بھائی دل پائیا

وہ اس نے خوش تلم کھلایا اوہ الہام آہی  
تے اس طور کلام آہی ہو کھٹی آہی تھیں اتھ بھائی  
حضرت متوکل بن کے اعلیٰ صبر کرائے  
امرت سر گوردہ سپورے بھی آہیاں کچھ بنواہیں  
نہ بھائی سنگ بات چلائی نہ تقسیم کرائے  
حضرت جی نوں سوئی اس نے لکھی کارگزاری  
جیسا کھانا کھ تھیں آوے مال غریبان کھادون  
پھر بھائی جی جیسا جاہن مرضی تھیں بخوادون  
اکثر وقت پورے جان حاجت پیسے ہون نہ پئے  
اک اخبار غریبن کارن جیسا پیسے خرچ دلایا



جہاں جی نے ایسے خطا رو کے عجاوین بنایا  
ہیں کیسے سی تہاں حوالے کار بار سہ گھر نے  
مار گندے بھائی سنے سی بنے خود غمی  
ات بسوں اودہ حضرت سے بنے مخالف سارے  
اے اچھ کچھ کرو محب بدہ آیا حکم الہی

میں اسراف نے خرچ غصہ لیا جاں زنت مٹایا  
پر کچھ کا نہیں نہیں کرے اخباراں ہو پڑے  
اودہ خود غمی رو کی جانے سی حضرت دی مرضی  
کو شش نقصان پہنچا دیں تے خود بہن بنائے  
محکم من فضل کم دی ایہ خوش خبری آئی

الغاما الہی حاصل کر نیکیاں حضرت اقدس کے مجاہد اور مجاہد میں  
تکلیفنا اور بک میں پاک بزرگوں کی زیارات و بشارات

حضرت خالص مجاہدے کماں روزے لگ پھر تھیں  
چوتھینے روزے رکھے چہرہ کسے پائی  
مجمولی جو کھانا آئے اس لوں یاس کہاں  
وقت شام گئے کھانے ویلے اودہ مسکین مجاہد  
تھوڑا کھانا اس لوں روزہ کہوں کو کہاں  
بے حضرت کچھ گھر تھیں کھانا سو طلب فرادوں  
اگلے دن اچھ پرہ روزہ کر کے صدق بھادوں  
کئی دن تک چے مھنوا کے جریوچ نکادوں  
پچیاں خواہاں لوکاں تائیں حضرت جی تہاں  
نبی علیؑ نے فاطمہؑ بی بی حسن حسینؑ دولہے  
پاک محمدؑ کرکات تان تان تھیں جو یا بنیاں  
بی بی فاطمہؑ سر حضرت داؤدی دین اٹھایا  
حضرت احمدؑ خود مشربا ہی ایہ فضل ستاری  
زیارت پندیاں کچھ بنیاں شفا دیو پور  
بعض اکابر ولی مکمل اسلامی جو آئے

لے پر راز ایہ روزیاں والاہور کے نہ دوسن  
نہ تکلیف کے نوں دینی نہ سحری کواولی  
پڑے دچہ مسکیناں تائیں سو کھاناں بر تادوں  
جو کھانا آکر کھوایا حضرت اودہناں کھلاووں  
مسکیناں ہی خدمت کرے دل سچ خوشی مناووں  
گھرے صاف جواب سناووں حضرت دگر اودوں  
کہوں روزہ پانی پی کے رب داکشکر بجاووں  
چے چا کے پی کے پانی روزہ زہد کماووں  
جاں اودہ دچہ تجربے آوں اودہ شہدین جاووں  
ایہ بچپن تشریف لے آئے مل کے پچھ پچھارے  
امر الہیوں احمدؑ تائیں سب عطا فرمایاں  
فرزنداں دلین ان انگوں شفقت کر کم کٹیا  
ایہ حالت روح کشف نہ بھیگی سی بلکہ مبارکی  
ایسے خانے بار جو تجربے سمجھ نہ سکے کوئی  
دین کشف لے حضرت جی لوں اللہ پاک ملائے

رنگ برنگے قلم نورانی دچہ نظا سے آوں  
دچہ مجاہدے حضرت جی نے پایا نطف نیارا  
دچہ مجاہدے ایہ بھی نایبہ دچہ تجربے آیا  
پندیاں کوئی جو ڈاڈا اگر مقابل آوے  
مشیل جگ تیج مشہوری جیو کو حضرت پائی

ارضوں طرف فلک کیجا دیں عانی لطف کہاوں  
سجھ لیا بس روزہ میں جہاں تاد پاک سو مارا  
نلے اوپر نفس حضور سی ایسا قابو پایا  
حضرت جی راز کچھ بگڑے اودہ بکھنا مہارو  
اودہ حالے کر قلم حوالے دیر کو پھی لائی!

حضرت اقدس کا اخبارات میں سچوں اور آریلوں کے  
مقابل میں مضامین تحریر فرما اور ان تکلیف کا آپکے نام سے آستانہ ہونا

ایہ تے سچی عجاہاں جو کچھ دل تھیں جابیا  
ہو رند ارب جھوٹے آہن تے خود نوں ڈوبایا  
مولویاں نوں گھیر کھانڈے راہانڈیوہ اڑ کے  
طعنے کرے زور نہ ڈر دے آہن ہے آزادی  
جو جو حملے قرآن اتے اخباراں دچہ پائے  
اخباراں تیج شایع ہوئے جاں مضمون جوابی  
دندان شکن جواب مخالف احمدؑ نوں پاووں  
علم ستم نے طوفاں وچوں مسلم لوگ کجائے  
مرزے محکم ملانیاں دروزبان بنائے  
علامہ احمدؑ در اسم مبارک من پبلک تیج آیا  
مستقلی مضموناں والی عالی شہرت پائی  
چیر ٹٹ لمباتیج فٹ جوڑا سی محبہ بنوایا

تحریراں تقریراں اندر ہر اک نوں سمجھایا  
سی اکثر اسلام نوں ادہناں تختہ شش بنایا  
مولوی دروے گل نہ کرنے چھپد اندر وڑ کے  
تاں حضرت نے قلم اٹھائی غیرت کھاکے ڈانڈی  
ویدوں تے انجلیوں لیکے خوب جواب سنائے  
طعنے لکھنے والیاں تائیں من ہوئی بے تاباں  
ہن اوہناں قلم ظلم نے لکھنے تھیں جھکاووں  
مرزے ہوش مسلماناں نے قیام کر دیکھایے  
وقت بحث نے اٹھکے ویلے پڑھ پڑھ فیض پٹا  
ہند سندھ تے چین برہما سب لوکاں ڈوبایا  
پر حضرت حجرؑ تے تیج آپے کرنے ذکر الہی  
اس حجرؑ تیج ہن تک حضرت احمدؑ زہد کما یا

سلنے کارن لوگ جو آوں ادہ سچا مہر بجاووں  
محکم ملان حجرؑ وچوں حضرت باہر آوں



## براہین احمدیہ کی تصنیف اور اشتہار لطیف قرآن کریم کی عظمت اور محنت الفین اسلام پر اتمام حجت

سی حضرت نے اخبار اور حج پہنچی حق بیانی  
خبریں تھے تقریریں نے نوح کرنے والی آزاری  
ایسی بھی کتاب تکمل اس مقبول الہی  
قرآن پاک نوں سچا ثابت کیتا مال صفائی  
ہے حافظ قرآن دا اللہ وعدہ جس فرمایا  
جو عامل قرآنی ہو کے کامل عمل کما ہے  
یہاں تابعی احمدی قرآنوں پھل پایا  
دجہ اسلام الہام دا چشمہ جاری رکھیا باری  
بن اسلاموں پیر جے ملہم ثابت کرنا چاہو  
جتنیاں میں الہام الہیوں کیتیاں نے نیکیاں  
اوہ ملہم جو تیس لے آؤ اوہ بھی کجہ کہائے  
انشاء اللہ ناں کوئی اسی ناں کوئی کجہ کہائی  
ہاں جیکر کوئی بس عاجز نوں پرکھن کلاں اسی  
جو ہلام اکرام الہیوں اس عاجز نے پاسے  
اکثرین تک ہو گئے پورے باقی پورے ہوسن  
کئی ہزار نشان دکھائے مینوں قادر میرے  
قادیان جہ فضل کرم تھیں چشمہ کیتا جاری  
اب حیاتی چشمے اوپر بیٹھا نعرے ماراں  
جھوٹا وعدہ طالبان تائیں کی سناساں ناہیں  
لکھی براہین احمدیہ میں ہے حاصل امداد الہیوں  
دس ہزار انعام ہے لکھیا ہے اشتہار کجہ پویا

کوئی براہین احمدیہ کی تری دید کھاوے  
ساری نہیں تے لفظ حق جہ کہہ نقض تہائے  
دس ہزار انعام مقررہ اوہ میں نہیں لیجائے  
صاف دلائل پاک مسایل و قح براہین آئے  
حق اگے کجہ پیش نہ جاسی کتنا مغر کھپاوے  
ایر کتاب مخالف تائیں نام نہ تروت بنا سہی  
عیسویہ اس اشتہار نے سٹے لوگ جیگائے

پھر نصف علماء و ان تائیں منصب حج بنا ہے  
لفظ نہیں تے تیسرا حصہ باجو تھا جھٹلائے  
یا اوہ میری جاہدا تھیں رقم و صولی پاسے  
کوئی مخالف توڑ دکھائے بیشک زور رنگائے  
اوہا سچی عزت پاسے جنوں حق و دیاوے  
دین محمد عربی و الا پھر مڑ کے چسکا سہی  
کدوں براہین شائع ہوئی لوکان میان لگائے

## حضرت اقدس کی طرف سے طالبان حق کو دعوت اور براہین احمدیہ کی اشاعت منصف مزاجوں کی دستگی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قادیان دار الامان میں تشریف آوری!

تدوں براہین احمدیہ پھر حضرت نے چھپوائی  
اٹھارہ ہوسن اسی عیسوی یاد رکھو بھائی  
سن اکاسی دیسرا حصہ و قح بیاسی تجیبا  
چاہے جلد داں خوش ہوڑ ہیاں منصف حق شناساں  
خود غرضان نوں عیاں ہویاں خوشیاں لایماں  
براہین دار عرب حقانی فضلوں ایسا چھپایا  
ہی اک نیرت سخت مخالف اس کجہ شور اٹھایا  
جو الہام براہین اندر حضرت جی چھپوائے  
تن الہام بطور نمونے حاشیہ وچ دکھائے

پہلے حصے تھوڑے چرچ خوب اشاعت پائی  
براہین نے پہلے حصے جگ و قح و قح محیائی  
و قح چورائی جو تھا حصہ چھپ گیا ایک نتیجہ  
اکہن مرزا ٹھیک مجدد ہے مظهر برکات  
غیر مذہب تائب لاؤن سن کے حق کلاماں  
کوئی مخالف جواب لکھن ہی ثابت مہر لاٹیا  
لے پراسید شورش کجہ نہ بھی نہ بگڑایا  
جے میں سارے لکھ سناساں داں مجھ پرا ہو جائے  
باقی وچ براہین دیکھو جن میں ناول چاہے

الذات (۱) دسواں اک ستر بار دس بار لکھا ہے قبول کرنا اور پورے روپ اور حلوں  
سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا لاکھوں میں کل جہ عینق ویا کوں نہ کجہ عینق  
(۲) بادشاہ تیرے کیسوں سے برکت و طواریں گے



بہن برائیں بچتے آئین بھلی چپہ لکائی  
 پڑھ پڑھ سن سن حقدے طالب قادیان دیوان  
 اوہ انسان بھی ہو گیا حاضر جہنمی علی طاقت  
 عالم عاقل عابد زاہد عی عاشق مشتہر آئی  
 اوہ لائقی قرآن خوانی دسی صرف زبانی  
 مجلس اسنگار اوہ سوہنا باتاں کرد اکھریاں  
 نفل الامہوں ہر حالت پر خوشی منانے والا  
 اوہی نور الدین بھیر دی عالی نسب فشری  
 جدوں براہین احمدیہ نے اعلیٰ شہرت پائی  
 خاص علاج شاہی آباتے اعلیٰ درباری  
 یعنی ڈیڑھ ہزار روپہ سی تنخواہ باہواری  
 اشتہار جموں وچ پڑھ کے قادیان بھی پائی  
 ذوق شوق تھیں نور الدین نے پڑھی براہین آری  
 آکھن بار بختل تیرے نے جھیک تھیں ڈھایا  
 آہا دین اسلام کفر دی تاریکی دھپہ آئی  
 سی جس نہادی دی خوشخبری کہی رسول عربی  
 خاص صدی نے سر پر آیا پاک محمدی بندہ  
 فضل تیرے تھیں اسان زمانہ اوس نہادی واپا  
 جو مذکور ہے دوح حدیثاں بابت اس زمانے  
 برسر موقع مہربانی آئی کیوں نہ شکر بجاواں  
 ترت دیا اور نور الدین دی حج منظوری آئی  
 چل جموں تھیں بھیرے پہنچیا تے بھر قادیان آیا  
 نور الدین نوں سچا عاشق جاں حضرت نے پایا  
 میرے پیارے دنیا والے سارے فکر کسار و  
 نور الدین نے حکم نوں سن کے عذر نہ کیا دوز

شامل ہوا بغفل آہی کچھ دلاں نوں لائی  
 آخرت دی زیارت پاوے دل سے بھر گواہوں  
 سی شہر زما نے اندر مال تحسیر بے ثابت  
 سنگ لال نوں مومن کردی جس ہی قرآن خوانی  
 سی خوراک روحانی بن کے لوں نوں بیج سمائی  
 حقانی تقریراں نے بیج لگ جان پھل جھڑیاں  
 سرکاراں تے درباراں دوح عزت پانے والا  
 جس شاہی بیج عمر و مائی حال قاتل دیریشی  
 جموں نے دوح نور الدین سی تندوں ملازمتی  
 ڈیڑھ ہزاری منصب داری سی عہدہ سرکاری  
 ہور انعام اکرام ہمیشہ ملے آسے بھاری  
 مال ادب درخواست کر کے ترت کتاب سنگائی  
 پھر سر نوں بیج سجدے دھر کے شکر گزار آبادی  
 خاص بریز رسول عربی قادیان نے دوح آیا  
 پر مڑ کے اس حضرت احمد ریشن کر کھلایا  
 اوہ مہدی بھیج داتا دھن کے ساڈی مرضی  
 اکثر امت کر گئی رحلت بندہ بندہ بندہ  
 جس ہی بابت قرآن نے دوح تیرے وعدہ فرمایا  
 اوہ سب کوہن ظاہر ہوا بھجن عالم داسے  
 یا مولے بہن پھل قادیان پاک زیارت پاواں  
 نوکری تھیں بہن فرصت پائی ہوا بغفل آہی  
 آخرت دی زیارت کیتی رستے بھاگ جگایا  
 ناں پھر مال محبت شفقت خوش ہو کے فرمایا  
 باقی دن دوح دی خدمت قادیان بیج گزارا  
 حکم عدول کردی دھبیون عاشق پاک مقررہ

عاشق صادق کھڑا نا حکم نہ مول عدین  
 حضرت دی خدمت بیچ رہناں سمجھی خاص عبادت  
 جوار شاہ حضوروں ہوئے خوشیاں نال تہوان  
 ارک ن حق سعادت دیو چہ بخشی رب خلافت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا براہین احمدیہ کو پڑھنا اور  
 اپنے ہمراہ کر دہ سالہ اشاعتی سہمیں ایک منصفانہ ریلو لو لکھنا

جدوں براہین احمدیہ نے خوب ترقی پائی  
 مرزا صاحب مجھ در حق آئی ایت زمانے  
 شیخ محمد حسین مولوی سی دوح شہر پٹالے  
 باقی اہل اسلام بھی اس نوں عالم سمجھن اچھا  
 اسی ہی خاص مسلم تھیں آہا اک سال جاری  
 مولوی صاحب جاں پڑھی براہین ناں انصاف کیا  
 دوح سارے اپنے والے کات تھیں لکھو آئی  
 عیدیم کچھ لکھ سناؤ اس ہمنو نوں حالے  
 منصف اکھن لاج دین دی مرنے کر کھ دیکھائی  
 مددگار اسلام یکتا بھیجا رب یگانے  
 دوح وہاں اس دانتوے ہرگز کوئی نہ مانے  
 جھگڑے جھپڑے جانیرے جھپے جائے رہا  
 نام اشاعتی اسنادی باہواری جاری  
 بہت خوب اک ریلو لکھ کے خود انوں چھپوایا  
 لکھو کے تے خود چھپو کے شایع ترت کرایا  
 کی کچھ حق مرزے دے لکھیا شایع بٹالے والے

براہین احمدیہ کی اشاعت اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت  
 مولوی شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریری شہادت

شیخ بٹالوی ہمنو جو لکھیاں لوالیاواں  
 جس ہی تیراں صدیاں دوح ہور نظیر ناں پائی  
 بیشک اس نسخے دا پان ہے اسلامی حامی  
 سلیاں سلما ناں دوح تھوڑے ایسے پائے  
 جیکوئی سمجھے ہمنو میرا مسکوں کچھ زیادہ  
 کوئی کتاب براہین جیسی ہور نکال دکھائے  
 ایں براہین احمدیہ نوں ایسی اعلیٰ جانوں  
 بہن تک کی نظر نہیں آئی اگلی خبر ناں کائی  
 مالی جانی جانی بقی ثابت قدم نہادی  
 جہناں بیج اسلامی خدمت ایسے کام دکھائے  
 ناں اوہاں کی میرا لال دوح ہو جائے استا و  
 جو اسلام نوں غیلاں اوپر غالب کر چکا دے



چار شخص ایسے بتلاوے جنہاں خدمت دینی  
مالی - حالی - قلمی خدمت کر سکیں  
تے جیکر کوئی ساریاں یا تان پوریان نہ کر سکے

مرزے و انگوں کیتی بودے کامل مال یقینی  
مرزے و انگوں دین دی خاطر نہ کہہ جیڑو والا  
تان سمجھ لہو ایہہ دیو میز مرزے بابت پتیا

## آپکے بھائی صاحب کی فاقا اور خانگی حالات میں انتظامی معاملات

اٹھار اٹھ سو تے چوراسی سن موع موجب حکم الہی  
سی لا ولد اوہ بھائی صاحب پسر داس دا کائی!  
دو فرزند سی پہلے حرموں حضرت احمد جائے  
بی بی صاحبہ بیوہ ہو کے حضرت نوں کہلایا  
متنبے دی بابت حضرت ایہہ گل لکبتہ ہنجائی  
ہاں تیں سلطان احمد نوں مال خوشی گھر رکھتے  
دو تسان می تالبداری مینوں عذر نہ کوئی!  
سلطان احمد نے تانی جی دی ایسی خدمت جانی  
سلطان احمد جی مانی جی د حکم نہ کدیں عذر نہ  
نفل خدا تھیں پوریان ہو یاں مانی جی دیاں اکساں  
پہلی موع تکمیل سے پائی چھوٹی عہدے داری  
نچ صاحب پر راج کے ہو یا فضل خداوند قادر  
پتر پوتیاں پوت نوہاں تے مانی حکم چلایا  
ہن مانی وڈی وڈیائی ہور ہے فضائل پائی  
حضرت نوں الہام سی ہو یا تانی ہے چیل آئی  
بعدیچ پسر نور الدین بنے پاک خلافت پائی  
بیعت وچ خلافت ثانی جان مانی ہن آئی!  
خان بہادر تھیں جو چھوڑا فضل احمد سی مانی  
اس عرصے وچ وچی الہی جان حضرت نے پائی

حضرت جی دے وڈے بھائی تادیاں صلحت پائی  
بی بی صاحبہ ہگئی بیوہ حضرت دی حبسہ جانی  
سلطان احمد نے فضل احمد سی نام اوہناں کہوائے  
سلطان احمد نوں مشینے میں چاہاں خاص بنایا  
دوچ اسلام نہیں ہے جائز ایسی کارروائی  
جائیداد دا نصف حصہ کھاو۔ رکھو۔ ڈھکو  
تاں بی بی سلطان احمد نوں گھرا پنے لے آئی  
اوہ فرزند حقیقی بن گئے تانی بن گئی مانی  
جو کچھ مانی جی فرماں خوش ہوترت قبولن  
با اقبال کیتا اوہ بیٹا فضل خدا دیاں خاصاں  
رفقہ رفتہ اوہا بجپتہ نچ ہو یا سکری  
مانی جی دی دوچ حسباتی بن گئے خان بہادر  
خان بہادر پیشن لایا ہو گیا راج سواٹیا  
ایں دو مانی دین وڈی وچہ اعلیٰ شان پائی  
اس الہام دی حضرت جی نوں سمجھ آئی کائی  
چھ برسوں وچ اس الہاموں پتر نہ نگارائی  
تاں اوہ راز کھلا الہامی ایسا تانی آئی  
فوت ہو یا دوچ عسر جوانی موجب حکم الہی  
تاں دوچ دتی دوسری شادی حضرت کرنی پائی

اس گھر وچ پھر شادی کیتی احمد باریک تان  
اکلا حالاً احمد والا سار گھر ہٹاوا

سی بی دوچ خاندان اک سید صاحب تان  
پھر ایہہ غافل تحقیقت ایسے ختم کراو

۱۸۸۸ء میں حضرت اقدس کا لدھیانہ میں تشریف لیجنا اور  
منشی احمد جان صاحب کے مکان پر قیام فرمانا۔ وہاں پر بذریعہ الہام  
غرض عام سی بیسی لیس کی خداوند کریم سے اجازت پانا اور پہلے  
ہی روز چالیس کس مومنین کا حضرت اقدس کی بیعت میں آنا

کچھ کچھ بندے تادیاں آکے زیارت کرن پوری  
تاں حضرت دی خدمت دیوچ ابدول غرض الاون  
تے بیعت دیوچ لیا کے سدھے رستے پاو  
انداتے رسول اللہ دی سچی تالبداری  
جادگ مینوں حکم نہ ہووے بیعت کران کائی  
جنوری سن ۱۸۸۹ء چڑھیا تے خوشخبری لایا  
تے پھر لادریاں ساری کر اعلان سنایا  
آرے آہے اوں شہر موع احمد رب دی پائیے  
اس دی خاصاں کائ چہ ہندیاں چکلیا نور ستارا  
سن کے حضرت نور الدین نے پہلے تھہر پڑایا  
چالیاں شخصیاں کر کے بیعت اس سن تیرہ پائییا  
کر کے بیعت سنن ہدایت دل دے مقصد یادون  
دوہرہ رساں نچ احمدیت دے خوب ترقی پائی!  
جس نوں مصلوٹوں وڈیا کھنڈا نہیں گھنڈا

جدول برابین احمدیہ دی خوب ہوئی مشہوری  
دوچ براہین جو پڑھ آون اوہ سب پتیا یادون  
یا حضرت ہے غرض اسادی خادم اسان بناو  
حضرت اکھن سدھارستہ ہے ایہ پختہ جاری  
میں عافریاں تابع مرضی عسر دم پاک الہی!  
جدول دسمبر ۱۸۸۸ء سن اٹھاسی ختم ہوون پر آیا  
حضرت جی نے بیعت کارن حکم حضوروں پایا  
لدھیانہ مشہور شہر ہے سنگ دی کنڈے  
منشی احمد جان سی موعی حضرت جی داپیارا  
بیعت لے لو حکم جو ایہ حضرت کہول سنایا  
نور الدین نے کر کے بیعت رب داسکد بجاٹیا  
متصف مومن خیراں سن سن بیعت کارن آون  
مفضل کرم تھیں احمد والی رب نے شان پائی  
عکرم سن احمد آون تے ہور زمانہ آٹیا



کے شاہ و جناب در کردگار حضرت اقدس کا اپنے ہمدی مسیح  
موجود ہونے کا دعوتی اشتہار مخالفین کی عداوت  
مگر حضرت اقدس کی بفضل خداوند کریم ترقی و نصرت

روح الہام خداوند قادر احمدؑ دونوں فرمایا  
سچا تابعدار محمدؐ کی بن کے صدق کیا یا  
تو میں مجتہد تے ہیں ہمدی اس چہ تنگ لایں  
پڑھ لاہندنی الا غلبے خلقت توں سمجھائیں  
متذکرہ ایک پڑھ فتر انوں ٹھیک لعتیں دلائیں  
جو میرا قانون معتبر نہ نال تبدیلی یادے  
حدیث اناکم مبشکم نے روح باز کھول بتلایا  
سوا وہ درج بخشیا تینوں دشمن نے کیہ کھونا  
جو عیسیٰ دی موت نبی بابت پختہ میں گواہیا  
فضل میرے واسطے تیرے پر ہر دم رہی سبایا  
ذمہ داری ہے ایسے بھاری کر کے صدق بجاؤ  
دشمن تیرے کا کامی نہیں جگہ جے سوا ہوسن  
شاہ بھی تیریاں پوشا کاں عین ہونڈے بگاں  
نہ گھبرا میں تنگ نہ جائیں خوش بردست ملائیں  
منگو تیرے بدلہ پاس اندر روز جزا ہے  
یعنی مہر محمدؐ یا بچوں ہی نہ ہوگ کھائیں  
اے احمدؑ میں ہی بروزی ہاں تینوں سہرا یا  
میں داد کر سبیاں تیری بیشک نال ارادے

بعد انانوں گذریا تو نے سن ۱۸۹۱ کا توں آپا  
اے احمدؑ تیرے دین محمدؐ زندہ کرد کہا یا  
ہو رانعام طفیل محمدؐ میں کشتہ تیرے تائیں  
خاص سچ موجود بھی توں ہو رہ سہرا ناہیں  
برائے عیسیٰ مرسل پہنچا توں تختہ آٹھائیں  
جو جہاں سومری ایچھے فلک آتے نہ جاوے  
جس موجود مسیح دا بکدہ عکس بی ہی سنایا  
اے اک محمدؐ وچوں خاص امام سی ہونا  
 واضح آیتاں اندر نشان میں نازل فرمائیاں  
اس عیسیٰ دی خود دے کے میں تینوں پہنچایا  
دین محمدؐ عربی والا خوب طرح جیکاؤ  
نام تیرا میں فضل کرم تھیں جگہ کر ساں دشمن  
کل زمین وچ فضل کرم تھیں احمدؑ تیرے پھیلاں  
چار طرف تھیں لئے اسی خلقت تیرے تائیں  
چشم میرا روح ساری دنیا کر سلمان سناے  
میں فکر کن روح ختم نہیں کیا محمدؐ تائیں  
تیں روح نکس محمدؐ والا فضل میرے تھیں آتیا  
فضل میرے کوئی رکھ کے خلقت توں سمجھائے

منتوا ترایہ وحی الہی جاں احمدؑ ول آلی  
اکھن ایہم ایسا سوچیا ہے میں سب باری  
ہے تعمیل احکام ضروری جو قادر مبرا دے  
میںوں خاص محمدؐ مہر کی قادر نے فرمایا  
حضرت عیسیٰ اسراہیلی فوت شدہ بتلایا  
قادیان عین پھر لہریا نے دیوچ حضرت احمدؑ کیا  
اشہار روح جاں سب دعویٰ لکھ شایع کروائے  
جس جس لایں خود عسری نے اشتہار ادھر پڑھیا  
اکھن یادہ قادیان والا مرزا بن گیا ہمدی  
ایہا محمدؐ مہر کی آیا ایہ بن گیا عیسیٰ  
سچا مہر کی جد کہ اسی تاں تلوار حب لایا  
حضرت عیسیٰ آسمان تھیں مدد کرن توں اسی  
مہر کی جدوں جہاد کر سبی ڈاڈی لٹ چاکی  
تاں جال مخالف ہو کے اپناں زور لگاسی  
ستر باع اک کھوتا لہا نال اپنے لے اسی  
تاں عیسیٰ مہر کی سنگ بلکے اسدا زور گواہی  
ہر اک حق اسدا امرزے کر کے دعویٰ کہو یا  
قادیان چوں نکل کھوتا وہ چہ میدان اکیلا  
دشمن نے شمشیر کپڑے پھیر پھیر کا فرماے  
لا اکراہ فی الدین شہنہ کے بند جہاد کرواے  
جس جس توں اس بیعت کر کے اپنے نال ملائے  
سناتے چاہیے روک ہٹائے کر کے قہر تراں  
اس مہر کی تھیں کسی تل توں نفع نہ ہوسی کوئی  
پہلے شیخ بنائے والے عقیقہوں رنگ وٹاٹیا  
ہن ادھر شیخ ابہ دعویٰ پڑھ کے شیخی دیوچ کیا

رب تھیں ڈورے عذر نہ کرے غالب حکم الہی  
ہے جس اوتج بہت زیادہ ہر دم ذمہ داری  
اکثر لوگ مخالف ہوسن سن کے میرے دعوے  
لے عیسیٰ موجود بھی میںوں فضلوں اکہر سنایا  
تے قرآنوں حالا اس دا خوب طسرح بھجایا  
حکم الہی اظہر کہ کیتا خوب اشتہار چھپایا  
تاں پھر پڑھ پڑھ مولویاں نے ڈاڈے شور مچائے  
ہر اک نال غضب نے بھجیا جگہ بگیا زجریا  
اسدے منیاں سیپ اسادی شیفہ وچہ زہندی  
ساڈیاں سب میدان الا خون ہے مرزے کیتا  
کھاراں توں مار گواہی تے اسلام و دہاسی  
کل صلیبیاں توڑ سٹاسی سوراں مار دکاسی  
کھاراں نے مال خزانے عالماں توں دلواہی  
اکثر ڈاڈی آن بان تھیں اپنی شان دکھاسی  
دورخ اتے بہشت دکھاسی بارش بھی برسای  
مولویاں توں راج دلاسی جہدے داریناسی  
ساڈیاں بن دیاں من نہ پڑھیاں یارب کی ہویا  
داسد سنگ لشکر فوجاں نال کوئی شاہ سہیلایا  
صرف قلم دا زور دکھا کے دتے گت یواڑے  
ہناں جہادوں تے قساہوں کی ساڈی تھج آئے  
شاہ وقت ہی تابعداری کے طور سناوے  
ہن ساتوں کوئی کیونکو دسی خلوت بندے کھیراں  
اٹھ لہنا وقت سنبھاو مشرور کرد دے کوئی  
سی جس ہفت براہین والا مولوی لکھ بھجوا یا  
لے اس یہ اشتاعت سند اپناں بھر جتا یا



لکھیا میں سی مرزے والا شان بلند بنایا  
 بلکہ سخت مخالف ہو کے الیسا زور دیا کہ اس  
 پھر لیکے کچھ ساتھ لمانے شیخ گیا لکھیا نے  
 جو جو کر سوال ملائے حضرت دیر نہ لارن  
 پر نکوائے حلوسے کھانے نامق شور مچاؤں  
 جاں اداستان ہی بدھنڈی جی لوں ہی دھ جلی  
 صاحب بہادر برسر موقع آئے کر کے چھیتی  
 صاحب بہادر عاقل افسر ایہ گل من چڑھاری  
 مولویاں ہی بدگوئی تھیں متاں عذر ہو جائے  
 سوچ کے ایہ گل صاحب بہادر حکم کرایا جاری  
 آج ہی اہو ہنوں شہر تھیں باہر ترزت نکالیا جاوے  
 شیخ بنا لوی نے سب ملاں جاں ہن گئے نکالے  
 تاں پھر حضرت مرزا جی نوں اکھیا نیک صلاحیاں  
 جے شاید کوئی حکم اجیہا حق تساوے جاری  
 حضرت جی کچھ سوچ سمجھ کے اگلے دن سدائے  
 لکھیا نے دے صاحب سنج نے خبر جدوں سن پائی  
 میں کوئی حکم تسانڈی بابت جاری کیتا ناہیں  
 حضرت جی اس تاروں بڑھ کے لکھیا نے مڑ گئے  
 تاریاں کچھ چڑھ کر حضرت پھر آئے لکھیا نے

حضرت اقدس کا دہلی میں برائے تبلیغ تشریف لیجا نا اور علمائے  
 دہلی کا گھبرا نا و شور مچا نا پھر علمائے دہلی کی طرف مباحثہ کا اعلان  
 حضرت اقدس کی طرف سے مباحثہ کی منظوری اور جل مع مسجد شاہی

میں مخالفین حق کا گھسان کھانے کی طرف سے بدیتی کے  
 آثار مگر افسران پولیس ہوشیار و خبردار خداوند کریم  
 کی مہربانی اور حضرت اقدس کی شاہی مسجد سے واپسی

اٹھائی شب ۱۹۱۱ء کانوں وقت صبح اے بھائی  
 مولویاں نے شور مچایا جیوں آفت سر آئی  
 اشتہار نے اس تھیں پہلے آہی دھم چپائی  
 مولویاں نے بحث کرن دی چھڑی کارروائی  
 اکھن بھائیو او ہا مرزا اشتہار سادے آیا  
 پر جو جو دعوے چھپوائے ہے سب مکر بنایا  
 نذیر حسین ہے ولی اندر آج شرع دا افسر  
 بحث سنن نوں جلدی آئیو دیر نہ ہرگز لائیو  
 ایہ سب مولویاں خود کیسی توڑا کارروائی  
 جس دیلے دھچ جانع مسجد مجسم ہو گیا بھاری  
 اکھن لگا چلیے حضرت ایہ ہے گاڑی حاضر  
 سن کے حضرت نے فرمایا ایہ ہے ناحی تیزی  
 کون مناظر دی وجوں کیسی بحث کر لسی  
 نہ کوئی شرط ہوئی کل باہم ناں تالیخ مقدرہ  
 انتظام سرکاری باہوں شور مچاں پسی  
 حضرت جی نے یح سنایا خلقت شور مچایا  
 نذیر حسین نوں اکھو جاکے قسم خدا دی کہاں ہے  
 اک سال رچ جے کر اس تے سخت مذاق آئے

دلی وچ پہنچے حضرت ہرمرسل مولائی ہا  
 ایک منجے نوں خبر سنائی دوڑے دا ہو واپی  
 جاں حضرت نے لیا اتارا پھر گئی عام دوہائی  
 دلی شے دھچ عام منڈا دی ترزت تیرت کر لئی  
 جس مہدی تے عیسے بن کے اشتہار پھروایا  
 ہن چاہیے اس چھوٹے اوپر فوٹے کفر لگایا  
 اس دی بحث ہووے گی بھائیو مرزے نال مقرر  
 جانع مسجد شاہی نے اندر حاضر ہونا بھائیو  
 حضرت نوں تالیخ بحث تھیں خبر کیستی کائی  
 حکیم عبد الحمید خاں سی آگیا لے کے گاڑی  
 بحث کر دوج جانع مسجد ہے ایہ وقت مقرر  
 سائوں ہن تک کسی شخص نے خبر نہیں ہے بھیجی  
 ناے حفظ امن دی بابت ذمہ وار بنیسی  
 انتظام سرکاری باہوں ہے بلوئے دا خطرو  
 اس حالت وچ سائینین ایر حق نہ ظاہر ہو سی  
 تاں حضرت نے ہر فیصد لوکاں نوں سمجھایا  
 ہے عیسے فلکان پر زندہ دست آؤں کہناں ہے  
 تاں ہیرے وڑی سب چھوٹے ہیں تھیں آج لکھو اے



امدی اتنے مسیح دے دے دعویٰ یکدم چھوڑ دیا  
 آلبو جیکرے وہ تیا جرات کرو کہہاں  
 ہن شاگرد زبیر سببنی فیصلہ سن گھبرائے  
 قلعہ ان نے اکہر سنایا نہ چلو بے راہ  
 بعد نبوی قسم اٹھا کے کر تروید و کہلے  
 سن حضرت نے ہن مسجد دل تیار فرمائی  
 راہ و حق مومن عرض سناون یا حضرت نہ جاؤ  
 حضرت و حق مسجد پہنچے رب تے رکھ سہارا  
 شاہی مسجد صحن کشادہ رنگیتا آلوکان  
 اماں دے جھولیاں دیوچ گھٹ گہوں لے آئے  
 پاک جھلک و حق فضل اکہوں خود افسر حل آئے  
 صاحب بہادر اندر باہر ہرے چہت لگائے  
 محمد یوسف علیگر ہی نوں کاغذ تے لکھوائے  
 اوہ وکیل دلیل کرے ہن شور ذراہٹ جاوے  
 مولویاں سی دست ہوئی ایہہ گل لوکان تانیں  
 ہن اوہناں نوں جھوٹ اپنے دافکر پاس بھاری  
 پیلا کی تھیں کر کہ بااں جاہل لوک اُبھارے  
 پاک عقائد نہ سننے دے جاہلانہی پر جوشی  
 سمجھ لیا اس نیک افسر تے ہے ایہ نازک ویلا  
 حق ناں کوئی غرض نہ رکھدے ناہی شور مجاہدان  
 حکم دتا پھر اس افسر نے لوگوں کو ظلم ناں چاہو  
 ہن کے حکم سننا دی ماں اٹھڑے آن اگڑی  
 افسر نے گاڑی منگو کے حضرت و حق بٹھائے  
 ان انگریزی افسر اس فن ثابت کرو کہہ لایا  
 تھک شیراک ہور مولوی پھر لوکان منگو آریا

نے اپنیاں کل کتاباں آتش بن سٹیں  
 پر جسکراوہ قسم نہ لکھائے جیڑا بھجیا بنائے  
 اوہ بوئے استاد اسدا کیوں ایہ جلف ٹھائے  
 چاہیے مرزا دعویٰ اپنے مسجد و حق سنائے  
 سال بعد پھر حق فیصلہ رتی بھجیا جائے  
 مثل سج کل باراں خادم حضرت سنگ ہماری  
 ہے اوتھے بلوئے دا خطہ نہ تکلیف اٹھائو  
 جاپایا اس مسجد دے و حق بھاری جمع اکھاڑا  
 سیڑھیاں اوتے لوگ کھلوتے لڑے لوکاں جوکان  
 حضرت جی نوں مارن کارن آپے لکھت لگائے  
 یقیند ناں سپاہی آگے رب سبب بنائے  
 تاں حضرت نے پاک عقاید جو آپے رب چاہے  
 فرمایا ایہ میری طرفوں چاہیے کھول سنائے  
 تاں حضرت نے پاک عقاید ٹھیکے خوب سنائے  
 مرزا رب رسولوں منکر پیا گوئیں ز اہیں  
 اکھن لوگ عقاید سن کے ساڈی کرس خوار  
 لگ گئے جاہل شور مجاہدان حق تھیں ہو کناے  
 اس پر جوشی مولویاں دی کہیتی پردہ پوشی  
 ملاں ناہی شور کر کے کرے نے دا ویلا  
 تے ہن حضرت مرزا جی پر حملہ کیتا چاہن  
 ایسے کوئی میا خستہ ناہیں اٹھ گھراں لوں جاؤ  
 جتھے حضرت مرزا صاحب نوں کھڑی اوڈیکے گاڑی  
 سنے سپاہیاں کوشش کر کے مغرورک شٹائے  
 انگریزاں دار کج اکہوں ہے رحمت دایا  
 اوہ حضرت سنگ بٹ کر لوں جھوپالوں حل آریا

اس نے نال جو بسے سیکل ہے اوہ سفینہ جاہر  
 عیلم پھر حضرت اقدس واپس قادیان آئے  
 چھپی ہوئی کتاب مکمل قادیان تھیں منگو آؤ  
 باقی ماہ اکانویں ۱۸۹۱ء قادیان پر دمانے

۱۸۹۲ء میں جناب حضرت اقدس کا پنجاب کے مختلف شہروں میں  
 تشریف لیجانا اور تبلیغ حق کا خلق خدا پر اظہار کرمانا

بالویں ۱۸۹۲ء وچ حضرت اقدس سفر کرنا  
 عبدالحکیم کلانوری نے ناہی جہکے پائے  
 قادیان تھیں لاہور شہر وچ تشریف لیاں لڑائے  
 حق نے فتح مسیح نوں بخشی تے منکر جھٹلائے  
 جان دھریں پھر لہریاں لے آئے بھاگ جگائے  
 عیلم وچ ۱۸۹۳ء تریاویں امر سر سداے

۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ اتھم مسیحی سے بحث و ترار پانا  
 اور حضرت اقدس کا بحث کیلئے امر تشریف لے جانا

جان حضرت وچ ۱۸۹۳ء تریاویں امر سر سداے  
 اک ڈپٹی عبداللہ اتھم خاص مناظر آریا  
 طرز کلام جدید اصول اک حضرت نے فرمایا  
 یعنی جو کوئی جس کتاب نوں مندا ہے ربانی  
 انشاء اللہ میں قرآنوں ثابت حق کر لیاں  
 تحریری ایہ بحث ہو گی شور نہ ہونے پاسی  
 دو طرفاں تھیں سبہ شطان دی جان کوئی منظور  
 سن کے سوال جوابی پر جوشی ہی باری آئے  
 حضرت نے است لاؤں اتھم رک اٹھائے

اک دن لوٹے اتھم دے سوال عجیب اٹھایا  
 عیلم پر حضرت اقدس حق جواب سنایا



مسیحوں کا حضرت مسیح موعود کے پاس شہر سے کچھ بیادوں کا لانا  
اور معجزانہ طور پر ان کی فوری شفایابی کا سوال اٹھانا مگر  
حضرت اقدس کا انجیل سے نچتہ جواب سنانا اور عیسائیوں کا اپنا سوال پوچھنا۔

عیسائی جان چو بخت نے جو لئے ڈھنگ لئے  
اوہ بیمار کیا کے سائے حضرت پاس بٹھائے  
اکہن عیسائی بیمار انوں چٹکے کرتے آہے  
تساں مسیح دا دعویٰ کر کے اشتہار پھیلانے  
ہن بیمار کر دے اچھے ٹھیک مسیح ہوئیے  
سن کے سوال حاضرین مجلس کو پندرہ وڑا دن  
فضل اکہن حضرت جی نے حق جواب سنایا  
معجزات قرآنی والا ہو رنک ہے بھائی  
نہ قرآن نے دعویٰ کیتا کائی باحجہ دلیلوں  
معجزے نال مسیح سی کر دا دور درگ جسمانی  
سراتے اس تھہ رگو کے ہر اک مرض اڑانی  
ایہ بھی وجہ انجیل ہے لکھیا عیسایان ہی بابت  
میرے نالوں بہت زیادہ کار عجیب کرے گا  
ایہ بیمار تسال جو آندے سوچی گل نہ کائی  
جے بیمار انوں وجہ مجلس مغفوں ہوگ رہائی  
پر جسک بیمار کسی نے جلدی صحت نال پائی  
خ خطابت مسیحی لوکاں جان حضرت تھیں سنایاں  
پندرہ دن تک بحث رہی پر جھکاڑا مول نہ کاتا  
حضرت نے دن سوتلے اکھیا عیسایان دیتا ہن

تاں شہروں کچھ لوہے لنگے لانا ہونا لیا  
پھر عیسایاں حضرت جی نوں مقصد دلی تباے  
نال معجزے مڑیاں تائیں ندے کرتے آہے  
ایہ بیمار بھی سن خوشخبری نال اساتے آئے  
تے جسک سن کر نہ اچھے تاں عے سب کچھ  
دیکھئے خاص سوال ہی بابت حضرت کینہ فرماون  
ایسا دعویٰ کوئی مسیح دا ویرہنہ آئیہ  
نہیں مسیح نے سن تھ کیتا دعویٰ کتے حوالی  
البتہ ایہ حال مسیح واسے ثابت انجیلوں  
رہے اگے کچھ عرض نہ کرنی نہ کوئی چیکھلانی  
نالے مڑے زندے کر کے مڑ دینی زندگانی  
رائی بھرایاں بھی ہوئی جس خادم وجہ ثابت  
تے ذرہ ایمان نہ جس چہ اڑہ خفتہ بخت مرگا  
پھیرد تھہ انہا ندے سہرتے ایمان دار عیسائی  
تاں پھر ٹھیک انجیل ہے سچی تے سچے سر عیسائی  
تاں دسو انجیل مطابق ہے کس دی رسوائی  
تاں خاموش ہوئے پھر سنا ہے کچھ جواب نہیں  
ہے اپنے مذہب تائیں دونوں ہمیں سچا  
ہن رتیں پندرہ گاہ رہائی کینیاں بہت دعائیں

قادر میرے جھکے بابت فیصلہ ہے فرمایا  
اک اکہن تھیں اک اک ماہ ہملت ہوئی مقرر  
رواں فرمایاں چوں جس نے عمدت حق چھپایا  
اس ناحق عقیدوں جے اود حق دل جو نہ لایا  
جھوٹے دین دین تے دنیا ہوس بہت خواری  
سنکے حالانکہ والا اکھم دل وجہ ڈر یا  
عیسایاں تے مسلماناں شور زیادہ کرشیا  
قادر نے مسیح موعود توں تاں الہیہ سنایا  
جے اود اکے جو نہ کیتا تاں پھر تم اٹھانے  
حضرت نے الہام الہی سن حالے چھپکے اویا  
لکھیا کل مخالف میرے مجلس عام لگاؤ  
کھا کے قسم اودہ ایہ گل اکے جو نہ نہیں ہوئی  
عیسایاں تے مسلماناں از حد زور لگایا  
تاں قادر نے اپناں عذہ پورا کر دے سنایا  
اے بھائیو جے حال مفصل پڑھنا سنناں جاہو

پندرہ روز جو بخت کرینیاں سن تک وقت لایا  
پندرہ ماہ تک میری طرف سے عیسائیوں کو  
یاجس انسان عاجز تائیں خودست و پھیلایا  
تاں اود پندرہ ماہ تک جاسی بائیے رچہ گرایا  
میکلم ایہ فیصلہ باوی سنیاں مجلس ساری  
تاں دل جو نہ خدا دل کر کے وجہ مبعاد نہ فرمایا  
اکہن اکھم جیت گیا ہے مرزا بازی ہر یا  
اکھم ڈر یا غضب میرے تھیں تاں ہو گیا بچایا  
پھر جسک اودہ قسم نہ کھائے کرنی دھیل پائے  
تے فوراً اودہ کل ملک توح شایع زرت کرایا  
اس مجلس توح سامنے میرے اکھم نوں لے آؤ  
فوراً سزا دیو پھر مینوں جے قسم تاں ہو یا  
براکھم نے قسم نہ کھادی تاں مجلس توح آیا  
حق چھپا کے ڈٹٹی صاحب نیاں چھوڑ سدا یا  
انجام اکھم تے جنگ مقدس تارباں تھیں لگاؤ

حاشیہ۔ ڈی جی عبداللہ اکھم کا فیصلہ خدائی سن کر از حد گھبرانا۔ اور خود ذرہ دل سے حق کی طرف رجوع لایا تو ای شریعتے نایزہ اٹھانا  
اس لئے مبعاد مقرر ہن زندہ رہنا ایہ عیسائیوں میں خصوصاً اور مخالف سلوٹوں میں عموماً حضرت اقدس کی بابت شکست پانیکا شروع جانا  
مگر حضرت اقدس کی طرف سے ڈی جی صاحب کو بلا رجوع الی حق زندہ رہنے کی بات قسم کھانے پر مجبور کرنا کئی کئی قسم نہ کھانا۔ آخر حق کو چھپانے  
کے سبب خود کو ہی مرید بن ڈی جی صاحب اس جہان کو جدا ہو جانا۔

سلسلہ ۱۰ الہام یہ ہے۔ اطمینان علی اچھے و خیر۔ ۱۰ عیسائیوں میں قسم کھانا جائز ہے بلکہ ضروری چنانچہ دیکھو ہستی بابطرس  
نے فرمایاں ۱۰ پولوس نے سن ۱۰۰۰ خود مسیح نے اعمال ۱۰ خود خدا نے قسم کھائی قسم کھانا عبادت میں دل ہے۔ یہاں پہ پھر ذرہ  
۱۰ میں ہے۔ جب ملاویں جے قسم نہیں کھاتا۔ فرشتے قسم کھاتے ہیں دیکھو عورین ۱۰ پھر دیکھو تفسیر زکریاں توفیق یادری کلا رک  
اور یادری علام الدین علیہ السلام نے ۱۰ مسیح نے خدا کی قسم کھانے سے کسی حاکم میں پھر سرکار انگریزی کی سلطنت  
کے کل مشیر محمد دار اور یار مسند کے مہرے کو گورنر جنرل کو بھی حالت اٹھانے کے بعد عذر دیں پر مامور کر کے ہن



حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیروز پور میں تبلیغ حق کے واسطے تشریف لیجانا اور وہاں کے متکبر و منکر لوگوں کا بدسلوکی سے پیش آنا

فیروز پور تبلیغ کرن لوں حضرت جی سدا ہاؤ  
تحریریں تے تقریریں حق حد نہ رہی نگاہے  
پر اکثر متکبر لوکاں منہ سے سخن سنا ہے  
مسل نہیں انکاری ہو کے عنایع عمل گنوائے

حضرت اقدس کا سرکار انگریزی سنا ز جمعہ کی تعطیل حاصل کر نیکا  
ارادہ فرمانا مگر مخالف کو یوں کا اس مشترکہ کام میں بھی اعتراض اٹھانا  
اور خود تعطیل جمعہ حاصل کرنے کیلئے تمام عقل خرچ کر کے ناکام رہنا  
پھر خدا کے فضل سے حضرت اقدس کو فریاد ہے اس نیک کام کا انجام پانا

سرکاروں تعطیل جمعہ دی حضرت چاہن منگی  
اوہناں لکھیا کہ نہ مشکل نہ گز سالوں جلپے  
حضرت جی نوں پر خط پڑھکے عفتہ فرہ نہ آیا  
شیخ صاحب اس بابے وچہ پی بہت بھکاری  
مکرویاں لوں اس مقصد وچہ جال ہوئی ناکامی  
ہوندا ہے ماسواں دے سنگ بٹیک فضل الہی  
مکرویاں نوں تاں بھی سن کے داؤج پہنچی تنگی  
سرکاروں تعطیل جمعہ دی حاصل کر سائن آپے  
خوش ہو شیخ بٹالوی تائیں خود سخت رنایا  
تعطیل نماز جمعہ دی نہ ہوئی سرکاری  
تاں پھر حضرت کو شش چابی جامی دین اسلامی  
تاں تعطیل نماز جمعہ دی منظور دی وچہ آئی

۱۸۹۶ء کے اخیر میں شہر لاہور میں جلسہ مذاہب عالم  
اور حضرت اقدس کے لبیک پر کی برکت سے فتح اسلام

لاہور شہر و قح دانشمندان اعلیٰ با تہ پیراں  
پنج سوال مقرر کیتے ناں استہار چھپا نے  
پہلا سوال آہستہ و حالے تن انسان  
دوسرا ایہ سوال کھچایا دسو کھول او جبالا  
تیسرا سوال کہ ہے کس کارن ایہ انسانی ہستی  
جو تھا پھل اعمال انسانی کی تاثیر کہہائے  
چوتھی گمان معرفت دالے ظاہر کرد و ذریعے  
اس جلسے دا خاص مجوز قادیان خود جل آئیا  
حضرت جی خود چاہن سجدہ نوں کلمہ حق سنایا  
ایہ جلسہ ہے بہت ضروری دل میری نوں بھایا  
نال مجوز مددگار چھہ خادم خاص نگاہے  
استہار جال پہلک پڑھیا سوا شوق سوایا  
حضرت نے مضمون لکھن دی جان کیتی تیاری  
پر حضرت نے بیماری وچ بہت منزل نہ باری  
حضرت لوں الہام سنایا قادر حق تعالیٰ  
حضرت نے خوشخبری سن کے ترن استہار چھپایا  
استہار علما و اداں پڑھیادوں شکوں بھر آئے  
ہشیاراں مضمون نگاراں لیکچر خوب بجائے  
مرزا صاحب بیماری وچ قابل سفر ناں آئے  
عبد کرم سی سیالکوٹ تھیں حضرت دادل مانی  
ادہ مضمون مبارک دتا حضرت نے اس تائیں

جلسے دی تجویز مانی کیتے لوں تقریریں  
ہر مذہب نے علما و اداں نوں ہر شہر ہو چلے  
جسمانی و دجا اخلاقی تے تجارت روحانی  
بعد موت نے کیہ کچھ ہو دے حال انسان والا  
نے ادہ غرض کیوں وچ ہستی ہے پوری ہو کتی  
دنیا تے مرن دے تھکے کی دیکھ سکھ پہنچائے  
یعنی علم گمان معرفت کیوں حاصل تھئے  
تے مقصد اس جلسے والا حضرت نوں بھجایا  
ایہ تحریک الہی سمجھی تاں خوش ہو سنر مایا  
میں بھی اک مضمون لکھاں گا جیکر بے چارہ  
پہلا استہار پھرا دھناں قادیان مضمون چھپایا  
ہر مذہب دے پیروکاراں قلمی زور لگایا  
اتفاقاً آدوہرہ کیتا دستاں می بیماری  
فضل الہیوں پوری کیتی اعلیٰ کارگزاری  
جلسے وچہ مضمون تیرا ایہ رہی سب تھیں بالا  
ہند سندھ پنجاب برہماں شائع خوب کرایا  
ہر مذہب پیروکاراں مضمون خوب بنائے  
سارے وقت مقررہ اوتے جلسے نوں جل آئے  
عبد الکریم صاحب ایک خادم جلسے وچہ پہنچائے  
سی مشہور جلالت وچ اس ہی اعلیٰ قرآن خوانی  
فرمایا جلسے وچہ پڑھناں حق دل رکھنا گاہیں

اس جلسہ کی تاریخیں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء مقرر تھیں اور جلسہ کے لئے چھ ڈائریٹر صاحبان  
مقرر تھے جن میں مولانا چندی صاحب، جج چیف کورٹ پنجاب، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں  
بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں، مولانا بہادر شیخ خاں  
شاہی مخزن (۵) رائے بہادر بخواندہ اس لئے سینکھٹ جملہ (۱) بہادر خواجہ سرنگھ صاحب پکڑی جال کھنڈی لاہور



جیسے فتح اسلامی کسی قادر مبین  
 ڈیڑھ بجے حضرت دی باری وعظا کرنی آئی  
 ایک چوڑی طرح شروع ہو گئی آگئی مدد آگئی  
 وجدوں بھولوں کچھ نہ بولیں ہو گئی نور منائی  
 ہن بھی سب حاضرین تے مدت کل دہائی  
 کرو سوال ختم ایسہ سارا اڈولوں عرض سنائی  
 اٹھ کے اس اعلان سنایاں لوسلے بھائی  
 انسانیت میں خوش ہو تا پائی قلب صفائی  
 ارمینوں رہیا بھر جاری خوش ہوئے لوکانی  
 کیتی کسے نہ توجہ کچھ تک ذرہ چون چرائی  
 خلقت واہ واہ واہ واہ اکہندی کھ گھرنوں ٹائی  
 اکھن اچ اسلام دی عزت مرزے رکھ کھائی  
 کچھ کچھ لوکان باری باری کر تقریر سنائی  
 رہنما آگاہی آئی آپ سب خلقت شیدائی  
 اک تاریخ اس جلسے کارن چاہیے نور دہائی  
 بے مشتاق تمامی پہلک لیکھ کھسنے آئی  
 مختار تاریخ اوتی جلسے دی بڑھائی  
 دیوے عبد کریم صاحبے باخوبی بھگتائی  
 فخر کینا اسلام دا ثابت آج لیکھ مرزائی  
 دین اسلام دی کچی عظمت سب ہی لیں بھائی  
 قادیان میں نگاہ کے ٹرھ لو شک نہ رہی رائی  
 عیدم حضرت دے لیکھ چک چک دھوم مچائی

۱۸۹۷ء میں جلسہ مذہب کو ایک پیغام جمع ایک ہزار انعام برائے حجت تمام

حضرت نے بیچ سن ستائیں شہر چھپوایا عیسایان تے کل غلاموں ایسہ پیغام سنایا

میری طرفوں سب احباب نوں جی دن جالی مہلت  
 ہووے جس چہ ٹھیک بیانت اور تشریف لیاو  
 کرویووع دیاں منیاو نیاں میں تھیں یاد ثابت  
 اک ہزار روپیہ نقدی لے انعام سدا بنے  
 اس بارے وق کسے مذہب جرات نہ دکھلائی  
 فضل خدا تھیں مرزا جی دی ایسی ہشت چھائی

۱۸۹۷ء میں نیت لیکھرام آریہ مسافر کی مطابق پیشگوئی  
 حضرت مسیح موعود چھپاچ کو ہلاکت اور دین اسلام کی صفت  
 اور نیت مذکور کی خود ساختہ پیشگوئی کی بطلان

لیکھرام سی اک براہمن آریہ نام مسافر  
 اوہ اکھے اسلام ہے جو باطلوں میں چھپا  
 نہ ترائ کتاب ہے زنی زحمہ مرسل  
 اکھے سب نبیاں تائیں ظلم ستم دے بانی  
 ہند سندھ پنجاب دے اندر بھر کھڑے شہر  
 ہندوب دے ہا دیاں میں جوئے اکھن سنائے  
 لیکھرام دا دیکھ رو دے دے جیلے بالے  
 ندوں آریاں ہندوب نوں آگاہیت ستایا  
 لکچر اطرار مہاشے جس ٹال نوں بھڑ دے  
 علموں باہجہ جواب آئے بے عقل پر پرے  
 ہوں گی جاں ہر اک طرفوں اسلامی بر باری  
 نال براہمن ہر کتاباں لکھیاں فضل الہوں  
 طعن جواریا کرے آئے دین اسلام دے آئے  
 جیہ رویدے کھوے سارے اس مرسل زردانی  
 خاصان عامان لکھیاں ہر کتاباں تھیں زردانی  
 قرآنی تفسیر حضرت الیساں کھول سنائی

کل نبیاں ادہ آگاہ دلوں زبا نوں مسکر  
 پھر تلواراں ماریاں اوہناں تے کلمہ سکھلایا  
 دعویٰ جھوٹ محمد دالامن کسے سب جاہل  
 پاک نبی دے حق پر بولے بید سخت زبانی  
 لیکھرام تقریر جو کر داندی نہ تھیں خیراں  
 دیانند نیت بن اس نوں کچھ پسند نہ آئے  
 ہندوب نوں کر کر ٹھٹھ بن دے آپ اوجالے  
 پر اکثر اسلام نوں آگاہیت کسے شق بنایا  
 من جانے دیندے نہ طعنے ملاں عزت کر دے  
 ہو بے عزت اندر دے گل نہ کر دے درے  
 ناں مذہبی اسلامی ہادی از حد عزت کھادی  
 شایع کیتیاں ٹکال اندر بن کوک ذراہوں  
 جواب انہاں دے حضرت جی نے ایسے بختہ دے  
 ڈھڑھ آریا لوکان تائیں ہوئی بخت جبرانی  
 بخت کرن توں تر کتاباں تھیں زردانی  
 ڈھیلیاں سنیاں جہیں لوکان کتاباں اکھڑیاں



خیر کسی مذہب نوں آری طعن جوئن کوئی کرے  
مرزا جی یہاں کہول کتابیں اپنا نہ دے نہ کرے  
لیکھرام وجہ پیش دے کہ تو کتاب بنائی  
چھپوانی شائع کروائی اثر ناں ہو یا رانی  
لیکھرام ناکام رہیا تاں چڑھیا جوش سو یا  
اُس آریہ مست زاندر دیرہ اپناں لایا  
وجہ الہام دے حضرت جی نوں اکہیا قادر دانی  
پاک محمد ختم نبییاں جو ہے مرسل عالی  
وحی الہی صحیح نہ جانے ہے منکر الہاموں  
دن ہو سی ادہ نال عید دے جس دن ابراہیم کو سال  
ابیم الہام جواب ہے کافی اس نوں کھول سناؤ  
براں شیخ محمد شاہی حکم الہوں اسی  
لیکھرام نوں حکم الہی حضرت نے پہنچایا  
لیکھرام الہام نوں پڑھ کے خاطر وقیح نہ لایا  
لیکھرام نے سمجھ گھڑ خود الہام بنایا  
اس نے لکھیا البتہ میرے ہے مینوں فرمایا  
ہو جا سی اولاد منقطع جلدی وجہ زمانے  
تین سال کچھ ذکر تے چر چار سی نال خواری  
ابیم حضرت الہام جو اس نے آکا آپ بنایا  
حضرت جی نے پڑھ کے اسنوں رکھوٹ لکھا  
لیکھرام ناکام گیا مڑ واپس اکثر شورجاکے  
بے ادبی حقین باز نہ آیا ادہ دشمن اسلامی  
ادہ الہام جو چوٹا اس نے آکا آپ بنایا  
دب نے حضرت مرزا جی دانت اقبال دوا یا  
اس جلے وجہ سال چھٹا جاں مضیل الہوں چڑھیا

قاتل اس واناں ہی اس دے آکے اندر ڈریا  
جاں بوی تے ماناں ہی رو رو نعرے مائے  
گھریں آریاں ماتم ہو یا پے گئے چیخ جھائے  
نرت ڈاکڑا علی انسر جمع ہوئے آسائے  
جو پرکار بگارے قدرت بندہ کیوں سناوے  
چھیوں سال چھیوں ہی دن چھٹو کھچھوٹے  
ادہ دن عید حقین لکھا آکا جیوں سی رب فرمایا  
سچ جھوٹ دا آپ خدا نے کیتا صاف ستارا  
جھوٹا جھوٹ نوں شائع کر کے نال مذہباں مایا  
آریاں کاکاں بڑائی حقین اظہر کیتی خواہش  
جوش ابھارے مارن نعرے رو رو کر پکڑے  
کچھ طرار ان خبراں نے بدلتی پھیلائی  
سن زاری انسر نہ کاری قابیاں دیوچ آئے  
متلاشی کر رہے تلاشی پر کچھ پستہ نہ پایا  
جھوٹے دی رب بدو نہ کردا سمجھ مقرر میتا  
میدلم جاں صاف فیصلہ قادر گرد کھٹ لایا

پیٹ چیر تقیر الہوں بھرا دہ گیا نہ بھڑٹیا  
ناں لاہور شہر وچ فوراً خبر گئی ہوسارے  
ہسپتال وچ جیکھرام دے کیتے ان اوتاے  
سی کے زخم لگائی نرم بہت چلائے چائے  
لیکھرام نوں ہوش نہ آئے نہ ادہ اکہر اگھاڑے  
کر گیا کوچ مسافر منکر روئے رہ گئے گھر دے  
لیکھرام الہام مطابق دنیاں چھڑ بسد باپا  
دس دتا اسلام ہے سچا دیکھو صاف نظارہ  
حضرت مرزا مرسل سچا جگ وچ روشن ہو یا  
لیکھرام دے قتل کرن وچ ہے مرے دی نیش  
کرد تلاشی مرزے والی کو کن جاسکے کائے  
مرزا جی دل کرن اشائے بن کے اہل الارائی  
کرن تلاشی مرزا جی دی تاں قاتل مل جائے  
پاک خدا نے مرزا مہم سچا کر دکھ لایا  
ہے مذہب اسلام ہی سچا رب نے ثابت کیتا  
پھر حضرت دے کوئی آریہ نہیں مقابل آیا

### حاشیہ ماخوذ از بارہ نشان مندر صفحہ ۳۱

یہ پیش گوئی ہندو مذہب پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کی غرض سے تھی جیسا کہ یقین  
کے درمیان پہلے سے یہ معاہدہ ہو چکا تھا کہ جو پیش گوئی نبوت لیکھرام کے حق میں کی جائے گی۔ وہ  
دین اسلام اور آریہ مذہب میں ایک فیصلہ ناطق ہوگی۔ اگر پیشین گوئی سچی نکلی۔ تو وہ دین اسلام کی سچائی  
کی گواہ ہوگی۔ اور ہندو مذہب کے بطلان پر دلیل پھیرے گی۔ اور اگر وہ جھوٹی نکلی۔ تو وہ ہندو مذہب کی  
سچائی کی گواہ ہوگی۔ اور خود بخود ہندو دین اسلام کے بطلان پر دلالت کرے گی۔

دست فقہار صفحہ ۵۱







کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔

پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری دعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس نذر کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے نام شہادت سے چھڑائے۔ تو وہ اس طریق کو اختیار کرے۔ (سراج منیر ص ۲۷)۔

اس اعلان کے بعد ایک آریہ گنگا بشن اٹھا۔ اور اس نے پیش کردہ شرائط کے علاوہ ایک یہ شرط زاید کی۔ کہ اگر میں نہ مرا۔ اور آپ کو بچائی دی گئی۔ اس کے بعد لاش ہمارے حوالہ کی جا دیگی۔ ہم جو چاہیں اسے کریں۔ چاہے کتوں سے پھڑپھڑائیں یا کچھ اور کریں۔ اور اگر لاش ہمیں دی جاوے گی تو اس کے عوض میں بطور تاولن کے دس ہزار روپیہ ابھی سے جمع کیا جاوے۔ جو بروقت دے دیئے جائے لاش کے ہم لینے کے حقدار ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شرط کو محض منظور فرمایا اور لکھا کہ جھوٹے کی یہی نذر ہونی چاہئے۔ بیشک اس کی لاش کو کتوں سے پھڑپھڑایا جاوے۔ اور اس کی بے حرمتی کی جاوے۔ مگر ہماری طرف سے بھی یہی شرط ہے۔ ہم تمہاری لاش کو کتوں سے نہیں پھڑپھڑائیں گے۔ اور نہ اس کی بے حرمتی کریں گے۔ بلکہ ایسے مصالح نکال کر جس سے وہ محفوظ رہ سکے۔ بطور نشان کے عجائب گھر لاہور یا کسی اور جگہ رکھیں گے۔

اس کے بعد وہ خاموش ہوا۔ اور ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ اور ذیل و خوار ہو کر اپنی گناہی کی حالت میں مرا۔ کہ اس کا کہیں نہ بچا۔ اس کے سوائے اور کسی آریہ کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابلہ پر آئے۔ ان کے عجز سے اس پیشگوئی کی صداقت نصف النہار کی طرح چمکنے لگی۔

ماہ مئی ۱۸۹۷ء میں (حیدر کا می) سفیر روم کا قادیان آنا اور ایجن خاص علی گڑھ حضرت اقدس کیندھیں ذکر حیلانا حضرت جی کا بموجب اشارہ الہام الہی و از روئے فرست دانی اس سفیر کی حالت پر اشارہ اور رکنی برائیوں کے ہمتان سے خصوصاً سفیر مذکور کو مطلع فرمانا

سفیر مذکور کا ناز، ہر قادیان سے لاہور چلے جانا اور ایک اخبار میں حضور کی شکایت چھپانے کا خیر سفیر مذکور و ایدہ اس کے خلاف کیا

سفر انیا اک شاہ روم نے اکامبت ہو چایا بلکہ آگے حضرت جی نوں نام نشان ستایا و انگوں ابراہیم پیغمبر خود ہماں نوازی اوہ سفیر امیر طبیعت رب محض مول نہ ڈروا ہووے جدوں اذان چہ جداوہ شریح نہ چاوا بے نازاں اشخاصاں شک کہ رہناں ہناں اکن حالت کشی اندر خبر سح نے پانی کال میر جو اس شاہی مے وق کہلادن درباری رہ سفیر سے ادھناں چوں پاس تباں چل اٹھا جے کھجایاں نہ ایدہ کچھ دوس تباں ناں کاٹی اکن اس سفیر نے اکلیا حضرت جی مے تباں حضرت اکلیا شاہ روم نوں رب ل غبت تباں لکھو شاہ دل جبکہ خدا دل کر کر گریہ زاری پھر میں بھی سلطان مے حق پر کراں خوب عائن سچے حالے اللہ دے مادی جدوں سنائے دن آگے اس قادیان چوں ڈیرے کو ج کرانے اک اخبار نے طعنے مے مے لکھیا حضرت تباں توں حامی اسلامی تباں مندے سخن الائے اک سفیر گیا مڑ واپس کر کے ایشہ پوری حال تمام سفیر سید شاہ نوں کھول سنایا شاہ نے بھی پرواہ نہ کیستی سن کے کل حقیقت

اوہ حضرت دی مے شہرت قادیان بلیوچ کیا حضرت جی نے عزت کبستی خوب مکان لایا خوش ہو کیتی حضرت جی نے کہ کیا رہوں راضی! بچے وقت نماز الہی بھی کچھ پرواہ نہ کرنا نال جماعت غرض نہ ہرگز نہ ڈر قادر رب دا ای حضرت نوں بھلاز جادو رب محض غافل نہناں ہے کردا شاہ روم ہمیشہ دین دوں کوتاہی شوق دلی تباں نہیں اوہ کردے دینی کار کداری دینی رستہ اس مے تباں چاہیے خوب سمجھایا خود انہاں مے پیش آوسی ایسی لاپرواہی شاہ روم مے حق پرچ چاہیے کرناں خاص غائن ناں کچھ خوف خدا داناں امر اوں دیتا میں سنے امیراں کچھ تباں مے فضل غفاری! آجے دعا دل میرے نوں غبت ہوئی تباں دل اسدے نوں مول نہ بھائے وچ پند نہ آئے لاہوری اخباراں مے وچ شکوے چاہیے آئے تینوں نال اسلامی شوکت و زہ محبت تباں! دیکھئے ایہ الہام تیرا میں کی اس دا کمر آئے دیا ہو کیدا وچہ قسطنطنیہ شاہ دی حضور ی حال حضرت ہر رے والا شکوے مال سنایا ناں میں آئی قادر تباں اس غفلت تباں غیبت



پہلے اس سفر سے اُسے غضب آگیا  
تو کڑی تھیں برخاست ہو کر  
جس اخبار سے سفر سے روک دیا  
خود شاہ روم دی جو کچھ حالت امر لکھوئی  
میں مامورین اللہ جو رب تھیں سن پادون

غبن مال سرکاری والا مجرم کرو کہلا دیا  
جائیداد سب ضبط بھی ہو کے ملی سرزیر عینی  
اوپر بھی پچھا نہیں سزا تھیں کوئی دیکھیں پاس  
بے نظر سب دنیاں اندر ناواقف نہیں کوئی  
جگہ دیکھ سچ سچ آگہ سناؤں ربی حکم سب کو

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نامی ایک مسیحی پوری کا حضرت مرزا صاحب  
پر ایک جھوٹا مقدمہ عدالت میں سازش قتل کا چلانا جس سے خدائے  
سے فضل اور جناب ڈاکٹر صاحب اور ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی  
منصفانہ تحقیقات سے حضرت جی کا غیرت کیسا تھرت پانا  
اور پھر بھی اپنے مخالفوں اور دشمنوں کو حسم کمانا

امر لکھ کر ایک پادری صاحب نے نا حق جھوٹ بنایا  
عبد حمید اک شخص جسے تائیں جھوٹ بیان سکھایا  
اُس لکھوایا میں امر سر قادیان تھیں چل آگیا  
جاں میں برسرِ قوت آگیا دل میں برسرِ رازیا  
سن کے حال خطر سے دالاول اس دکھایا  
سن کے حال عناحب ضلع نے جو نہیں ننگ مایا  
لے پر مال خیال صاحب نوں غیر ضلع دیا  
گورداسپور سے وجہ علی امر لکھوئی  
پادری جی جسے مال اک لورہ آریاں عینا مال  
ڈاکٹر صاحب بہادر تائیں دعویٰ کر کے لکھوایا

دعویٰ سازش قتل اپنی دامر زاجی تے چاہا  
دعوت عدالت صاحب ضلع دی امرت سر جھگٹایا  
پادری جی جسے قتل کرن نوں ہے مرزے مجھوایا  
تائیں پادری صاحب تائیں سب حال بتلایا  
تائیں بھر قوت عدالت دعویٰ پادری اک چلایا  
تے ذارنٹ گرفتاری دا اوہ جیاسے لکھوایا  
تائیں امر سر گورداس لورہ دل لکھ حال بھجوا  
صاحب بہادر غافل عادل نصف طبع مرادی  
آہنچا گورداسپور سے قوت خوشیاں کرن سوایا  
جوسی قاتل نوں سکھلایا اس نے بھی لکھوایا

جو بیان وچ امرت سر دی سہی قاتل بتلایا  
عیسا ہاں اوہ نہ رضی قاتل اپنے پاچ لکھایا  
حضرت آئے وچ عدالت پھر قاتل بولایا  
تن بیان جو اس لکھوئے جدی سب آئے  
شک پادری صاحب ضلع جسے سن کے طرز بیانی  
ہے ممکن کوئی سکھلا دے تائیں اس جسے تائیں  
پادریاں تھیں اس جسے تائیں چاہیے جدا کرایا  
پھر دیکھیں دا علی امر صاحب نے بولایا  
صاحب ضلع نے اس نے تائیں سب حال بھجوا  
فرمایا اس مختبر تائیں ساتھ اپنے لے جاؤ  
رب نوں حاضر ناظر جانوں سچ بیان لکھوایا  
تائیں کپستان بہادر اس نوں لال پونے آگیا  
پھر اس خوف خدا تھیں دے اصل بیان لکھایا  
پادریاں سب فرضی قصہ ہے میوں سکھلایا  
لاحق زرفقت دی جسے وعدے میوں ن بھجوا  
جو چاہن میں تھیں کہلاؤں آریہ اتے عیسائی  
سی اک نام پھیلی اوہ تے پہل نیال لکھوایا  
جاں کپستان بہادر تائیں ہوئی قتل پوری  
ساری اپنی کارگذاری کیتی پیش ضروری  
اس باسے دھیر مرزا صاحب ذرہ نہیں قصوری  
پادری جو بات سکھاؤں سو لکھوایا  
پھر سر سچ بیانی والی صاحب نوں دکھلانی  
عبد رحیم اک دو جادوشت جیاریم عینا  
صاحب ضلع نے یہ عدالت جان بعد میں کرانی  
صاحب بہادر نے لکھ چھو حضرت نوں بولایا

اس مالوں کچھ ہو زبایدہ ایسے آگہ کیا  
پھر حضرت نوں صاحب ضلع نے قادیان میں لکھوایا  
اج بیان ترسیا اس نے قاتل دیکھ کرایا  
اک دیکھ جسے سنگ میں نہر گزربے ہوش بھجوائے  
ہریشی تھیں کیوں ہے زیادہ ایہ اظہار بیانی  
یا اس نوں معلوم ہے زیادہ درد اکہت دانا میں  
تائیں یہ سچ بیان لکھوایا ایہ عناحب نوں بھجوا  
اوہ صاحب کپستان بہادر جٹ شریف نے آگیا  
اوہ شہر یا جھوٹا قاتل اس دے ہتھ پکڑا  
بھراں تھیں اس قتل عزم دا اصلی حال بھجواؤ  
تحقیقات مکمل کر کے پاس میرے لے آؤ  
مال محبت حق بیانی اصلے حال بھجوا  
اکمن نگار سب دعوائے فرضی گویا میں  
نہ میوں مرزے بھجویا نہ میں مارن آگیا  
میں کہتا ہن جان اپنی نوں چاہاں مار موکایا  
ایہ لولانی طرز بیانی میرے دس ناں کاٹی  
وقت بیان یہ بھل زجاسے پادری نوں مسیا  
مال خوشی جسے صاحب ضلع دی پہنچا دھنوری  
تے سمجھایا پادری والی بات ہے ساری کوڑی  
پادریاں خود کر کے سازش کیتی کار فوری  
ات تہ سبوں ہریشی وچ ہو زبان بڑھادے  
دیکھو صاحب پادری جی دی ایہ ہے کار دانی  
انہاں تنان کر کے سازش جھوٹی بات بنانی  
اوس سر نے سب حقیقت تدرک کول سنائی  
عزت مال کریت والا خوش ہو حسم سنایا



پادریاں نے فرمایا نہیں فصد تساو  
 نظر اس ذی بختیوں میں میری جو شکست یا ہی پیدا  
 پادریاں پر تیں بھی جبکہ ناش کرنی چاہو  
 حضرت اکبر رب تساو فضل کر گیا کافی  
 بے اجرت اک آریہ بالو کر دار ہیا و کالت  
 پادریاں دے دوست بن کے نوز کو شہادت  
 پر اپنے مرسل دے با آپ خد داوند حامی  
 دیکھس صاحب بہادر عادل علی عدل کلمیا  
 پیدا ہو اس اہوں اس دیکھس جیگا عدل کلمیا  
 عزت مال بریت پا کے حضرت واپس آئے

حضرت مسیح موعود کی طرف سے دین اسلام کی حمایت کیلئے اشتہار  
 اصلاح خیر اور خود غرض مستصیب مویوں کی طرف سے  
 اس نیک کام سے انکار و اظہار عمتاد و بیر

ایک ارادت حضرت اقدس اک اشتہار چھپایا  
 اس وقت مسلم مولویاں نوں حضرت نے جتایا  
 اس عاجزون بن دی خاطر ہے رب بنو نیایا  
 اے پر تسال مخالف بن کے ناحق شور مچایا  
 جے بس سال پھر و خاموشی بن کے مومن بھائی  
 جبکہ بخشی فتح خدا نے میںوں غیراں آتے  
 لے بھائیوں خاموشی وقت ہرج تہیں کالی  
 نلے دیکھو تیں عداہوں ہوسی فضل اکبری

صلح خیر اس اشتہار دا اعلیٰ نام رکھایا  
 دین محمدی غیر ذاہب چاہن ٹھیک مٹایا  
 ہے اس دا اس عاجزون فضل کرم داسایا  
 کر کرت نکمے جھگڑے چاہو وقت گھنویا  
 تاں میں غیر ذاہب دے سنگ قلمی کراں لڑائی  
 تاں پھر جو فضل اکبروں دے میرے سیئے  
 عیلاں اور غالب ہوسی اسلامی و دیانی  
 میوہ علم پر مویوں نوں اس گل دا اثر نہ ہو یا کافی

ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں حضرت اقدس اکبر کی شہادت  
 کیلئے تشریف لیجا اور اسی پر چند روز شہر لاہور میں قیام فرمانا  
 جاہل لوگوں کی بد اخلاقی اور ایک کج خیانتی جاہل کی حرکات قابلی تالیف

اکتوبر و قح سن ۱۸۹۷ء بابت اک شہادت  
 جاہل مسلمانوں دل و دمن دے حضرت کی تاپھیرا  
 پنج لاہور دے جس راہ گری حضرت دی اسواری  
 برے برے الفاظ ستاروں سیلیاں نال بجاون  
 سی اک منڈا باد و لہجا دھیا ہو یا پنچا  
 دھیر مسجد دیاں سپر جیاں اور منڈی نہ نوں چکے  
 نٹا چک چک لہجہ بلاد و چنگے آتے ملے  
 رووندے پڑے گندے بندے واپس مڑدھا

پہنچے جا ملتان کچہری احمد مد مرسل حضرت  
 راہ اندر لاہور شہر و قح کچہرن کرن بسیرا  
 ناحق لوگ ستاروں گالی کارن دل آزاری  
 فحش پکارن تالییاں ملن بے حد شور مچاوں  
 اوہ بھی ناحق شور مچا دے بولے گندامندا  
 چنگی بانہر پر دندے وانگوں مائے نالے پٹے  
 آکھے مرزا ننھ گیا ہے پٹ پٹ کرے پکائے  
 میوہ علم و قح قابیل حضرت پر تشریف لے آئے

مغرور و خود پسندوں کا مسیح موعود سے انکار اور خدا کی  
 طرف سے واکٹامعذ بین حے تبعث رسول کا طاعونی رنگ  
 میں اظہار گورنمنٹ کی طرف سے خیر خواہی اور بدظن بد باطن لوگوں  
 کی گمراہی پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کتابی توح  
 لکھ کر شائع فرمانا اور بہت گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانا

حال لوکان مسیح موعود نوں ہر منکر ٹھٹھارایا  
 تاں لوکان دے سمجھان کارن عصبی آئی آریا



سہر سہر مسل سے دینے لگے اللہ قادر باری  
 ہن مسیح سے عورتوں سے نہ کر کے سے  
 سکھ دس دے بیجا ہے انہی چڑیا غصہ بھاری  
 بھر غصہ طوفانی چڑیا ماریاں ڈھرائیں گھاس  
 بیج خلقت مار سوکانی وجہ شمار ناں آئی  
 گو کہ کشت نے رعایا اوتے اکثر جسم کیا  
 ڈاکٹراں نے علمی عقلی سارا زور دکایا  
 آٹے و تھوڑا پاکیاں پاکیاں چھوٹاں کھلوا  
 فیٹا بل وچ پانی پایا وچ گھراں چھڑ کاٹیا  
 مرنگن جس گھر وچ جو ہے لوکاں لوں بھایا  
 باہر بستیاں کھلی ہوا وچ جا کے کر دسیرا  
 اے پر اکثر جاہل لوکاں اٹا متا بکاٹیا  
 کھوواں و تھوڑا پاکیاں پاکیاں کر دے دے ورائی  
 نہ کوئی چوہا مار اسان نے پاپ سہراں پر لینا  
 جاہل لوکاں و تھوڑا پاکیاں بھٹکیاں لائی  
 ہے انہاں و تھوڑا پاکیاں پالی ایسی سخت دوائی  
 بٹنی بھائیو ڈاکٹراں دی گل نہ سنوں کانی  
 بدلتی تھیں جاہل خلقت تہی سے و تھوڑا پاکی  
 خاں جاہلاں دی پاک مسیح نے سمجھی کارروائی  
 کشتی نوح اس نام رکھیا تے جلدی چھوڑائی  
 ایہ طاعون خداوی بھیجی ہے دنیاں چو کوئی  
 کرن رعیت دی رکھوالی عادل شاہ ہمیشہ  
 نہیں کر دی سرکار زنگری کی ہی بد خوئی  
 سدا ہون کر نہ بھائیو رت دی حکم دلی  
 جادوں دیا کوئی ظاہر ہووے موجب امر الہی

ہو گر اس و تھوڑا پاکیاں گلی کوچیاں کرن صفائی پوری  
 وچ نمازاں کر دے عاتیں کر کر گریہ زاری ہون  
 اللہ انے رسول اللہ دی سچی تابعداری  
 حفظ صحت دی بابت جو ہے انتظام سرکاری  
 و تھوڑا پاکیاں سمجھو بھائی ایہہ شاہی انگریزی  
 کل بنیاں رشپیں منیاں ہے ایہ حکم سنایا  
 پر بھائیو بیماری والی بستی سے باشندے  
 بالکل و تھوڑا پاکیاں دی بستی جڑی طاعون ہائی  
 تابعدار محمدی ہو کے رتی حکم سنایا  
 خاص نشان عیاں الہاں اکثر گئے و کھائے  
 چند تے سورج گرہن پائے وچ رمضان مینے  
 میری امت تھیں اک ماوی حضرت ہندی اسی  
 ادوہ فرمان رسول اللہ و تھوڑا پاکیاں نے کیتا پورا  
 خاص شہادت قادر والی منن وجہ نہ آئی  
 دین و تھوڑا پاکیاں لوکاں جس میں و تھوڑا پاکیاں  
 ات سببوں جگ وچ ہونا نازل غصہ الہی  
 قادیان و تھوڑا پاکیاں عام جگت دی نسبت  
 و تھوڑا پاکیاں اگر کچھ ہون جگت جگت یاسن  
 ہے آفت در و دایاں اور و تھوڑا پاکیاں و تھوڑا پاکیاں  
 مفسد لوکاں سن کے حیران ہو کر رہ گئے و تھوڑا پاکیاں  
 تان و تھوڑا پاکیاں تے نازل ہونا اس کے سہر بھاری  
 سن بھی باہجہ دعا کچھ نہیں پیدا اسان بریاں  
 رسول و تھوڑا پاکیاں تے توبہ بدیاں تھیں بہت جانیاں  
 کشتی نوح جاہل تھیں ہونے لگے و تھوڑا پاکیاں  
 سیکھ کر ہووے مسیح نے کشتی نوح بستی

کشتی توبہ کرن گناہ تھیں بیوی فاضل غفوری  
 دواں زبانون جاری رکھو کلمہ استغفاری  
 کر کھلاؤ نہ چرلاؤ بیوی فاضل غفاری  
 اس سے عمل کما دے شک کر کے بخور دلاؤ  
 ناحق بدلتی کر کے نہ و کھلاؤ تیزی  
 و تھوڑا پاکیاں کھلی ہوا وچ رہنا ہے فرمایا  
 دو جی بستی و تھوڑا پاکیاں ایسے غصہ کن ہے  
 میں لوکاں لوں امر الہاں سی ایہ خبر پہنچائی  
 پر لوکاں نے منکر ہو کے قدر نہ ہرگز پائیا  
 پر منکر بد بخت لوکاں ادوہ بھی سب جھٹلائے  
 پاک محمد سی سہر مایا کامل نال یقینے  
 چن سورج نون چہ مصلے تان گئے ہن سی  
 پر مغرور اس باہجہ شہوراں ادوہ بھی سمجھیا کورا  
 ہنسی جھٹھے وچ گنواں تھی دی صاف گواہی  
 ظلم سم دن رات کما دن و تھوڑا پاکیاں  
 زلزلے تے طاعون دیا نے کیتی بہت تباہی  
 تے میری چہ چار دیواری رسی رہی رکت  
 خاص شہید ادوہ سمجھے جاسن جنت و تھوڑا پاکیاں  
 ورنہ دیلے گذر گئے لوں بھرناتی چھپتاؤ  
 لا پورا ہی کر کھلائی منکر ہے مفت ترہ  
 بیماری بربادی کیتی ہی مصیبت بھاری  
 حفظ صحت بھی لازم جانو متوں حکم طیبیاں  
 بھرتہ بران شاہی آتے جانیے عمل کما ناں  
 فوراً اس سے عمل کیا دور ستا یاں و تھوڑا پاکیاں  
 ہی گئے ان ہی چہ رہنے والے ہونا فاضل الہی



بد باطن مُفسد لوگوں کی طرف سے مذہبی اُطین ناحق حکام و  
کی بیجا شرکائیا اور حضرت مسیح موعود کی طرف سے مفسد و نكوفساد سے  
باز رکھنے کی ہدایا مگر مفسد کی لاپرواہی۔ پھر احبارِ اہل  
ایکٹ حسب ضرورت احسن انتظام شاہی قائم ہوتا۔

سیکچر اطرار جو آہے فتنے پاؤں نالے  
جو جاہل بد باطن آہے ہر مذہب دے اندر  
اکثر غیر مذہب دے حق کر دے سخت کلامی  
کل سوال مقبول لاں نوں آکھن جو ٹے ظلم  
جب کوئی مومن دکھیا ہو کے پیچ جو آہے نالے  
تاں بھی باز نہ آون مفسد اکٹریں دوانی  
جاہل بن من سخن اونہا نہ ناحق جوش کھادون  
ات سببوں ملک ہند وچہ شوروش بھڑی ترقی  
تاں حضرت نے عرضی لکھ کے لا صاحب لکھی  
دیہ شوروش جو ملک ہند وچہ ہے لوکاں پھیلائی  
اس شوروش دے دور کر نوں اک قانون ہاؤ  
ہر مذہب دے سیکچر نوں شاہی حکم سناؤ  
اس عرضی وچہ تن تجویزاں کیتیاں عرض ضروری  
اول ایہ تجویز ہے بہتر ہے منظور ی پاشے  
ہر اک مذہب خوئی اپنی بیشک قبول مندے  
جیکر ایہ تجویز نہ ایچی تاں پھر عرض ہے دینی  
نفس جو ایہ مذہب لوچہ اظہر یا یا جائے

ادہ مذہب نوں آرٹینکے کرن کوٹے چالے  
انہاں لوں بھڑکاؤن مفسد بن کے شکل قلندر  
ہر مسل ربانی دی ادہ ہتک کر دے دین مذامی  
گندے مضمونان عقیدیں بھڑے اخبار اندے کالم  
نقص اونہا ندے اونہاں تائیں لکھ پڑکے جتلاؤ  
کہن حکومت انگریزاں دی ساوی شان گشتانی  
بد اخلاقی آپ کماؤن شاہی نقص بتاؤن  
پاک سچ موعود نے جاتا اہر شوروش نہیں اچھی  
اس طرح صاحب بہادر تائیں لکھی خوب تسلی  
مذہب نوں اک آرٹینکے ناحق شوروش بائی  
جس عقیدیں ملک من مچ دے اس تے عمل کماؤ  
دل آزاداں تقریریں عقیدیں نال کسے دکھاؤ  
تتاں چوں جیکوئی آئے وچہ پسند حضور  
تقریراں تے تقریراں دے اندر لازم رکھیا حاکم  
ریخیراں پر سخت کلامی بول نہ کرنی پاوے  
ہر مذہب دی ملک ہند وچہ ہے عقیدیں ہنود  
ادہا بے دین غیر مذہب نظر کے لوں آئے

تاں ادہ کھول زبان طین نال کو دکھاؤ  
ایہ تجویز سمجھ کے بہتر ہے اسماں کراؤ  
ایہ بھی جے کر غور کرن تجھیں وچہ پسند آئے  
بعد پسند تمام ہند وچ جاری کییتی جائے  
ہر مذہب دے پیرکاراں نوں ایہ حکم سناؤ  
ادہ فہرست دست بنا کے سرکائے بھجواؤ  
دیہ تنے تجویزاں لکھ کے لا صاحب ل پایاں

اپنا حال سمجھ کے پہلے فیروزان ہلا دے  
انشاء اللہ اس تجویزوں من زیادہ پاؤ  
تاں تن تجویز ترقی جے کر تسان نوں سمجھ  
ہر مذہب سرکاری حکموں اس تے عمل کماؤ  
اپنی اپنی کتب سلمہ دی فہرست بناؤ  
پھر تقریراں تقریراں وچ اس تحق باہر نہ جاؤ  
شورخ پریس تے تیز اخباراں چھپنا نہ پک

۱۸۹۸ء میں ایک عیسائی مُرتد کی طرف سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ازواجِ مطہرات کی خلاف ایک مصنفہ کتاب ایک لاہوری  
انجمنِ اسلامی کی طرف سے بحضور گورنمنٹ انگریزی کتاب کوڑ کی ضبطی  
کیلئے درخواست و فریاد۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی  
طرف سے اس کتاب کی تردید میں ایک نکتہ اور مکمل جواب

اسلاموں کوئی ہو برگشتہ سی بنیاں عیسائی  
پاک محمد عربی بابت طعنیں مستلم جلائی  
نادانی عقیدیں سخت کلامی شایع اس کرائی  
انجمن اک اسلامی نامی وچہ لاہور جو آہی  
اس انجمن اس عرضی دے وچہ عرض اپنا جتلائی  
ناحق متکبر لکھ تاں سکھ اسلامی شہیدانی  
قادران لوہ پاک مسیح نے جابر اہل من پائی  
تاں حضرت نے لکھ کے عرضی پہلے ڈاک جلائی

تاں اس نے عیسائی ہو کے اک کتاب بنائی  
نال ہی اس دے ازواج بہت تہمت لگائی  
اکثر مسلماناں تائیں پڑھ کے خستہ آئی  
اس نے وچہ سرکار انگریزی عرضی لکھ ہوئی  
اس کتاب عقیدیں مسلماناں تے ہے تکلیف طحانی  
اس کتاب من حکم حضور دے چاہئے ضبط کرائی  
انجمن ذالی کار و دانی وچہ بس نہ لکھی  
گورنمنٹ نوں اس عرضی وچہ لکھی راہ عجبائی



اس کتاب نے ضبط کرن لوں جو عرضی ہے کئی  
ہے اسلام مکمل مذہب سچا دین الہی  
ہاں ترویج ہے سمجھتی لازم چاہئے فضل الہی  
آسی پنج جھوٹا نس جاسی سبھی فضل الہی  
ایہ جو نیزہ مکمل اکل گورنمنٹ لوں بھائی  
انجن لاہور دی عرضی واپس موڑ سٹائی  
حضرت نے ترویج لکھن لوں فوراً قلم اٹھائی  
نال ہی حضرت نور الدین نے فضل خطاب ثانی

## جماعت احمدیہ کی شیرازہ بندی اور آپس میں رشتے ناطے کرنے میں سچی خور سندی کا نمونہ

حضرت احمد و خطاب نمایاں جو جماعت ساری  
احمدیوں سنگ خیز احمدی دلوں نہ الفت کرے  
ہے لازم سب رشتے داراں نال محبت رہناں  
کیوں غیراں لوں اڑکیاں دیکھو دیکھت پینا  
غیر احمدی لڑکی جے کہ احمدیاں گھر آسی  
پر جے لڑکی احمدیاں ہی غیراں نے گھر جاسی

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا کے فضل سے نزول برکات و رحمت اور گورنمنٹ انگریزی کو نشان بینی کی دعوت

حضرت نے لکھ کے خوش خبری گورنمنٹ لوں بھیجی  
اس راج جو کچھ زیادہ کل رعایا پائے  
مجاہدین فادر مسیح کے مرسل ہے فرمایا

اس زمانے امت و پتوں ہے مینوں دویا یا  
اک ضلع گورداسپور و قح ہے تحصیل ثانیہ  
قادیان مینوں بادی کر کے بھیجیا حق تعالیٰ  
علام احمد ہے نام عاجز وادالین رکھوایا  
میں مہدی اسلامی والارنبہ رب حقین پایا  
عیسے مہدی اکرمادی جو سہی آنے والا  
قرآن پاک کلام خدا دی بھنوں کھول سنا یاں  
نہیں ضرورت دین نے کارن تیر تفنگگاں الی  
سو میں قلم لوہے دی پھر کے لکھتی براہین کامل  
دوسرے شہزاد پھر نقد روپیہ جو انعام لکھایا  
جو کوئی شخص کتاب میری ہی کر ترویج دیکھائے  
عالماں حق پسندیاں تائیں پھر مصلحت پھیرائے  
ہیں عمن احسان میر پر کیتے باہر شہزادیاں  
پیشینگوئیاں امرالاموں جو میں اکہ سنایاں  
اوہ سب میرے قادر مالک پوریوں کر دکھلایاں  
میں قرآن کلام الہی ہر دم پڑھ تبادلاں  
نال نشان عیاں دکھلاواں جو قادیان پاداں  
ہے مینوں رب میرے کیتا کل جگت دامادی  
جو چشمہ نہانی رہے فصلاں کیتا جاری  
فضل الہیوں اس چشمے حقین جیکر مانی پیوے  
روحانی نعمت نہیں ہندی حاصل باہر نصیبوں

انتی نبی بروز مرسل ہے مینوں فرمایا  
ہے تحصیل ثانیہ دسے وجہ قادیان گوردالا  
نہ میں لوں کتاب لیایا ناں کوئی دین نرالا  
میں احمد دی وجہ غلامی تن من گھول گھمایا  
پاک الہاموں شرف کلاموں بخشیا عالی پائیا  
اوہ رتبے رب مینوں جئے کیتے بھاگ اوجالا  
نال مسایل اتے دلائل قایل کر دکھلاواں  
ہے حاجت بس حسب ضرورت قلمی جنگاں الی  
دین محمدی سچا ثابت کیتا نال دلائل ۶  
ہے ایہ اشتہار چھپوا کے نال کتاب دکھایا  
بالصفت یا ترجا حصہ یا چوتھا جھٹلائے  
جے اسنوں ڈگری مل جائے لے انعام سنا یاں  
رحمت تے اکرام داماد بھیجے ڈاگوں باراں  
لکھ دکھایاں لکھیاں شایع خوب کرایاں  
جن نے سوچ آسمان حقین تیاناف گرایاں  
ہے مذہب اسلام ہی سچا ثابت کر دکھلاواں  
گورنمنٹ داراج ہے رحمت ہے سکا چاہاں  
تان بھی ہے گورنمنٹ دل ایہ خوشخبری تازی  
نال خود دے دیکھے اس لوں گورنمنٹ برکاری  
ایچھے اوچھے دوہیں جہانیں شادان فرحان چھوے  
پریں ایہ خوشخبری لکھنے کے فائدہ ناں تیلیوں

۱۸۹۸ء میں حضرت جی کا قادیان میں ایک لٹری سکول جاری فرمایا اور  
فضل خدائے حضور کی زندگی میں ہی مانی سکول تک قوی برکت پانا



حضرت پاک و مودب نے دلتوج بات دجاری  
دنیا دی تہم نہاں سچ اسی جاری ساری  
تاویاں نے دچاک مدرسہ ایسا کو لیا جائے  
دینی تے دنیا دی کورس پڑھ کے فیض اٹھاوے  
جان حضرت ارشاد سنایا مکتب ہوگی جاری  
بیکس عام یتیم زیادہ علمی فیض اٹھاوے  
جو کالیا اس مدرسے عقین کامیاب ہو جائے

جاری ہیں جو کل ملک نوج مدرسے سرکاری  
ارت سببیں دینی علموں بچے رہنے سے ماری  
احمدیوں دا جو بچہ اس دلتوج پڑھنے کے  
انشاء اللہ دین دنی دلتوج اسے عزت پائے  
پڑھاؤں نوں ہونے مقصد عالم فاضل شاری  
دوہیں جہاں عزت پائے دین اسلام سکھائے  
میکدم دلتوج دین تے دنیاں اعلیٰ منصب پائے

۱۸۹۹ء میں بعض مخالفین کی طرف حفظ امن کے متعلق حضرت اقدس  
ناحق شکایت مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی ریت اعدا کی ذلت

کچھ مخالف لوگ ناحق دعویٰ کر دیکھلایا  
تحقیقات ہوئی سرکاری کچھ ثبوت نہ پایا  
آج کل مرزا حفظ امن دلتوج چاہے شوکرایا  
تاں اوہ دعویٰ خارج ہو یا دشمن جھڑکٹھایا

۱۹۰۰ء میں عیسائی مذہب کے پھر ایک بار تمام حجت اور مشاہدات لاہور  
کو خدائی فیصلہ کی طرف دعوت لے کر صاحب کی بتیابی اور مسیح موعود کی کامیابی

سی لاہور شہر دلتوج دوا دوا دواں دا انسر  
اوس صاحب نے حضرت احمد نیکے چھٹی پائی  
سی لکھیا اس صاحب دیول حضرت احمد مرسل  
یا لکھیا بلو الو مینوں جتھے لکھو آسناں  
صاحب بہادر پڑھ کے چھٹی جرات مول نکیتی

اکثر اخباراں جی لکھیا صاحب بہادر تائیں  
برصاحب خاموشی پکڑی ہرگز لو لے ناہیں

بموجب حکم سرکاری ۱۹۰۱ء کی مردم شماری اور حضرت اقدس  
کی طرف سے جماعت کے نام احمدی مسلمان لکھوانے کا اعلان جاری

کر دشار تمام رعایا حکم ہوا سرکاری  
خادم میرے رہندے آئے چہری چہری تھائیں  
حضرت دا اعلان مردیاں جاں سبے سن پایا  
میکدم اس خاص حکم دلتوج سی ایہ مقصد اعلیٰ

تاں حضرت اعلان کرایا دلتوج جماعت ساری  
احمدی مسلمان لکھواؤں ادہ سب اپنے تائیں  
کا غلات سرکاری نے نوج احمدی نوج کرایا  
بنی محمد تے احمد دی ہووے شان او جالا

حضرت مسیح موعود کے جدی مخالف رشتہ داروں کا مسجد کے دروازہ  
کے رشتہ کے آگے ایک دیوار بنانا اور حضور کو جمع جماعت تکلیف پہنچانا  
بحالت مجبوری حضور کا سرکارین نالاش کر کے مخالفین پر سخت پایا اور  
دیوار کا گرایا جانا خرچہ مقدمہ کی رقم وصول کرنا بلکہ مخالفین کو معاف کرنا

رحمت حقین ب عظمت بخشے جاں قبولائ تائیں  
جاں احمد دی دین دنی دلتوج دیکھی نیک نصیبی  
زاج انگیزی دے دچہ تیزی پیش نہ چلے کائی  
اوتھئی ہوئی جماعت احمدی بند ہو یا جاں سستہ  
رشتے داراں نوں تاں حضرت نرمی جتھیں سمجھایا  
ایک خدا دے گھر رستہ بند تئیں کر دایا  
مومن لوکاں اتے ناحق ایہ ناں ظلم کماؤ  
تدوین می لاف رشتے داراں صاف جواب سنایا  
مسجد آؤں عاون والیاں سانوں بہت سنایا

تاں حلسہ قبولائ تائیں ناحق دہن ایذا تیں  
تاں حضرت دے بنے مخالف رشتہ دار قریبی  
مسجد آگے رستے دے دچہ اک دیوار بنائی  
دچہ دچہ چکر لکھا آؤں مومن پاک سرشتہ  
سے ایہ تسلی آسائے تائیں ناحق دچہ پہنچایا  
مومنین نوں او کہیاں کر کے تھہ تسلی کی آیا  
کنول دیوڑاہ مسجد والا اجر الاہوں یاد  
ایہ رستہ ہے حق آسناؤ جتھے دے دلتوج آیا  
نئے بنے بازگاں مارن ساگاں رب بھی نظر نہ کرنا



اور کس سب کچھ سوچ سمجھ کے رستہ بند کرایا  
تاں حضرت نے وقح عدالت دعویٰ کر کے کہہ دیا  
دیکھ موقع اس حاکم نے فیصلہ بیخ سنا دیا  
بس ایہ سن دیوار کجی ترنت گرائی جاوے  
رستے وقح دیوار بنا کے گھتیا جنہاں پوڑا  
وگ پی کندھ مخالف دون آکھن ہن کیہ کریو  
میدلم تاں حضرت جی نے سن کے گریہ زاری

ناش بے شک کرو اسماں پر جے چاہو کھلویا  
تے پھر موقع دیکھن کارن حاکم ت دیال آتیا  
اس دیوار نے بیشک ناحق رستہ بن کرایا  
تاں رستہ دولاں گھروا جلد صفائی پاوے  
کرو واصل انہاں دے پاسوں خرچ ہر جہ سارا  
ہر جہ خرچ پیا جو ساتوں ایہ ہن کتھوں بھریئے  
رقم جو ہر جے خرچے والی کتھن دنی اوہ ساری

## ۱۹۰۲ء میں برائے تبلیغ یورپ امریکہ وغیرہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء اور اس میں کامیابی بفضل خدا

سن آئی سو دو دو چہ حضرت احمد مرسل باری  
ریویو آف ریلیجنز اس دا حضرت نام رکھایا  
خود بھی اس بیچ مضمون لکھتے آئے حضرت اقدس  
اکثر قابل دل تحسین مل ہووے سنز گستانی  
آکھن جنوں پس خدا و امتد کر ہے قیدی  
یعنی جس نوں آسین سمجھتے ہے خدا و ابیٹا  
ہیں سمجھدے سال اوہ زندہ اسماناں پر رہند  
اکثر دانشمند عیسائی پڑھ پڑھ ایہ رسالہ  
اوہ رسالہ نور اوجالا ہے ہن تک جھی جاری

کیتا اور دو تے انگریزی اک رسالہ جاری  
ماہواری وقح ملکاں شہراں شایع کر پھنچایا  
یورپ تے امریکہ والے پڑھ مضمون مقدس  
پایاں اوس رسالے دیون برکاتاں روحانی  
نقطہ بنی ہن ہویا ثابت کھل گئے کرم کریم  
اوہ انسان ہویا ہن ثابت تے نہ رہنا بھلکھا  
احمد اس نوں اکڑیں بیچ دفن ہویا ہے کندھا  
لگ پئے سوچن بیچ دلاں دے رستہ بخشش والا  
انشاء اللہ جاری رہی بفضل گریہی باری

۱۹۰۲ء میں عیسیٰ کے موقعہ حضرت مسیح موعود کا خطبہ الہامیہ  
عربی زبان میں فرمایا اور اس خطبہ کو سنتے سنتے مومنین کا دل خدا کے خوف سے لرزنا

سن آئی سو دو دو چہ بھائی عید الفتنہ جو آئی  
خطبہ وقح تقریر بے حضرت نے فرمائی

ادہ تقریر سننے ساری عربی دے دچہ کسی  
خطبہ پڑھ دیاں شیخ بی ایسی رب سبحانی  
ایہ تقریر ہوئی بس شیخ جگ وقح دھم مچائی  
کل مخالف لوکاں اتے ایسی ہیبت چھپائی  
ہے کردا ماموراں والی قادر لیت پناہی  
وقح اس رسالہ دعویٰ دے ایہ بھی لنوں بھائی  
چھوٹے چھوٹے جملے عربی لکھتے ناں صفائی  
نام انہاں دے عربی دیون لکھتے کرختائی  
اصلی ایہ گل سوچی دل بیچ اس منہ مل مولائی  
حضرت نوں وقح دینی کاراں فرصت بہت آہی

محبت و چہ مجلس ساری ہوئی سن شیدا لئی  
چشماں بیخ عنودگی آہی چہرے نورانی  
پڑھن مخالف نادوم ہون پیش نہ چلے کہنی  
ہن تاک کہ جواب لکھن ہی جرأت مولائی  
تے دشمن ماموراں والے پادین سدا تباہی  
عربی بولی کل جماعت نوں چاہیئے لکھلائی  
ہر ویلے جو چیزاں اوں اندر کارروائی  
ہر ویلے جو بن مومن وقح ہوگ نہ کاہی  
عربی بولی قرآن والی سمجھ سکے سب بھائی  
لے پر عربی احمدیاں نوں خوب طرح سمجھائی

## برنہا احادیث صحیحہ و شقیہ کے مشرقی جانب پر کدہ باقائیان میں بنیاد و مینارۃ المسیح

ہے جو بعض حدیثاں دیون ایہ بھی اک اشارہ  
خوب بلند سفید رنگ تھیں داہ والگ سی پیارا  
علم جو ہے تعبیر لایا جو اس نوں ہے پڑھدا  
اوہ دلیلاں سن کے منصف جوں جہاں نہیں کرتے  
مشرق تھیں اہ مطلب لیندے ہی خاص ترقی  
سواہ ساریاں تنقلاں بنی پاک بیچ پایاں  
پیش گوئی حدیثاں والی ہووے ظاہر کوئی  
رکھی سی بنیاد و مینارۃ احیوت بانی

شہر و مشفق مشرق جانب ہوئی اک مینارہ  
کرسی اوس مینارہ دے اوپر عیسے آن اوتارا  
اوہ ہے مینارہ دے معنے خاص دلائل کردا  
اتے بلندی دا اوہ مقصد عام مظاہرہ پڑھدے  
کئی دشمن مل جنوں روکن نول نہ جائے دکا  
پراوہ مور کہ انساناں ہی سمجھاں نہ آئیاں  
قادیان بیچ بھرنیاری رکھی نینہ ہروری  
ہر مینارہ مکمل ہووے چہ خلافت ثانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک شخص سی کم الدین سکھ بھین  
صلح جہلم کی طرف سے عدالت میں دعویٰ ازالہ حیثیت عربی



## مگر بفضل خدا نجام پر پابل کو شکست اور حق کی نصرت فتح یابی

کرم الدین اک جھوٹے جو لکھیا حضرت ادا لکھیا  
کرم دین خود لکھو کے چھٹی ہو گیا پھر انکاری  
کرم دین نے اس جملے نوں جانا اکثر مندرا  
کرم دین نے ہتھک عزت دی پھر نالش کیتی  
حسب ضابطہ حضرت جی لکھن ہو یا جاری  
سفر اندر پھر احمدیت دی ہوئی بہت ترقی  
باموں نے چہرے اور بر سے نور اٹھی  
جہلم دے اسٹیشن اوڑے جن م پوچی گاڑی  
زیارت کارن خلقت اسی محویت وچ چلیدی  
اتنی پھیر کہ خلق اللہ و انت حساب نہ آئے  
صاحب مصلح نے اک فسر دی ڈیوٹی سی لگوائی  
سچ سچ سی جلدی گاڑی خلقت کرے زیارت  
شہری اتے دیہاتی خلقت جھک گئی مال پرستی  
ول کچھری سچے سچے اوہ گاڑی سدائی  
افسراں تائیں انتظام دا کرناں ہو گیا مشکل  
حاکم سی اوہ عاقل عادل اعلیٰ قسم اوہ  
مڑ حضرت جی سن ہمارا واپس قادیان لے

ہے کذاب لکیم کرم دیں تاں حضرت نے لکھیا  
تاں کذاب لکیم زاجلہ ہو یا اس تے جاری  
اکہے مرزے لکھیا مینوں جھوٹا بہت تے گندا  
جہلم نالش دار کیتی سن لو پھر جو ہتی  
ہوئی قادیان پھیلن جہلم حضرت دی تیاری  
جس اسٹیشن پھیرے گاڑی خلقت آئے سنی  
اکثر بندے زیارت کر کے پاؤں نور صفائی  
زیارت کارن پاک سیح دی مجمع ہو یا جاری  
پلیٹ فارم پر کھنڈون کارن جگہ نہر ملدی  
گھوڑے گاڑی دی سواری بھی جینے نہ پائے  
اس امر نے کوشش کر کے خلقت ذرا مٹائی  
اسٹیشن پھیلن شہر تلک سی اکو جیہی حالت  
اک ہزار انسان نے اس ن بیت اہی کیتی  
حال مقدمہ سننے کارن اتنی خلقت آہی  
خلقت و ہندی لوگ گیندی اہی اہی اہی چل  
بری کیتا اس حضرت جی نوں سن کے سارا حال  
دشمن دوج دلاں دے سجدے یاراں جملہ بجائے

## ۱۹۰۳ء کا آغاز اور احمدیت کی ترقی بفضل عجیب نوا

سن ۱۹۰۳ء آئی سوتن چہ بھائی سید برکت بانی  
اعلیٰ اولیٰ خلق خدا لی جو رب نے چاہی  
خبر سچ ہو وود دی پھیلی اندر کمال شہراں

بچ پنج سو دو اک اک دن نے جی قادیان آئی  
لکھ لکھ چھیاں کر کر بیت پاک سیح دل و مانی  
بہت لوگ گئے سن احمدی اندر کمال شہراں

اس بتیس پہلے احمدی آہے کئی سوتن چہ گنتی  
ہن اوہ کئی ہزاروں دودھ کے لکھاں تاک چاہنچی

حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب کا اقبال انسان سے حضرت مسیح  
موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں قادیان آنا اور حضرت مسیح موعود کی بعیت  
کر کے واپس وطن کو تشریف لیجا۔ وہاں کے مولویوں کی ناحق عداوت  
اور مولانا موصوف کی کابل میں سنگساری سے شہادت

ہے کابل سے راج اندراک خوست نامی قیدی  
آ اس دا ادب کریندا خاندان سب شاہی  
شاہ کابل دی تاج پوشی و آشن جڈن سی ہویا  
شاہی علماء و اچ اس دا اعلیٰ درجہ آما  
عالم فاضل پیر مکمل عساید ز احمد یورا  
مولویاں نوں ات سبتوں اکثر بخش اہی  
سن تیراں سو گیا رہ پیری آما جس زمانے  
پیشگوئی محمد مصلح سی پہرہ ظاہر کریندی  
عبداللطیف نشان ویرکھ کے دل چہ نکرو دویا  
نوز سالان فکرے عم دوج اس دا وقت دیا  
کابل پھیلن آگیا لپٹا و پھرا گئے ول جلیا  
جاں ہندی یاں باتاں چھراں احمدی لکھ شایا  
غلام احمد ہے اسم مبارک قادیان دا باشندہ  
جن نے اپنے دعویٰ ثابت لکھیاں بیت کتاباں  
اسکے آئے قادر رب نے اعلیٰ فضل کیا  
قادیان خاص ہے لڑو دوی دیون لوگ گواہی

عبداللطیف سی بزرگ سید اس چہ نیک سرشتہ  
دوج دربار ہمیشہ اس نوں کر سی ہندی آہی  
سید عبداللطیف دی پھیلن شہا سرتاج رکھیا  
تاں حضرت سرتاج شاہ مانے پھیلن صردا آما  
کسی ملاں نوں لکھن نہ دینا فتویٰ دستور  
اے پر عالم کابل آگے پیش نہ چلے کافی  
گرمین لگے چہ سورج تائیں اندر ماہ مٹانے  
اپر نشان جو ہوسی اظہر مجھو آگیا ہندی  
اکہے یارب گرمین تے لگ گھو مہی کیوں آیا  
اوڑک شاہ پھیلن ہی اجازت ج کرن سدھیا  
اتفاق اک احمدی امنوں بستے دوج ملیا  
اوہ ہندی ہے حضرت احمد جو دہ قادیان آیا  
قوم مصلح تے عابد زائد رب دا مخلص بندہ  
نور ظہور جہاں پھیلن ہووے ماندہ ماہ تاباں  
خواہ نام اس شایع کیتے دہر ظہور اوہ آئے  
پچین پچین ہے عابد زائد اوہ ہزار ملاں



احمد لکھنیا میں ہاں ہندی نے علی بھی جانوں  
صورت سیرت خاص نبیال کج دلالوں لئے  
اس جیسا ارج جگو چہ ناہیں مددگار اسلامی  
احمد بیت دیاں کچھ کتنا ہاں یا سوں کدے کہنیاں  
عبد لطیف نے اپنی خوشتری تن من مع سہائی  
ہندی والی کر کے زیارت آکھے سکے جاساں  
اڑ بٹالیوں گڈی چھڈی ٹم ٹم دھڑ دھڑ پایا  
آہندی دی زیارت کیتی تھندی دی دھڑ دھڑ  
وہیں جاچن پر کہن کلان پھیرا کچھ مہینے  
ج دا وقت گزر گیا اتھے پہنچ نہ سکیا سکے  
صحبت ہندی فی حق رہ کے راز کئے عرفانی  
ہندی نال محبت کر کے ہو گیا مسلم زیادہ  
اوہ چاہے ہن دس اپنے پنج جلدی دس جاوے  
اس تبلیغ تھیں مولانا میرا میں پر ہوسی راضی  
پھر ہندی دی خدمت یوتج مجھوں عرض گلدی  
قادیان یوتج آگیا ہندی جانو شجر سنداں  
سن کے عرض ہے چپ حضرت تے کچھ ناں فرمایا  
فرمایا جو وطن وطن دی تیں ہو خواہش کر دے  
ہے مشہور جلالت طرح عامی محنت طبع افغانی  
جنہاں ہن تک سی ناں سمجھی اعظمت قرآنی  
اپنی حالت ظاہر کر سواہی حدود زبانی  
جو قایل نے اس ہندی نے جس تلوار خیلانی  
بیشک اکے ن سب دنیاوتج احمدیت دی جہانی  
تدوین لطیف گدارش کیتی لے سرسل سجانی  
خوش ہوا کہ ہن شخصیت کیجے لے رہبر روحانی

اگر ارادہ گزارش کیتی اوڑنک حضرت مانی  
السلام علیکم کہہ کے بل بن کچھڑے جانی  
سی صاحب کچھ دن پھرے رستے دھ پشاور  
اوہ خط لکھے پہلی ڈاکے شاہ کابل دل پایا  
جو خط لکھے خواست جگے اوہ جاہتجے شاہ نوں  
مولوی جی نہیں مکے پہنچیا قادیان تھیں مڑا رہا  
قادیان تھیں اوہ کر کے بیعت آگیا دھ خواست  
جو جو لکھے دلائل خط و تح معلم ہوئے سچے  
ملاں لوکاں ایہ گل سن کے شاہ نوں اکہ سنایا  
اوہ کہندا ہے کافراں اوئے نہ تلوار جلاؤ  
کافر آپ کرن جے حملہ مسلماناں نے اوئے  
ایسا ہندی نرم طبیعت سالوں بھلا نہ بھلاؤ  
ہے بہتر جے مولوی تائیں بکڑ حضور لے اوئے  
جے کر سچی توبہ کر سی دیناں بخش ضروری  
شاہ کابل نے مولوی جی نوں تال پھر کپڑ سنگاٹیا  
شاہ آکھے اس مولوی دلوں مینوں بدبو آئے  
سن کے شاہی حکم سپاہی لینگے بند بچانے  
ملاں لوکاں اس صادق نوں ڈاڑھے دکھ پچائے  
بند بچانے در در بچانے حالاً سید والا  
مولوی نوں پھر شاہ کابل نے دھ قلعے منگو آکھے  
گھرے نرطے قید کرایا دور ہٹا کے رکھے  
شاہ آکھے لے مولوی صاحب کیوں تکلیف ہو یا نہ  
شاہ آکھے تیں ج کرن نوں سی ساقی سدا ہے  
مولوی آکھے قادیان جا کے زیارت ہندی کیتی  
جیکر دی حیاتی باقی ج کرن نوں جاساں

وقت دوا طرین دی تپوں جاری ہو یا پانی  
عبد لطیف صاحب ارج پانی قادیان تھیں روائی  
نے حالاً سب قادیان والا خط دھ لکھیا ظاہر  
جس دا کچھ جواب ناں آیا سمجھے گیا دیا گیا  
شاہ پڑھ کے پھیرا دیا کچھ پھر علما نوں  
خود مرزا دی کر کے بیعت ایہ خط میں دل پایا  
تیں ستواوہ دین بنی داد دشمن ہے یا دوست  
تیں ستوہن فتوے شرعی مولویاں نے کچھ  
کفاراں سنگ جنگ کرناں ہے مرزے بتلایا  
جب لگ کافر کرن نہ حملہ تیں نہ تھہ اٹھاؤ  
تاں پھر حملہ روکن کارن چاہیے کافر کھٹے  
جوش جہادی تھنڈا ہوسی ملک تباہی پائے  
تے اس نوں اس ہندی دلوں توبہ جلد گراؤ  
تے جیکر کچھ عذر کر سی سمجھو سخت قصوری  
جاں اوہ دھ کچری آیا شاہ نے مکھ بھنوا یا  
اکھو بیعت قادیان دل توڑ کے منہ دکھائے  
مولویاں نے اکھے لگ کے قید کرایا شاہ نے  
اکھن چھڈ مرزے دی بیعت جان تری کہہ یاد  
حدوں دھ عذاباں یوتج گزرے سخت کوسالا  
سخت زنجیر کئی من پختہ سرسراں تک لا کے  
حال کھتے نت مولوی والا خود شاہ کابل آکھے  
مولوی آکھے ربک عاشق دکھ عیش اٹھانڈے  
پھر کو کچھ دھ قادیان جا کے اتے ماہ گدا ہے  
صحبت پاک دی محبت و تح ج دی مدت بیٹی  
لے جیکر مل کئی شہادت لوری تیں مسلمان



شاہ آکھے دربار میرے سائے ملاں قاضی!  
 جے اوہ اس داد عوی سچا پادشہ کی کتاباں!  
 سن کے اکھیا مولوی جی نے سن او شاہ کابل  
 مہدی بابت نال انہائے سیری بحث کراؤ  
 سچا جھوٹا ثابت کر کے غیر انصاف کراؤ  
 تاں پھر ایہ گل مولوی جی ہی شاہ کابل میں لیتی  
 یعنی اکھیا قاضیاں تائیں ہی قلعے نے جاؤ  
 جے اوہ ہودے سچا ثابت ایماں اس نے لیاؤ  
 سن ایہ حکم رزانہ ہو یا قاضیاں داکا ٹولہ  
 جا چو فیروے مولوی جی نے قاضیاں جھڑپایا  
 مولوی نے قرآنی حالے فوراً کدھ دیکھائے  
 ہے عیسیٰ مریم دایہ ثانی خدا داد اسے  
 جو وعدہ موعود شیخ دایہ قادر سر پایا  
 احمد پو بلفیل محمد منقل کیتا ربی  
 احمد پروسی تن من من حقیں پاک نبی کی کہتی  
 چن سو زنج نول لگے گرسن اشد یوزمانے  
 سن تیرہ سو گیارہ ہجری کوچہ گرسن لگے  
 جے رگے طاعون بھی پھیلی گئے پہاڑ اودائے  
 ثابت ہو گیا کل زمین پر بھی غلبہ دجالی  
 نال دلائل مہدی کیتی اظہر کسر صلیبی  
 قاضی لوئے احمد مرزا ہے جے سچا مہدی  
 کیوں نہیں احمد شیخ پرکاکے کافر قتل کریندا  
 کیوں نہ ختم کیتے اس منکر کل جگت کی جھڑپے  
 دیو جواب با جھڑپیت قیدوں کے خلائی  
 مولوی جی نے اکھیا سنا یا کچھ کر دسب قاضی

لا اکراؤ فی الدین نول پڑھکے پورا عمل کماؤ  
 حق سائل سچ دلائل مست آؤں سمجھتاؤ  
 اوہ مذہب کیوں ہو سچا ظلمے نال جو پھیلے  
 برج دنیاں فتح حضرت احمد پڑھو قرآن کجھائے  
 اس حامی اسلام نے لکھیاں برحق بہت کتاباں  
 قلمی جنگ ہے کرنا مہدی ایسا برحق جانو  
 تیغ و دم قلم تحسین کیتا مہدی فضل اللہوں  
 بولیا اس تقریریں سن کے جوسی قاضی ہنر  
 اس قاضی نے شاہ کابل نول فیصلہ آکھنایا  
 اوہ تے حضرت عیسیٰ نول بھی فوت شہر کھنڈا  
 اس کافروں مارن کارن سرگز دیریاں لاؤ  
 شاہ کابل نے فتویٰ سن کے اکھیا کر دشتابی  
 نڈا باڈھا زکا وڈا مقتل دل سدھائے  
 مولوی نے نکستی پاکے سائے شہر پھراؤ  
 شاہ کیتا جاں حکم زبانی نرت منادی ہوئی  
 مولوی جی نول شہر پھر لکے چہ میدان لے آئے  
 جیوں منصورانا حق کہندیاں ناحق دنا سولی  
 گڈ زمین رنج مولوی جی نول گردن رکھ لی سنگی  
 بناں قاضیاں سخت نظارہ دیکھ نہ سکدا کوئی  
 سن کچھ شاہ بھی خوف حق دیکھ نظارہ ڈریا  
 اربینوں سنگسار کرن دانتوی وفاق قاضی  
 خلعت فاخرہ پہن تے کرچل گھوڑا دی سواری  
 اس دیلے بھی کریں جے توبہ پڑے مراں یادیں  
 مولوی اکھیا سن لے شہر اہل بیت نہ کہنا  
 نول قاضی دانتوی من کے کھاری سنگساری

دنیا اندر دین دی خاطر ظلم ستم نہ ڈھاؤ  
 حق چکاکے نور دکھاکے کج دلاں نول لاؤ  
 سچ سناؤ حق منواؤ نال کلام زسیلے!  
 توحیدی عرفانی گوہر دنیاں فتح ٹھائے  
 جنہاں کیتے غیر مذہب گھائل باہر جواباں  
 دین دی خاطر ظلم کسی پر کرناں منع پچھانو  
 ناحق ظلم ستم جو کرے پھر گئے سچے راہوں  
 ہے یہ شخص جہادوں منکر بے شک ہو گیا کافر  
 مولوی منع جہادوں کرداناں کافر پھٹرایا  
 ہن اس پنج راہانی حصہ سانوں نہیں پسندا  
 گردن تلک زمین رنج دیکے پھر پتھر مرواؤ  
 جلد کرو اس سنگساری ہی کابل رنج منادی  
 آج ادھتے اک مولوی کافر جانوں مارا جاو  
 پھر اس نول رنج مقتل گاہ نے گردن تلک گڈاؤ  
 مقتل گاہ دل عام آبادی رواں شتابی ہوئی  
 دیکھ نظارہ درد منداں دل دردوں پھر لکے  
 تیوں لاج پاک سچ بے خادم سرے موت قبولی  
 درد منداں نول دیکھ نظارہ ہیج گڈر سی سنگی  
 لے پر شاہی حکم حقین فردی خلعت حاضر ہوئی  
 جاکے اکھیا مولوی جی نول کیوں میں صبر اڑایا  
 لاج بھی جھڑپے دی ہیبت کو قاضی نوراحی  
 وچہ دربار لے گی کرسی ایساں منصب بھاری  
 کیوں مرزے دی ہیبت کر کے اپنی جان نجاویں  
 دنیاں بے دین گواکے کب لک جکوڑ سنا  
 انساں اللہ میرے آئے ہوئی حاضر صل ستاری



ظاہر مرید باطن زندہ فضل الہوں تھیواں  
 اسکو کہ ولساں جو کرناں چھوڑے پور نہ چھوڑے  
 جو چاہو سو ظلم کا ڈھچھوڑو کور کھجیڑا  
 عاشق سداق دی گل نیکے شاہ قاضی دل آیا  
 پر جیکر ایہ فتوے تیرا ٹھیک ہے شرعی سچا  
 ہوئی اندر درگاہ باری تیری ذمہ داری  
 ایہ گل سن کے اس قاضی نے پھر مار دگایا  
 اتنے پتھر سے اوپر بن گیا ڈھیرا چسپرا  
 اس دنیا تھیں پاک شہادت پاکے رہا پیارا  
 دن اگلے اس تاق خونوں جب حکم تباری  
 نکلا وڈا اونے اعلیٰ نہ کوئی رہ گیا حالی  
 کوئی کسے دی دات نہ کچھ لے گئی آیا دانی  
 پرے داراں چھوڑیست خبر نہ کجی کالی  
 خوشبو لاش مبارک چوں ایسی پھیلی آہی  
 حامی سدا شہیداں والا ہے خود حق تعالیٰ

مقامات کا سلسلہ جو جہلم میں شروع ہو کر بٹا ہرتم ہو گیا تھا۔  
 اب گوردوارہ میں پھر بڑے زور سے شروع ہوا۔

سی جو دعویٰ کر دین دا جہلم خارج ہویا  
 اس جہلم کے دیہہ جرح لکڑیا وقت ڈھیرا  
 ہریشی تارنخ سنا ہے حاکم کل یار سوں  
 ہم مذہب کجہ اس حاکم نوں آکر دین صلا جس  
 حضرت جی نوں قید کرن ہے جہلمی ارے پائے  
 حضرت جی سن لیئے ہوئے جو سن مال ڈھچھوڑے

ادیا دتھ گوردوارہ پوری دی پھر مڑا سنے جھوپا  
 یعنی عرصہ دوسراں تھیں بیتا وقت گھیرا  
 دتھ جرح کئی کاغذ کا ہے ہون اک کہ لفظوں  
 ہزاروں خواہ اک دن ہو دے قیدی کرد کھلاں  
 یاراں بخواراں نے سن کے حضرت نوں تنہا  
 فرمایا وہ شیر خدا نوں تھ لگا کے دیکھے

۱۹۰۷ء کے مختصر حالات اور بعض واقعات کے مختصر اراشاں

سن ۱۹۰۷ء سو سات عیسوی اندر ماہ ستمبر  
 سی ایہ حضرت پاک سچ دا چھوٹا صاحبزادہ  
 اکٹھ برس تے چھٹے مہینے ایہ سن زندگی دا  
 ایہ برس تھ صدر انجمن فنا خاں کیتیاں ظاری  
 پھر دوا صاحب اک عورت امر کو تھیں آئے  
 اسے سال پنجاب دا اندر شورش پھیلی آہی  
 شاہ وقت دی سچے دل تھیں کیتی تابعداری  
 اسی سال تھ ماہ دسمبر جلسہ آریاں کیتا  
 پور بھی مذہبیاں ساریاں تائیں آریاں سد بلایا  
 گو ہے آریاں عورت کیتی کل مذاہب تائیں  
 آریاں دی ایہ جرات شکے ہندو مذہب، راجنی  
 پھر بھی حضرت نے لکھنؤ میں جہلم جہلم پھنچایا  
 اس ضمن میں سچ سی حضرت نے آریاں نوں سمجھایا  
 تال پھر خوب مذہب ہو کے کرنی لیک پھر خوانی  
 سن کے آریاں ہندو بیوت عمل ناں کیتا کافی  
 کجہ الفاظ کہے دیہہ نرمی پھر جڑ پکڑی سرگرمی  
 پاک محمد صل علی نوں ملون لگ گئے گالی  
 حضرت نے ارشاد مطابق احمدی کہہ بولے

۱۹۰۸ء کو سرگودھ صاحب بہادر فنانیل کٹر ضابطہ  
 پنجاب کی قادیان میں تشریف آوری اور حضرت اقدس  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات و خوش احاطاتی

ہو گیا فوت مبارک احمدی سید مسیح النور  
 اٹھ سال تھ چھوٹا صاحبزادہ سحر ہوئی زبیرہ  
 عا جنت دتھ تھ پھل پاپا پاپا است رحمدہ  
 سرگوبہ دتھ دیں آگاہ تھ دفتر تباری  
 حضرت نے راجستھان دا چھوٹا صاحبزادہ  
 فضل الہوں سی ہندی نے شورش زکینا کافی  
 کل جامعہ بیعت نے جیوں آہی اقراری  
 حضرت نوں لاہور تھ ہرج سدا بلایا میتا  
 حضرت نے خطاب راجستھان کے فخر کو تھیں فرمایا  
 لکھیا ہے ہر مذہب تالے لیک پھر کرد تھائیں  
 پور معلوم ہون دی ہوا یہ گل کرسن دیہہ کہ بازی  
 پنج سوا احمدی نت جلسے دیہہ کٹاں لے آیا  
 کل دنیا سنگ صلح کرن نوں جہلمے قدم اٹھایا  
 نہ ہندو دل تنگ کسو دسن کے تلخ بیانی  
 بلکہ خود پر چار کرن ہی باری جس نم یائی  
 لگ گئے کھڑے سخت کلامی بہت مہاجر بھری  
 ساتھ ہی بہت کرن بے ادبی حضرت احمدی  
 لے پر آریاں کن کھانکے تو لے پو لے چھو لے



سن انی سو اٹھ عیسوی مارتح نے دن کہے  
حضرت جی نے کل جماعت استقبال نوں گھنٹی  
صاحب بہادر دی سن علم حضرت کیتی دعوت  
ملنے صاحب بہادر تائیں جاں حضرت سدا نے  
صاحب بہادر دواہ داعرت حضرت جی کی کیتی  
خدمت کرسیاں پھیلیاں بیٹھے صاحب ت  
حضرت جی نے سلسلے والے حالے سب سجھاؤ

جاں سرور سن صاحب بہادر قابو دیاں دے اے  
تنبو چہ اسول گڈا یا کیتی دل تستی  
ملاقات پھر خود جا کر کیتی حضرت صاحب فرست  
اٹھ دست دوست خاص خزر حضرت کے سنگ لائے  
جیجے دے دروازے اگے مل پئے نال پرستی  
صاحب بہادر نے کچھ حالے کچھ سلسلے بابت  
صاحب بہادر نوں خوش آئے سدا بھرم ملنے

۲۶ مارچ اپریل ۱۹۰۸ء کو بوجہ جناب حضرت ام المومنین کی بیماری  
حضرت اقدس کی معہ ان عیال لاہور کو بیماری سے فرمایا واسطے صبح کا  
انتظار مگر رات کو الہام ہوا بد مبارک امین از بازی روزگار  
آخر کار لاہور میں تشریف لیجانا اور حسب العادت مانوں کا شور مچانا

حضرت ام المومنین نوں آہی کچھ بیماری  
یا حضرت لاہور چل کے کر دوا کچھ بیماری  
سن کے عرض موعود مسیح نے منظوری فرمائی  
مت ہو کھیل زمانے دنوں بے ڈر لے مولائی  
بے الہام ایہ خطرے والا صاف اشارہ کر دیا  
نال ہی اسدن پاک مسیح دے چھوٹے صاحبزادے  
اس باعث دن اگلے اوتے سفر ملتوی ہو یا  
دائے بانی کچھ گکانی حکمت نال آلاہی  
قابو دیاں عین اسواری کر کے اترے آن پالے  
مرحہ دی شورش و باعث کار دیاں تھوڑا لیاں

نبی خدست و تح مسیح نے ادبول عرض گنداری  
آب دہوا تبدیل ہو دیگی فضل کرے رب باری  
رات ہو یا پھر حضرت جی نوں ایہ الہام الہی  
ایہ الہامی خبر تمامی حضرت کھول سنائی  
اسد جانے خاص نتیجہ کی ہے اس سفر و  
سی بیمار ہوئے اک پل روح رب نے نال لائے  
رحمت ہو روھی روح گھر نے قدرت نے ہو پڑیا  
ایسے حال سوار ہو چکے کر تقو اے مولائی  
مجن اگے سامان دین نے ریلے جڑنے والے  
تھوڑیاں عین ریز روز ہو نوں بالو عذر سداون

حضرت جی نے سب کیفیت گھرا نادر بتلائی  
لے پر قدرت قادر دلی روح شمار نہ آئے  
تیاری لاہور نوں ہوئی چڑھ بیٹھے درجہ گاڑی  
شور بیا لاہور شہر روح اکہن مرزا آسیا  
آفت بخالف آماں لیک پھر شروع کریندے  
رستے دے دن گامیاں لین اور دوا عظم متوالے  
اوں جادون کمارن دو جارستہ مرکز مولیٰ آما  
حضرت نے فرمایا بھائیو کیوں ہو تپا بے کھپک  
سن کے گالی کر دے خفگی السب ہے چپ دینا  
جیوں جیوں لوکاں سنیاں خیراں کچھ ن حضرت ہن

تے الہامی حالت ساری پھر مڑ کے دھرائی  
اوتھ کر الو گاڑی بالو عرض سداوے  
جا لاہور مقام جو کیتا دیکھو قدرت باری  
مواویاں نے گھر نے نیرے کن اکہاڑا لیا  
ہر لیک پھر روح گندی گالی حضرت جی نوں نہیں  
حضرت جی نوں ملنے والے پاؤں بڑکے نالے  
گامیاں لائے بازہ اوں لوگ نہ پاؤں را  
ایہ بکواسی جو کچھ بکدے کچھ بگاڑ نہ سکدے  
جیہڑے دھڑکدے گاہ دے ملے اساتل کی کہنا  
تیوں تیوں لوگ زیادہ اوں حضرت جی نوں کچھن

ایک خوش عقیدت غیر احمدی امیر کی طرف سے یسوان لاہور کو پیغام دعوت  
اور دعوت طعام سے پہلے حضرت مسیح موعود کی تقریر فصاحت و بلاغت

اک امیر سی غیر احمدی لاہور زائرین کیا رادوت  
جاں لاہوری امرازاں دا مجمع ہو گیا بھاری  
میزبان نے عرض گزاری دیکھ دلاں دے چاؤ  
حضرت نے لبسم الشہرہ کے کیتی قرآن خوانی  
آہی ایسی مستراں خوانی نالے حق بیانی  
کاجے پھر کن تے دل مٹکن سننے ذکر قیامت  
کر شخص اس مجلس دیوج ایسا بوجہ ستاٹیا  
جامعہ مجلس کل امیراں اس نوں دک پٹیا  
ہو نعمت ان گھراں روح اسیں تھیں کھائے  
دھائی کھٹے تھیں کچھ زیادہ حضرت دعت ستایا

مسلمان امیر تائیں کیتی اس نے منیافت  
یا حضرت تقریر سداوے سب عرض گزاری  
یا حضرت کچھ اس مجلس نوں ربی خوف جتاؤ  
پھر اعلیٰ تفسیر سنائی پرمعنے ربحانی  
ہو گیا خوف خدا عین جاری جہ چٹان عین بانی  
اکہن یارینش نہ لائیں اعمالاں دی شامت  
اکہیاں جو وقت دلیا کھانا کون نہیں آٹیا  
اکہن تینوں خیال شکم دا بھولن دت نہ آٹیا  
ایہ بہت روحانی برکت قدرت نالے کھائے  
تے پھر دسترخوان کچاکے کھانا گیا کھلایا



اس تقریر میں بعض سامعین نے مفہوم کتنا  
سی جاری لاہور سے اندر اک عام اخبار پڑانا  
حضرت جی نے پرچہ پڑھنے کے ذریعہ دینا لائی  
یعنی جیہ میں بہت میرے اودہ بنا بنایا  
میں ہاں نبی طفیل محمد نبی نبی کوئی ناہیں  
میں غلام محمد آقا اودہ سرور میں چاکر  
آہیں دلے سج سی آہیں خطرہ نہیں کی بھی  
محمد ختم نبیاں جو ہے روح قرآنے

دعوائے آج نبوت والا حضرت واپس لیتا  
اُس نے بھی یہ معنوں چھپا یا روح پرچہ روزانہ  
اخباراں روح غلط خبر دی جہت تردید کوئی  
جس نے ایسا معلوم کتنا غلط بیان چھپایا  
نئی کتاب یاں نبی شریعت بھی نہیں کہہیں  
میں ہاں نبی برور محمد اس یقین ہو رہا  
میںوں رب میرے فرمایا انتی آتے نبی بھی  
یعنی باہوں نہر محمدی نبی نہ کوئی مانے

الرَّحِيلُ ثُمَّ الرَّحِيلُ یعنی کوچ کر نیکا وقت آگیا  
مکن تکبیر نما پادار یعنی رہنے والی عمر پر پھر سہ نہ کرنا کہ  
دونوں الہامات اور شہر لاہور میں آپ کی وفات

شامل حال سی حضرت جی نوں اسہالی بیماری  
کھا دن سدا وایاں تال کچھ ہے طبیعت اچھی  
حضرت جی نوں ملنے کارن لوگ ہمیشہ آدن  
وہ حالت روح حضرت جی نوں رب الہام سنایا  
ایہ الہام جماعت سن کے آہی دچہ بے تابی  
انا للہ و ارجع الیک ایہ گل اکثہ بھایاں  
جاں پھر پچھیا حضرت جی نوں تال حضرت فرمایا  
حضرت ام المؤمنین نوں من کچھ سوچاں بیان  
حضرت اکینیا قادریں جانان سن نہیں ہن سکاتے  
الہامات تے بیماری نوں کہہ کے رب جواسے  
ایسا علی لیکر اکٹھا حضرت جی مولانا

یعنی رہندے صنعت ہضم یقین دست ہمیشہ جاری  
لے پر اس سفر دچہ کیتی دستاں بہت ترقی  
تے حضرت آرام کرن دی فرصت نول نہ یادن  
کوچ کرن داکوچ کرن دا ویلا نیڑے آیا  
فوت ہویا اک قادیان مخلص ہو کچی خبر شنائی  
ایہ الہام سی اس متعلق جس یاں خبراں آیاں  
ایہ الہام ہے اس فی بابت حسوں رب دویا  
عرض کیتی قادیان چلو میں امی ہو گئیں  
لیجائے یا نہ لیجائے ہے سب دوس خدائے  
حضرت جی نے لیکر اکٹھا روح الوار اوجالے  
پر پھر سن کر رب بندہ حکم یارن دین صغائی

حضرت جی نے لکھ کے لکچر پڑھ کے ٹھیک بنایا  
رات نوں روح الہام نبی نے سنیاں بی ہوکا  
ایہ الہام اپنے متعلق گھر جے روح سنایا  
حضرت ام المؤمنین نوں کر آواز جگا سیا  
پچھیا یا حضرت فرماؤ من عانت ہے کسی  
یعنی جو کچھ قادر میرے بہت دفعہ فرمایا  
ایہ الفاظ زباں پر آہے پھر اجابت ہوئی  
حضرت مولوی نور الدین نوں فرمایا بلواؤ  
پھر حضرت محمود احمد تے نام سرسیر بلائے  
ڈاکٹر اس انجیکشن سینٹی کینیاں کچھ دوزیں  
پڑھی نماز فجر دی آپے چار پانی پر سیٹھے  
نال اشائے بعد نماز دین قلم دیات منگائی  
پیائے اللہ پیائے اللہ کثرت ذکر الہی  
اس نیندر یقین اس دنیا دچہ ٹرے جاگ آئی  
جس مولادے حکم مطابق دینی خدمت چائی  
پڑھنے سنتے دالے پڑھیو انا للہ صبا ئی

نام پیغام صلح خود رکھیا مطبع دچہ بچوایا  
اس فانی زندگانی آتے ناں کر کچھ بھرنہ  
رات پئی تاں دست بڑا اک حضرت جی نوں آیا  
بی بی صاحبہ نے گھبرا کے ادبوں سخن الایا  
فرمایا جو میں سی کہند ایہہ حالت ہے دبی  
آج اودہ میرے کوچ کر نہرا دیا سرے آیا  
جس یقین بہت ہوئی کمزوری چارہ گانہ کوئی  
مولوی صاحب ہو گئے حاضر جلدی شے آیا  
لے پر نبض گئی ہو دم چارہ پیش نہ جائے  
حضرت جی نوں نیندر آگئی جاگے وقت صبح  
گلا زیادہ بیٹھا آہا بات نہ دن کہہ کے  
کینیا پختہ قلم چھٹ ڈکی کلا کسی ناں آئی  
کرنے کر دے آئیں حضرت کچھ نیندر سی آئی  
روح مبارک پاک مسیح دی اس مولادول ہائی  
ایسی چائی کر دھن لائی سرے ناں بھائی  
پاک محمد تے احمد پر سنگو فضل الہی

لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مخالفین لوگوں کی  
طرف سے یہودہ بکواس و غرافا پھر قادیان میں لاش مبارک کا لانا اور جماعت احمدیہ  
کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاش مبارک کو ہشتی مقبرہ میں دفنانا



موت سیح دی شہر شہر و جہ کی وادگوں پھیلی  
ہو گئی جمع مخالف خلقت کم کار جھتیں بڑی

عام جمعیت اکٹھے ہو کے اس مکان لائے  
پتھر پتھر خوشی منادوں جاہل لوگ کہینے  
اکثر روزوں نامے گاؤں سو سو سو انک بانوں  
اجڑیاں نے اجڑیاں نوں شہر میں تیاں تاراں  
آج عظیم الشان موت ہے شہر اسادے ہوئی  
جس نیاں عمریاں سنے تقریراں علمی توح زانے  
پھر شہر فلم دی جس نے علمی جنگ مچائی  
دعویٰ دار و خود سیح وانا لے کرشن ہندی

جس کمرے وچ حضرت آپ دنیا چھوڑ سناٹے  
نال اوہناں کچھ ملاں آپ عالم عقل تھیں بیٹھے  
رہ رسولوں نام شراون دکھیاں لال لھاوون  
ہور ملک وچ خبراں لکھتیاں لاہوری اخباراں  
فوت ہو یا اوہ مرزا صاحب جس دی پھر می پھر می  
سب دنیاں وچ غلبہ پایا جان کل سیانے  
تے جس شیر دلیر سدا در فتح ہمیشہ پائی  
شامل حال الہی نصرت آہی جس دے رہندی

اوہ حضرت آج فوت ہو یا ہے فوج لاہو شہر ہے  
لاش مبارک خاص قادیان لیجاسن آج گھر ہے

حضرت جی دے یاد پایا لاش مبارک دیکھن  
یعنی پیاسے پاک سیح دے سی ایو شہر کدانی  
جب تک پیاسے زندہ رہن مڑا وہ خوشی نہ آئی  
۱۹۰۸ء سن آئی سواٹھ مہینوی مئی گئی دن چھٹی  
پہنچ بچے دل محکم کر کے لاش مبارک چائی  
اڑے لاش مبارک لیکے عدا با مخلص بچائی  
دکر کر نیدیاں کلمہ طیب یا لکرت اٹھائی  
خبر ہوئی تاں ماہ مئی دی ہی تاریخ ستائی  
نال ادب دے کل جماعت دے کمر عرض گذاری

لے پرا پیاں عقلا تائیں اکٹھ مٹل سمجھن  
سمجھن ہاں تھیں کہیں کو کسی حضرت سدا جانی  
جیو کو شفقت کروا آکا اوہ مرسل رہائی  
دس بج کے سن تیس منٹ جد حضرت دنیا چھڈی  
خاص گڈی وچ لاش مبارک جلد بٹا لے آئی  
نال ادب پڑھ کلمہ طیب یا لک دیو رکھائی  
موندھے دیندیاں دار نہ آئی قادیان لاہو چائی  
حاضر کل جماعت جو آہی لور دین دل آئی  
یا حضرت آج انجورال دی سنیں کر دے غم خاری

کرے بیعت کل جماعت جل تلساں دل کئی  
لیلو بیعت ہو رکھایت ذرہ نہ سنسی کافی

ابوبکر نوں ملی خلافت جیوں کر بعد محمد  
نور دین نوں بخشی رب نے نبیوں خلافت آج

اے پر حضرت نور دین نے آکھیا نال صفائی  
انہاں جنیں کہے خلیفہ میں کچھ عذر نہ پائیں  
حاضرین نے عرض گذاری حضرت گلے لگاؤ  
رب ہی تجھی حاضر ہوئی خیرت و جہ جماعت  
نور دین پھر عذر نہ کیستہ بخشش سمجھ الہی  
پختہ ہو گیا فضل الہیوں عاں قومی شیرازہ  
تین الہام سیح دے پورے کہتے آج الہی  
دوروں نامے گردنواحوں اتنی خلقت آئی  
لاش بہشتی مقبورے وچ پڑھ کلمہ دفنائی  
سی و خود سیح فرمایا ایہ ارشاد زبانی  
شروع شروع وچ خاص عمارت پر قبر سناٹے  
میکلم سرحد قہ احمد کرم کریم کما دے

میرے نالوں وچ حالت بہت چنگی بچائی  
نال خوشی دے سجھتیں ازل سدی بیعت کرنا  
انشا و اللہ عذر نہ کرساں جو کچھ حکم سناؤ  
لے بیعت کرو خلافت کیتی رب عنایت  
کل جماعت نال صداقت بیعت یونچ آئی  
پاک نیلے پاک مسجداں پیا پاک جنازہ  
حاشیہ وچہ تفصیل انہادی وچہ لور بچائی  
کرن زیارت آئے جائے تہ شمار نکائی  
کوئی عمارت شاندار نہیں قبر آئے بنوائی  
قبر میری پر خاص عمارت ہو گوناں بنوائی  
کسی زمانے مجھو لاندی سجدہ گاہ بچائے  
پاک سیح دیاں قادیان یونچ لور مرگ نہٹائے

بنی محمد تے احمد و الاتابک دار بناؤ  
بہر حالت وچ نال دولاں جنت وچ لے جائے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
خَلَفَاءِ مُحَمَّدٍ عَلَى دَرَجَاتٍ مُحَمَّدٌ بَارِكْ وَسَلِّمْ

۱۔ الہام ۱۱۔ ان کی لاش کنوں میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ یہ الہام بہت عرصہ پہلے اخبارات میں شائع ہو چکا تھا۔  
۲۔ الہام ۲۱۔ ستائیس کو ایک آیت سے متعلق در الہام ۱۹۰۲ء کے مہینہ اکتوبر اور مختلف اخباروں میں شائع ہوا  
۳۔ الہام ۳۱۔ (وقت رسید) یعنی تیری وفات کا وقت آگیا ہے۔



